هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد20 | جمعۃ المبارک29/نومبر2013ء | 25/محرم الحرام 1435 ہجری قمری ❁ 29/نبوت 1392 ہجری شمسی | شمارہ48

دوزخی کون ہیں

حضرت حارثہ بن وھبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ دوزخی لوگ کون ہیں؟
سرکش، بدخلق اور متکبر۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الکبر حدیث نمبر 5611)

2006-2007ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پرنازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

پریس اینڈ پبلیکیشنز، احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن، تحریک وقف نو، ہیومینٹی فرسٹ، مجلس نصرت جہاں، ہومیوپیتھی، نورالعین دائرۃ الخدمۃ الانسانیہ، الاسلام ویب سائٹ وغیرہ مختلف شعبوں کی مساعی کا بیان۔

اس سال کُل دولاکھ 60ہزار 839 نئی بیعتیں ہوئیں۔ یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡھِمۡ مِنَ السَّمَآءِ کے تحت بیعتوں کے متفرق ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔

جماعت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید اور دعوت الی اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کے عبرتناک انجام کے واقعات

نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ جماعت مالی قربانیوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے فیصلہ کیا ہے کہ عرب میں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت نے نفوذ کرنا ہے اور جلد تمام مسلمان دنیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لے لینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تمام دنیا تک پھیلتا ہوا دیکھیں اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آیا ہوا دیکھیں

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 28 جولائی 2007ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المھدی (آلٹن) میں بعد دوپہر کے اجلاس میں خطاب

تیسری وآخری قسط

پریس اینڈ پبلیکیشن

پریس اینڈ پبلی کیشن کے ذریعہ بھی کام ہورہا ہے۔ اخبارات سے رابطے ہیں۔ مختلف آرٹیکلز دیئے گئے ہیں۔

احمدیہ انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن

احمدی انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹس کو مَیں نے کہا تھا کہ کم قیمت میں بجلی پیدا کرنے کے ذرائع استعمال کریں اور متبادل ذرائع پیدا کریں۔ غریب ممالک میں پینے کے لیے صاف پانی مہیا کرنے کا انتظام کریں اور عمارات کی تعمیر اور ڈیزائن کے لیے ایسوسی ایشن کے یورپین چیپٹر کے یہ تین کام ان کے سپرد کیے تھے۔ تو بہرحال انہوں نے سولر انرجی کے لیے چائنا جا کر کافی تحقیق کر کے پھر وہاں سے انتظام کیا اور مختلف ملکوں میں سولر سیٹ لگائے گئے ہیں۔ 12 سولر سیٹ مالی میں، بورکینا فاسو میں بھی 12 سولر سسٹم لگائے گئے ہیں۔ گیمبیا اور ٹوگو کے لیے چالیس سسٹم کا آرڈر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ لگ جائیں گے۔ خلافت جوبلی تک 100 سسٹم لگائے جائیں گے۔ اس سال بقایا عرصہ میں انشاء اللہ مزید 100 سسٹم لگانے کا ان کا ارادہ ہے۔ پھر بورکینا فاسو میں نلکے (ہینڈ پمپ) لگانے کا اور پانی نکالنے کے لیے انہوں نے 8 کنویں کھودے اور ڈوری (Dori)، کایا (Kaya) اور واگاڈوگو (Ouagadougou) اور وِدگوریجن میں پانی نکالا۔

یو این او کی ایک ایجنسی کی طرف سے اڑتالیس ہینڈ پمپ لگائے گئے تھے لیکن خراب پڑے تھے اور اب جا کر انہوں نے کئی سالوں کے بعد ان کو دوبارہ بحال کیا ہے۔ گیمبیا میں 13 پمپ لگائے۔

اسی طرح مختلف جگہوں پر مساجد کے نقشے وغیرہ پر بھی یہ کام کررہے ہیں۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ وہ نلکے جو کئی سال سے بند پڑے تھے اور لوگوں کو پانی لانے کے لیے انتہائی مشقت سے کئی کئی کلومیٹر تک فاصلہ طے کرنا پڑتا تھا۔ لندن سے آنے والے ہمارے احمدی انجینئرز نے ان نلکوں سے دوبارہ پانی جاری کردیا ہے۔ پانی ملنے پر لوگوں کے جذبات الفاظ میں بیان نہیں کیے جاسکتے۔ ان علاقوں کی انتظامیہ نے جماعت کے نام شکریہ کے خط لکھے۔ بعض علاقوں میں کام کے دوران علاقہ کے میئر اور دیگر افسران نے بھی سارا وقت ساتھ گزارا اور انتہائی حیرت سے وہ سوال کرتے تھے کہ آپ نے ہم سے ایک فرانک بھی نہیں مانگا۔ کسی بھی قسم کا مطالبہ کئے بغیر آپ یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک صاحب نے کہا کہ سیاست دان آتے ہیں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں، وعدے کر کے جاتے ہیں لیکن عملی طور پر کچھ بھی سامنے نہیں آتا جبکہ احمدیت صرف کام کر کے دکھاتی ہے اور کوئی مطالبہ نہیں کرتی۔

اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ علاقہ میں سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس منصوبہ کے تحت انجینئرز کی ایک ٹیم کے ساتھ ایک گاؤں گیا۔ مغرب کے وقت جب کام مکمل ہوگیا تو پہلی بار ٹی وی لگا کر ایم ٹی اے دیکھا گیا۔ اس وقت ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب جاری تھا۔ اس گاؤں کے الحاج قاسم صاحب گاؤں کے ابتدائی احمدی ہیں۔ انہوں نے اپنے گاؤں میں اس روحانی مائدہ کو اترتے دیکھا تو جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور سجدہ میں گر گئے۔ جب مزید کچھ اندھیرا ہوا اور اندر کی ٹیوب لائٹس جل گئیں تو احمدیوں کا خوشی سے برا حال تھا جو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اور اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

تحریکِ وقفِ نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفینِ نو کی تعداد میں اس سال ایک ہزار چھ سو اکیس (1621) کا اضافہ ہوا ہے اور کُل تعداد 34,811 ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 22,577 اور لڑکیوں کی تعداد 12,234 ہے۔ اور اس میں پاکستان کا نمبر پہلا ہی ہے۔ اور اس میں بھی ربوہ کا نمبر ایک ہے۔ اور دنیا میں پاکستان کے بعد جرمنی میں سب سے

زیادہ واقفینِ نو ہیں۔ پھر انڈیا، پھر کینیڈا اور چوتھے نمبر پر انگلستان اور پانچویں نمبر پر انڈونیشیا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بھی بڑا غیر معمولی کام ہو رہا ہے اور اب تو ہیومینٹی فرسٹ یو این او کے ساتھ بھی رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ پاکستان میں بھی اس نے کشمیر کے زلزلہ زدگان کے لیے غیر معمولی خدمات سر انجام دیں۔ انہوں نے یہاں سے 26 ہزار کلوگرام وزن پر مشتمل سامان بھیجا۔ ایمبولینس بھیجی، ان کے سپئیر پارٹس بھیجے، گرم کپڑے بھیجے، خیموں کی ایک بستی اسلام آباد میں H-11 سیکٹر میں لگائی، دوائیاں دی گئیں اور اس کے علاوہ مظفر آباد کے ہسپتال کے لیے ساڑھے چھ لاکھ پاؤنڈ کی مالیت سے ریڑھ کی ہڈی کے علاج کے لیے ایک جدید ترین نیورو سرجری کا بھی یونٹ بنا کران کو دیا ہے۔

افریقہ میں جو خدمات ہیں ان میں 6 ممالک بورکینا فاسو، گیمبیا، سیرالیون، بینن، لائبیریا اور گھانا میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ 15 آئی ٹی سینٹرز ہیومینٹی فرسٹ یوکے، جرمنی اور یو ایس اے کے تحت بہت ہی کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ آئندہ مزید توسیع کا پروگرام ہے۔

گیمبیا میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ 127 ایکڑ زمین بھی مختلف پراجیکٹس کے لیے مہیا کی گئی ہے۔ اس وقت 530 طلباء اس میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اسی طرح افریقہ کے 4 ممالک بورکینا فاسو، سیرالیون، گیمبیا اور یوگنڈا میں ایک لاکھ اکیس ہزار پچاسی کلوگرام وزن پر مشتمل مختلف کنٹینرز، کمپیوٹر کا سامان اور میڈیکل کے آلات وغیرہ بھیجے گئے۔

اسی طرح مختلف ملکوں میں نادار اور ضرورتمند مریضوں کے لئے کام ہوتا ہے۔ مڈغاسکر میں جب طوفان آیا تو ہیومینٹی فرسٹ نے وہاں جا کر کافی بڑی تعداد میں کام کیا ہے۔ میڈیکل کیمپس لگائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں مریض شفا پا رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت 12 ممالک 36 ہسپتال میں کام کر رہے ہیں۔ اور 11 ممالک میں 505 ہائر سیکنڈری سکول، سیکنڈری سکول، جونیئر سکول، پرائمری سکول اور نرسری سکول کام کر رہے ہیں۔ کینیا میں ایک نیا ہسپتال شیانڈا (Shianda) میں بن رہا ہے۔ اسی طرح زیمبیا میں پچھلے سال سکول تعمیر کیا گیا تھا جہاں اس سال باقاعدہ کلاسیں شروع ہو گئی ہیں۔

شیانڈا (کینیا) میں جس ہسپتال کا میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے بارہ میں ڈاکٹر اقبال صاحب لکھتے ہیں کہ ''شیانڈا ہسپتال کی تعمیر کے بعد جون کے وسط میں مریض داخل کرنے شروع کیے جب کہ ضروریات کی چیزیں ابھی موجود نہیں تھیں۔ گزشتہ ہفتہ 4 عدد مریض ایسے آئے جنہوں نے زہر کھایا ہوا تھا۔ حالت نازک تھی۔ دو دن سے مکمل مُردوں کی طرح بیہوش تھے۔ ان کے وارثوں کو کہا گیا کہ ابھی ہمارے پاس اتنے وسائل و آلات نہیں ہیں کہ انہیں بچایا جاسکے۔ اس لئے انہیں کسی دوسرے ہسپتال میں لے جائیں۔ لیکن مریضوں کے ورثاء نے کہا کہ دو دن سے یہ بے ہوش ہیں۔ ہماری طرف سے یہ مُردہ ہیں۔ آپ کوشش کرلیں۔ اگر یہ بچ جائیں تو ٹھیک ہے۔ ان کا ایک ساتھی اس شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جایا جا چکا ہے۔'' کُل پانچ افراد نے اکٹھا زہر کھایا تھا۔ کہتے ہیں ''اللہ پر بھروسہ کر کے دعا کر کے ان چاروں مریضوں کا علاج شروع کیا اور ان کو ہوش آ گیا اور صحت یاب ہو گئے اور اللہ کے فضل سے تین دن بعد مکمل طور پر صحت یاب ہو گئے۔ جب کہ دوسرے ہسپتال میں جو گیا تھا وہ مریض فوت ہو گیا۔ تو اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ بڑے ہسپتالوں کو چھوڑو اور ہمارے ہسپتال میں آؤ۔ اور گورنمنٹ کے افسران بھی آئے اور انہوں نے کہا یہ کس طرح ہو گیا؟ آپ کے پاس تو کچھ ہے نہیں لیکن مریض شفا پا رہے ہیں''۔

اصل چیز تو دعا ہے جو وہاں ڈاکٹروں کو کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ مریض بھی دیکھتے ہیں۔ مجھے بھی دعا کے لیے خط لکھتے ہیں۔

بورکینا فاسو میں کیمپ لگایا گیا۔ کافی بڑی تعداد میں مریضوں کی آنکھوں کے آپریشن کیے گئے اور اللہ کے فضل سے صحت یاب ہوئے۔

ہومیوپیتھی

پاکستان میں بھی اور دنیا کے دوسرے ملکوں میں بھی ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمتِ خلق کا بڑا کام ہو رہا ہے۔

نور العین۔ دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ

''نور العین۔ دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ''۔ یہ ادارہ پاکستان میں آنکھوں کے آپریشن کے لیے اور خون کے عطیہ کے لیے ہے اور بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

الاسلام۔ ویب سائٹ

ویب سائٹس کی رپورٹ ہے۔ اس پر آن لائن 200 کتابیں ہیں۔ خطباتِ نور، خطباتِ محمود، خطباتِ ناصر، خطباتِ طاہر، حیاتِ قدسی، حیاتِ نور، حدیقۃ الصالحین، Gardens of the Righteous، فقہ احمدیہ، Dictionary of the Holy Quran حصہ (اول، دوم)، تذکرہ (اردو، انگریزی)، Islam - a Response to Peaceful Religion، pope's remarks about Islam، اور خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سوال و جواب، ترجمۃ القرآن، خلافت جوبلی کے سلسلہ میں خلافت Page موجود ہے، Jesus Page موجود ہے۔ میرے سارے خطبات مختلف زبانوں کے ترجموں کے ساتھ اس میں ڈالے ہوئے ہیں۔

امسال عطا ہونے والی بیعتیں

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو بیعتیں ہوئی ہیں ان کی کل تعداد 2 لاکھ 60 ہزار 839 ہے۔ اور ایک سو چھیالیس (146) ممالک میں سے 365 قومیں احمدیت میں شامل ہوئی ہیں۔ کل انشاء اللہ عالمی بیعت بھی ہوگی۔

جماعت نائیجیریا کی امسال بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ انچاس ہزار چار سو اٹھانوے (149498) ہے۔ اور اس سال تیس (30) اماموں نے احمدیت قبول کی۔ 67 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا نفوذ ہوا۔ کیمرون، چاڈ اور ایکیٹوریل گنی میں بھی کامیابیاں ملیں۔ جماعت نے وہاں اکیس (21) ایکڑ زمین بھی خرید لی ہے۔

نائیجیریا کے ہمارے ایک معلم محمد نظیفی صاحب چاڈ سے نائیجیریا آ رہے تھے۔ کہتے ہیں دورانِ سفر میرے ساتھ بیٹھا ہوا ایک شخص مجھے نصیحت کرنے لگا کہ آپ مجھے مذہبی آدمی لگتے ہیں لیکن قادیانیوں سے بچ کے رہیں اور جماعت کے خلاف الزامات اور اعتراضات کرتے رہے۔ معلم صاحب خاموشی سے ان کی یہ ساری باتیں سنتے رہے، کچھ نہیں کہا۔ اس شخص کا نام الحاجی محمد مصطفیٰ ہے۔ جب دونوں نائیجیریا کے بارڈر پر پہنچے تو معلم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس پر مشتمل ایک پمفلٹ ان کو ہاؤسا (Hausa) زبان میں پڑھنے کو دیا۔ وہ پڑھتے گئے۔ جوں جوں پڑھتے گئے خیالات بدلتے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد بجائے اس کے کہ قادیانیوں کو برا بھلا کہتے اپنے علماء کو برا بھلا کہنے لگ گئے۔ یہ پمفلٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں تھا۔ مختلف اقتباسات تھے۔ اور کہتے ہیں کہ وہ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعریف میں نے پوری زندگی نہیں سنی۔ اور یہ بھی اور اس کے ماننے والے بھی کس طرح غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اپنے بیوی بچوں اور دوستوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ کُل 147 افراد ان کے ساتھ شامل ہوئے۔

امسال گھانا میں 21,300 بیعتیں ہوئی ہیں۔ بینن کو 15,917 بیعتوں کی توفیق ملی۔ بورکینا فاسو میں 14,000 بیعتیں ہوئیں۔ سیرالیون میں 7,000 بیعتیں ہوئیں۔ ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 14,929 بیعتیں ہوئی ہیں۔

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ کے تحت واقعات

اب یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ کے تحت کچھ واقعات بیان کرتا ہوں۔

ماسکو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ رشین دوست عزت اللہ صاحب 27 مئی کے روز مشن آئے اور بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ آج ضرور میری بیعت لے لیں کیوں کہ رات میری خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں اور اس کے بعد میں مزید دیر نہیں کرنا چاہتا۔ کافی جذباتی رہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بس میں سوار ایک غیر ہموار راستہ پر سفر کر رہا ہوں اور مَیں بس کے پچھلے حصہ میں کھڑا ہوں۔ یکدم بس کی رفتار تیز ہو گئی اور وہ راستہ سے لڑھک گئی اور پچھلا حصہ نیچے ایک کھائی کی طرف ہو گیا۔ میں اوپر جانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن پہنچ نہیں سکتا کہ اچانک کہیں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شبیہ نمودار ہوئی اور اپنا دایاں ہاتھ میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ ''میرے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لو، تم ہلاک نہ ہو گے۔'' میں کہتا ہوں ''کیسے پکڑوں میرے میں اتنی طاقت نہیں ہے۔'' پھر آپ خود میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہیں اور میں ہموار راستہ پر آنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔ اس خواب کے رعب اور خوف سے جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو پسینہ میں شرابور پایا اور میرے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ اب سوال ہی نہیں کہ میں لیٹ کروں۔

محمد اشرف صاحب بلغاریہ سے لکھتے ہیں کہ ایک زیرِ تبلیغ فیملی سے ہمارے داعیان کا مسلسل رابطہ تھا۔ لیکن وہ ہماری بات سمجھنے کی طرف توجہ نہیں دے رہے تھے۔ ان کے ہاں اولاد نہ تھی۔ شادی کو چار سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا تھا۔ اس خاتون نے خواب میں دیکھا کہ انہیں کوئی عورت کہتی ہے کہ ''آپ رفعت کے پاس جائیں آپ کو اولاد بھی ملے گی اور برکتیں بھی۔'' رفعت ان کی صدر لجنہ کا نام ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہمارے سینٹر آنا شروع کر دیا اور دعائیہ خطوط مجھے لکھنے شروع کیے۔ کہتے ہیں میری طرف سے جواب گیا کہ ''چیک اَپ کروائیں''۔ چیک اَپ کروایا گیا تو ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ حاملہ ہیں۔ اس پر موصوفہ نے بیعت کرلی۔

بورکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ تیجانی فرقہ کے ایک عالم اسحٰق ثناء صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے اپنی بیعت کا واقعہ بیان کیا ہے کہ بارہ، تیرہ سال کی عمر میں ایک دفعہ بچوں کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے مجھے آواز آئی کہ ''امام مہدی کی طرف آؤ۔'' بچپن کی عمر ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ سمجھ نہ آئی کہ یہ آواز کیسی تھی۔ اب میری عمر 26 سال ہے تو ایک رات مجھے آواز آئی کہ ''امام مہدی آ گیا ہے اس کی طرف جاؤ۔'' میں نے اٹھ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔ میں پھر سو گیا۔ خواب میں پھر دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ ''امام مہدی آ گیا ہے اس کی طرف جاؤ۔'' تیسری دفعہ پھر مجھے یوں لگا کہ میرے کان کے پاس آ کر کسی نے پھر یہی کہا ہے کہ ''امام مہدی آ گیا ہے اس کی طرف جاؤ۔'' اگلے روز میں ایک امام کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ کیا واقعی امام مہدی آ گیا ہے؟ امام نے کوئی مناسب جواب نہ دیا۔ میں ڈوری شہر میں آیا۔ ایک دن ریڈیو سنتے ہوئے احمدیت کی تبلیغ سننے کا موقعہ ملا جس میں امام مہدی کا بار بار ذکر آیا۔ لیکن میری تسلّی نہ ہوئی۔ میں بوبوجلاسو چلا آیا جہاں جماعت کا ریڈیو سٹیشن ہے۔ جماعت کے پروگرام سنتا رہا اور ایک دن ریڈیو سٹیشن آ گیا۔ وہاں معلم صاحب سے بعض سوالات کیے جن کے مجھے اطمینان بخش جواب ملے اور کچھ دیر احمدیہ مشن میں رہنے کے بعد میرا سینہ صاف ہو گیا اور میں نے محسوس کیا کہ میری تلاش مجھے مل گئی ہے اور میں بیعت کر کے امام مہدی کے ماننے والوں میں شامل ہو گیا۔

فرانس کی ''گوادے لوپ'' جو جگہ ہے جہاں احمدیت نئی قائم ہوئی ہے۔ ایک دوست حبیب حیدر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بیعت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ پیرس آؤں گا تو پھر ملاقات میں دیکھیں گے۔ جب یہاں آئے اور تبلیغی بات چیت ہوئی تو انہوں نے کہا کہ 1992ء میں مَیں نے ایک رؤیا دیکھی تھی کہ آپ یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی طرح کا وہی ماحول دیکھا مگر اس وقت یہاں پر ایک تصویر لگی ہوئی تھی وہ یہاں نظر نہیں آ رہی۔ تو ہم ان کو لائبریری میں لے گئے جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی تصویریں موجود تھیں۔ اس وقت ان کے ساتھ امام سعد بھی تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ باری باری تمام تصویریں دیکھتے رہے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ 1992ء میں یہ میری رؤیا میں آئے تھے اور پھر وہ اپنے استاد کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا ''مَیں بار بار جس شخص اور رؤیا کا ذکر کرتا تھا وہ خدا تعالیٰ کی قسم یہ ہے''۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کرلی۔

اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں۔ وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے چھوڑتا ہوں۔

تائیدِ الٰہی کے واقعات

منصور احمد زاہد صاحب ایسٹرن گھانا سے لکھتے ہیں کہ ایک آدمی کی چار ماہ کی بچی ہے۔ جب سے پیدا ہوئی ہے رات کو نہیں سوتی، روتی رہتی ہے۔ بہت پریشان تھے کہ اس بچی کو لے کر بہت سے چرچوں میں گیا مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ غیر احمدیوں کے امام کے پاس گیا لیکن بچی کو آرام نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ دعا کریں۔ یہ بچی ٹھیک ہو گئی تو مَیں احمدی ہو جاؤں گا۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے ضرور دعا کریں گے۔ اللہ کی مرضی ہے تو قبول کرے گا۔ کہتے ہیں خاکسار نے جا کر ساری فیملی کو بلایا اور سب نے مل کر دعا کی اور انہیں تسلّی دی اور اگلے روز فجر کی نماز کے بعد ہم اس کے گھر معلوم کرنے گئے کہ بچی کی رات کیسی گزری؟ آدمی اور اس کی بیوی بہت خوش نظر آئے اور بتایا کہ رات پہلی بار بچی سکون سے سوئی ہے اور اس وجہ سے وہ سارے احمدی ہو گئے۔

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 274

مکرمہ ڈاکٹر نسمہ ابراہیم صاحبہ (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرمہ ڈاکٹر نسمہ ابراہیم صاحبہ آف مصر کی قبولِ احمدیت کی داستان میں ان کی بیعت تک کے واقعات تحریر کئے تھے۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کا باقی حصہ بیان کیا جائے گا۔

دلی خواہش پوری ہوگئی

مکرمہ نسمہ ابراہیم صاحبہ لکھتی ہیں کہ: مَیں ہمیشہ دعا کیا کرتی تھی کہ یاالٰہی مجھے اسلام کے غلبہ کا زمانہ دکھادے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے احمدیت کی نعمت عطا فرمادی۔ یہاں اسلام کا حجت وبرہان سے غلبہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

اسی طرح قبول احمدیت سے خدا تعالیٰ نے میری ایک اور دیرینہ خواہش بھی پوری فرمادی جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ یونیورسٹی کے شعبہ لسانیات سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دینی علوم کے حصول کے لئے شریعت کالج میں داخلہ لینے کی میری بڑی خواہش تھی لیکن مجھے اس کا موقعہ نہ مل سکا اور مجبورًا میں نے لسانیات کی اعلیٰ تعلیم جاری رکھی۔ پھر جب بھی ایک سال گزرتا تو مجھے میری خواہش یاد آجاتی اور میں حسرت سے کہتی کہ اگر میں شریعت کالج میں ہوتی تو اس وقت تک فلاں سال میں پڑھ رہی ہوتی۔ اس کے دس سال بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے احمدیت کی نعمت سے سرفراز کیا اور صحیح اسلامی تعلیمات سے بہرہ مند فرمایا۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ دراصل اللہ تعالیٰ مجھے امام زمان کے ذریعہ صحیح اسلام کی تعلیم دینا چاہتا تھا۔ اور اگر میں نے شریعت کالج میں دینی تعلیم حاصل کی ہوتی تو عین ممکن ہے کہ اس حاصل کردہ علم کی وجہ سے تکبر میں آجاتی اور احمدیت کا انکار کربیٹھتی جیسا کہ آج کل دیگر علماء کا حال ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے میری خواہش قبول کرتے ہوئے صحیح دینی علم بھی عطا فرمایا اور ہدایت یابی کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

خدائی حفاظت

اب میں بعض ایسے واقعات بیان کرنا چاہوں گی جن میں مَیں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اور قبول احمدیت کی برکت سے خاص طور پر محفوظ رکھا۔

ایک روز میں اپنے پانچوں بچوں اور والدین کے ہمراہ اسکندریہ کی ایک شارع عبور کررہی تھی کہ ایک تیز رفتار کار آئی اور میرے بیٹے احمد کو ٹکر مار کر یہ گئی اور وہ گئی۔ میں نے ٹکر لگنے کے بعد اپنے بیٹے کو ہوا میں اڑتے اور قلابازیاں کھاتے ہوئے دیکھا۔ میں بے ساختہ اسے پکارنے لگی لیکن اس کے لئے کچھ نہ کرسکی اور بالآخر بچہ زمین پر آ گرا۔ اس ہولناک منظر کی دہشت سے میری آواز بند ہوگئی۔ بچہ گرا تو اس کے ناک سے خون بہہ رہا تھا، باقی جسم کی کیفیت جاننے سے قبل شاید میں اپنے ہوش وحواس میں نہ رہی۔ بہرحال جب بچہ کو ہسپتال لے جایا گیا اور اس کے ایکسرے وغیرہ کے ساتھ مکمل چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کے ایک بازو پر معمولی خراش کے علاوہ کوئی قابل ذکر چوٹ نہیں آئی۔ جب بھی میں اس واقعہ پر غور کرتی ہوں تو یہی بات ذہن میں آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اسے محفوظ رکھا۔ الحمدللہ۔

دوسرا واقعہ میرے خاوند مکرم محمد مجاہد صاحب کے ساتھ پیش آیا۔ وہ سول انجینئر ہیں اور ایک بلڈنگ میں کام کررہے تھے۔ اس عمارت کی اوپر کی منزل پر کوئی ویلڈنگ وغیرہ کا کام ہورہا تھا۔ محمد مجاہد صاحب نیچے کھڑے اپنے کسی دوست کے ساتھ محوِ گفتگو تھے کہ اس وقت اوپر کی منزل سے ایک گرم سریا جس سے شرارے نکل رہے تھے گرا اور میرے خاوند کے ایک بازو کو زخمی کرتا ہوا زمین پر آرہا۔ جس کو اس واقعے کا علم ہوا اس نے حیرانی کا اظہار کیا اور یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ خدا تعالیٰ نے کسی خاص سبب سے بچایا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ وہ خاص سبب کیا ہے؟ میرے خیال میں یہ خدائی حفاظت اور عافیت کا حصار ہمیں قبول احمدیت کے بعد نصیب ہوا ہے۔

جلسہ سالانہ یوکے 2011ء

ایم ٹی اے پر جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھ کر میرے دل میں بھی اس روح پرور ماحول کو دیکھنے اور اسے محسوس کرنے کی امنگ پیدا ہوئی اور بفضلہٖ تعالیٰ تمام رکاوٹیں دور ہوگئیں اور ہم جلسہ سالانہ یوکے 2011ء میں شرکت کے لئے حدیقۃ المہدی پہنچ گئے۔ جلسہ کی آب وہوا، ماحول اور روحانی فضا کا حال بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ اکرامِ ضیف، عزت واحترام، ہشاش بشاش اور مسکراتے چہرے، اخلاص وانکسار کے ساتھ خدمت کا جذبہ، اور سب سے بڑھ بڑھ کر سلام سلام کے ورد سے معمور روحانی فضاؤں میں ایک عجیب سحر پنہاں تھا۔ اس ماحول میں بیحد اپنائیت تھی جیسے میں اپنے گھر اور اہل وعیال کو ایک بہت بڑی شکل میں دیکھ رہی تھی۔

میں نے دونوں بیٹوں کو ان کے والد کے ساتھ مردوں کے خیمہ میں بھیجا تھا۔ ان کی عمریں 4 اور 3 سال تھیں۔ جلسہ کے ایام میں ان کی نیند پوری نہ ہوتی تھی اس لئے تقاریر کے دوران سوجاتے تھے لیکن وہ اس ماحول میں اس قدر رچ بس گئے تھے کہ نعروں کی آواز پر اٹھ کر بیٹھ جاتے اور نعروں کا جواب دینا شروع کردیتے تھے۔

خلیفۂ وقت کی اطاعت کی برکات

جلسہ سالانہ 2011ء کے موقعہ پر حضور انور سے ہماری پہلی ملاقات بھی ہوئی جس میں مَیں نے حضورانور کی خدمت میں اٹیلین زبان جاننے کا ذکر کیا اور اپنی خدمات پیش کیں تو حضورانور نے فرمایا کہ اٹالین (Italian) زبان میں ترجمہ قرآن کریم میں جماعت احمدیہ اٹلی کی مدد کریں۔ گومیری زبان اتنی اچھی تو نہ تھی جتنی اہل اٹلی کی ہوسکتی ہے لیکن عربی جاننے کی وجہ سے شاید قرآن کریم کے ترجمہ میں میں ان کی مدد کرسکتی تھی۔ مصر واپس آ کے میری ساری توجہ اپنی پی ایچ ڈی کی طرف ہوگئی۔ میرا یہی پروگرام تھا کہ میں اپنا مقالہ لکھ کر پھر ترجمہ قرآن کی طرف مکمل توجہ کروں گی۔ تیاری میں وقت گزر گیا اور تقریبًا چھ ماہ کے بعد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے فون کر کے ترجمہ کے بارہ میں پوچھا۔ میں نے چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال اور پی ایچ ڈی کی تیاری میں مصروفیت کا عذر کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ کچھ وقت ترجمہ کے لئے نکالیں گی تو آپ کو خود بھی محسوس ہوگا کہ آپ کو کس قدر برکات حاصل ہوتی ہیں۔ اس کے بعد صدر صاحب اٹلی کی طرف سے مجھے سورۃ فاتحہ کے اٹالین زبان میں ترجمہ کرنے کے بارہ میں ای میل بھی موصول ہوگیا۔ میں نے کافی کوشش کے بعد چند ہفتوں میں یہ ترجمہ مکمل کر کے جولائی 2012ء میں بھیج دیا۔ ترجمہ بھیج کر مجھے دلی تسکین مل گئی۔

ہمارے ہاں عمومی صورتحال یہ ہے کہ مقالہ جمع کروانے کے بعد انٹرویو کی تاریخ دی جاتی ہے اور انٹرویو ہونے کے بعد ڈگری دینے کے لئے دن مقرر کرنے میں اکثر چھ چھ ماہ لگ جاتے ہیں۔ پھر گو اس دن ڈگری دینے کا اعلان ہو جاتا ہے اور رسمی کارروائی بھی ہو جاتی ہے لیکن حقیقت میں ڈگری کے حصول کے لئے مزید دو ماہ کا وقت درکار ہوتا ہے۔ میرا انٹرویو فروری میں ہو چکا تھا جس میں مجھے محض حضور انور کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے ہمکنار کیا تھا۔ (یہ بھی الگ داستان ہے جو آگے بیان کی جائے گی) اس وقت سے میں ڈگری دینے کی تقریب کی تاریخ مقرر ہونے کی منتظر تھی۔ لیکن جب خلیفۂ وقت کی اطاعت میں ترجمہ کا کام کر کے ارسال کیا تو اس کے محض دو دن بعد ہی اس تاریخ کا اعلان ہوگیا۔ پھر اس کے بعد ڈگری کے حصول کے لئے جو عمومًا دو ماہ کا انتظار کرنا پڑتا ہے وہ بھی مجھے نہ کرنا پڑا کیونکہ میری ٹیچر نے کہا کہ وہ دو ماہ کی کارروائی محض چند دنوں میں کروا دے گی اور ایسے ہی ہوا۔ گویا جب تک میں نے جماعت کا کام نہیں کیا تھا اس وقت تک میرا اپنا کام بھی معرض التواء میں تھا۔ اور جب خلیفۂ وقت کی اطاعت میں قدم اٹھایا اور جماعت کا کام کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے سارے کام خود ہی کر دیئے۔ چند آیات کے ترجمہ نے میرے تمام بند رستے کھول دیئے۔

خلیفۂ وقت کی دعا کی برکت

مَیں نے جلسہ سالانہ یوکے 2011ء کے موقعہ پر حضورانور کے ساتھ ملاقات کے دوران اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ کی تیاری اور اس کے انٹرویو میں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا کی تھی۔ اسی طرح بعد میں دعا کے لئے خط لکھتی رہی۔ چنانچہ بفضلہٖ تعالیٰ مَیں نے مقالہ تیار کر کے جمع کروا دیا تو فروری 2012ء میں اس کے انٹرویو کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ انٹرویو کے دوران ایک بڑے پروفیسر نے مجھے بلاوجہ تنگ کرنا شروع کر دیا اور میرے مقالہ کے مضمون سے ہٹ کر فضول سوال پوچھنے شروع کردیئے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اُسے میرے نگران مقالہ پروفیسر سے کوئی چِڑ تھی، جس کا بدلہ وہ شاید مجھے فیل کر کے لینا چاہتا تھا۔ لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ تھوڑی دیر بعد ہی اُسے کسی اور پروفیسر نے کسی ایمرجنسی کام کے لئے بلالیا اور وہ وہاں سے ایسا نکلا کہ پھر پورے پروگرام میں واپس نہیں آیا۔ یوں میرا انٹرویو بہت کامیاب رہا اور سب نے مجھے مبارکباد دی۔ مجھے یقین ہے کہ حضور انور کی دعاؤں کی بدولت یہ ساری تبدیلی رونما ہوئی۔ میرے لئے اور میری نگرانِ مقالہ اور دیگر دوست احباب کے لئے بھی یہ بہت غیر معمولی واقعہ تھا۔ میری نگرانِ مقالہ نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ لگتا ہے تجھے کسی کی دعا لگی ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ گزشتہ تین سالوں میں مجھے بار بار یہ تجربہ ہوا ہے کہ جب بھی بعض معاملات میں مجھے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے تو میں حضورانور کی خدمت میں خط لکھتی ہوں اور اللہ تعالیٰ حضورانور کی دعا کی برکت سے سب کام آسان فرمادیتا ہے۔

جلسہ سالانہ پر میڈل کا حصول

جلسہ سالانہ 2011ء کے موقعہ پر مَیں نے دیکھا کہ لجنہ میں حضورانور کے خطاب سے قبل مختلف میدانوں میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والی لجنات کو حضورانور کے دستِ مبارک سے میڈلز اور سندات سے نوازا گیا۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں بھی بڑی شدت کے ساتھ یہ خواہش پیدا ہوئی اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں پی ایچ ڈی میں اعلیٰ پوزیشن لینے کی کوشش کروں گی تاکہ جلسہ پر حضورانور کے دستِ مبارک سے یہ انعام حاصل کرسکوں۔ اور پھر جب اگلے سال بفضلہٖ تعالیٰ ایسا ہوگیا تو میں نے مرکز میں اپنی ڈگری اور جملہ مطلوبہ کاغذات کارروائی کے لئے بھجوادیئے۔ پیارے آقا نے میری عرضی قبول فرمالی اور ازراہِ شفقت 2013ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقعہ پر مجھے بھی انعام سے نوازا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

یوں یہ انعام لینے والی شاید میں پہلی مصری اور پہلی عربی خاتون بن گئی۔

تبدیلی

میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ جہاں میں نے جماعت میں باہم محبت والفت، ہمدردی اور اعلیٰ اخلاق کا درس لیا وہاں جماعت کے علوم اور سوچ نے عقل وفہم کو نئے نئے زاویئے عطا کئے ہیں حتی کہ بہت کم علمی کے باوجود بھی انسان بڑے بڑے مضامین نہایت آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے۔

میں نے قبول احمدیت سے قبل کئی بار قرآن کریم کا دور مکمل کیا تھا۔ اور چونکہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے اس لئے اس کے کلمات وآیات بکثرت یاد ہوجاتے ہیں۔ لیکن قبول احمدیت کے بعد تو آیات وکلمات کے عمیق معانی پر غور کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اور اب تو بارہا بعض آیات کے بارہ میں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ شاید انہیں میں پہلی بار پڑھ رہی ہوں اور مجھے اکثر تعجب ہوتا ہے کہ باوجود اتنی مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کے مجھے اکثر آیات کے معانی کا علم ہی نہ تھا۔

جب میں نے یہ بات دیگر احمدی احباب سے ذکر کی تو ان کا کہنا تھا کہ ان کا بھی یہی حال ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کر ہمیں ان روحانی لذات سے متعارف کروادیا ورنہ ہم تو محض چھلکے پر ہی تکیہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے۔

(باقی آئندہ)

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا

خدام سے خطاب

(فرمودہ 25/دسمبر 1939ء برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ بمقام قادیان)

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 25 دسمبر 1939ء کو قادیان دارالامان (انڈیا) میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے خطاب میں بعض نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ یہ ہدایات اور نصائح نہ صرف خدام الاحمدیہ کے لئے بلکہ ہر فرد جماعت کے لئے بالخصوص عہدیداران کے لئے حد درجہ اہمیت کی حامل اور عملی زندگی میں کامیابی کی کلید کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ذیل میں اس خطاب کے بعض حصّے قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر کماحقّہٗ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (مدیر)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''...... میرا بچپن سے یہ تجربہ ہے کہ کوئی اچھا کام جب شروع کر دیا جائے تو وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو جاتا ہے۔ میری طبیعت میں بچپن سے ہی انتہائی احتیاط کی عادت ہے۔ بعض لوگ تو اسے وہم کہتے ہیں مگر میں تو اسے توجہ ہی کہوں گا۔ **جب تک کوئی کام پوری طرح نہ ہو جائے مجھے اطمینان نہیں ہوتا۔ یہ بالکل ایسی ہی کیفیت ہے کہ جب تک بچہ ماں کے پاس نہ ہو اُسے تسلی نہیں ہوتی بلکہ وہ خیال کرتی ہے کہ شاید ٹھوکر لگ کر گر ہی نہ گیا ہو، ریل کے کسی حادثہ کا شکار نہ ہو گیا ہو، موٹر کے نیچے آ کر کُچلا نہ گیا ہو، وہ جو اَب تک آیا نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کسی مشکل میں پھنسا ہوا ہو۔ اسی طرح مجھے بھی اطمینان نہیں ہوتا کہ کام ہو گیا ہو گا** اور اس عادت کو میں چونکہ مفید سمجھتا ہوں اس لئے اسے دور کرنے کی کوشش میں نے کبھی نہیں کی۔ ہمارے **ملک میں یہ عام مرض ہے کہ جسے کوئی کام سپرد کیا جائے وہ گھر بیٹھے بیٹھے ہی فرض کر لیتا ہے کہ ہو گیا ہو گا یہ درست نہیں۔ میں نے اپنی اس عادت سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے اور بسا اوقات نہایت خطرناک نتائج سے جماعت محض اس عادت کی وجہ سے بچ گئی۔** کئی بار ایسا ہوا کہ کسی ناظر یا کسی اور شخص کو کوئی کام بتایا گیا اس نے آگے دوسرے کے سپرد کر دیا اور خود فرض کر لیا کہ ہو گیا ہو گا لیکن مجھے گھر میں بیٹھے بیٹھے یہ خیال ہوا اور میں نے پتہ کرایا تو معلوم ہوا نہیں ہوا تھا اور اس طرح وہ بروقت کر لیا گیا اور اس وجہ سے کئی حوادث سے جماعت بچ گئی۔ میرے توجہ دلانے سے وہ کام ہو گیا اور نقصان نہ ہوا اور خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ بھی اس عادت کی نقل کریں۔

ہندوستان میں نکمّا پن کی زیادہ وجہ یہی ہے کہ لوگ قیاس بہت کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی روزانہ ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کئی بار میں کوئی کام بتاتا ہوں اور جب پرائیوٹ سیکرٹری سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہو گیا ہے مگر جب بعد میں غلطی کا علم ہوتا ہے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم نے فلاں شخص کو کہہ دیا تھا اور خیال تھا کہ اس نے کر دیا ہو گا۔ **حالانکہ کام جس شخص کے سپرد کیا جائے اسے یقین ہونا چاہئے کہ ہو چکا ہے محض قیاس کر کے مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے۔ یہ نکمّا پن کی علامت ہے۔**

ایسے لوگوں کے متعلق **حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک واقعہ سنایا کرتے تھے** کوئی شخص سفر پر گیا اور کسی لڑکے کو بطور خادم ساتھ لے گیا ایک رات وہ کسی سرائے میں ٹھہرے۔ رات کو بارش شروع ہو گئی اسے چونکہ خیال تھا کہ بارش ختم ہو تو سفر شروع کر کے آگے چلیں تا یہ جلد طے ہو اس لئے رات کو کئی بار اُس کی آنکھ کُھلی۔ اُس نے نوکر کو آواز دی اور کہا کہ باہر جا کر دیکھو بارش ہو رہی ہے یا نہیں؟ مگر نوکر نے بجائے اس کے کہ باہر جا کر دیکھتا وہیں پڑے پڑے جواب دیا کہ ابھی باہر سے بلی آئی تھی میں نے دیکھا وہ بھیگی ہوئی تھی اس لئے بارش ضرور ہو رہی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں۔ ممکن تھا بلّی کسی نالی میں سے گزر کر آئی ہو اور اس وجہ سے بھیگ گئی ہو یا کسی اور وجہ سے ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے نوکر سے کہا کہ لیمپ گُل کر دو۔ اُس نے جواب دیا کہ آپ کو اندھیرے میں نیند آتی ہے مگر میں روشنی میں سونے کا عادی ہوں اگر لیمپ گُل کر دیا گیا تو مجھے نیند نہیں آئے گی اس لئے آپ منہ پر لحاف ڈال لیں آپ کے لئے گویا لیمپ بجھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے پھر کہا کہ ہوا تیز آ رہی ہے اُٹھ کر دروازہ بند کر دو تو اس نے جواب دیا کہ دو کام میں نے کر دیئے ہیں ایک آپ خود اُٹھ کر کر لیں۔ تو اِس قسم کی سُستیاں ہمیشہ قیاس آرائیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔

ایسے ہی قیاس کی ایک اور مثال بھی ہے۔ **ایسا قیاس کر لینا کہ یوں ہو گا محض سُستی کا نتیجہ ہوتا ہے اور ایسے لوگ میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات اتنے دلیر ہو جاتے ہیں کہ کہہ دیتے ہیں فلاں کام یوں ہو گیا۔ وہ یہ بھی نہیں کہتے کہ میرا خیال ہے ہو گیا ہو گا بلکہ خیال کا لفظ بھی بیچ میں سے اُڑا دیتے ہیں اور بڑی دلیری سے کہہ دیتے ہیں کہ ہو گیا ہے اور اکثر کاموں میں خرابی ایسے خیالات کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ اس عادت کو بالکل چھوڑ دیں اور قیاس سے کام نہ لیا کریں جب تک ذاتی طور پر یہ اطمینان نہ کر لیں کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا تھا وہ ہو چکا ہے۔** ان کو وہم رہے کہ شاید خراب ہو گیا ہو۔ **واقعات کی دنیا میں واقعات کو دیکھا کریں واقعات کی دنیا میں قیاس کا کوئی کام نہیں۔** میں ہمیشہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں مگر میں نے دیکھا ہے یہ مرض دور نہیں ہوتا اور قیاس سے بہت کام لیا جاتا ہے۔ اہلِ حدیث کا عقیدہ ہے کہ جس نے پہلے قیاس کیا وہ شیطان تھا۔ پہلے مجھے اس قول کی سمجھ نہیں آیا کرتی تھی مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ **قیاس یوں تو اچھی چیز ہے لیکن واقعات میں اس کو داخل کرنا سخت خطرناک ہے۔** ایک فلسفی اگر فلسفہ کے مسائل میں قیاس سے کام لیتا ہے تو یہ بات تو سمجھ میں آ سکتی ہے لیکن واقعات کی دنیا میں اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ایک لطیفہ مشہور ہے کہ کہتے ہیں کوئی شخص کسی کے پاس مہمان گیا۔ میزبان خود نہایت باقاعدہ اور وقت کا پابند آدمی تھا اور اپنے ملازموں کو بھی اس نے وقت کا پابند بنایا ہوا تھا۔ اس نے اندازہ کیا ہوا تھا کہ اگر نوکر کو فلاں دُکان پر بھیجا جائے تو وہ کتنے منٹ میں واپس آتا ہے وہ اپنے مہمان کو اپنے نوکروں کی ہُنر مندی بھی دکھانا چاہتا تھا اس لئے اس نے مہمان کے آگے کھانا رکھوا دیا اور نوکر سے کہا کہ فلاں دُکان سے جا کر فوراً دہی لے آؤ تھوڑی دیر بعد اس نے مہمان سے کہا کہ اب وہ دکان پر پہنچ چکا ہو گا۔ اب دہی لے چکا ہو گا اور واپس آ رہا ہو گا۔ اب فلاں مقام پر پہنچ گیا ہو گا۔ بس آپ کھانا شروع کریں وہ آیا ہی چاہتا ہے اور ساتھ آواز دی کہ ارے فلاں آ گیا۔ اِدھر اُس نے یہ کہا اور اُدھر اس نے جواب دیا کہ ہاں حضور آ گیا۔ مہمان یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور اس نے کہا کہ نوکروں کا ایسا سِدھا ہوا ہونا تو بہت عزت افزائی کا موجب ہے۔ ایسے آقا کی بھی ہر دیکھنے والا تعریف کرنے پر مجبور ہے۔ اس لئے مجھے بھی اپنے نوکروں کو اسی طرح سِدھانا چاہئے چنانچہ گھر واپس پہنچا تو اس نے بھی نوکروں کو ڈانٹنا ڈپٹنا شروع کیا کہ کام جلدی جلدی اور وقت کی پابندی کے ساتھ کیا کرو۔ مگر جو شخص خود پابند نہ ہو اور جس کے نوکر روز دیکھیں کہ وہ خود وقت کا پابند نہیں اور سُست آدمی ہے تو خالی ڈانٹ ڈپٹ ان پر کیا اثر کر سکتی ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہی شخص اس کے ہاں مہمان ہوا اس نے بھی اپنے نوکروں کی مستعدی اور سلیقہ شعاری دکھانے کے لئے اسی طرح کیا۔ یعنی کھانا اس کے سامنے رکھ کر نوکر کو دہی کے لئے بھیجا اور کہنا شروع کیا کہ اب وہاں پہنچا ہو گا۔ اب لَوٹ رہا ہو گا اَب فلاں جگہ ہو گا۔ اب بس پہنچا ہی چاہتا ہے آپ کھانا شروع کریں اور پھر نام لے کر آواز دی کہ کیوں بھئی آ گئے۔ اُدھر سے نوکر نے کہا کہ جی آپ تو عقل ہی مار دیتے ہیں میں تو ابھی جوتا ہی تلاش کر رہا ہوں۔ یہ لطیفہ دراصل ہندوستانیوں کی ذہنیت کا نقشہ ہے۔ وہ اس طرح قیاس کر لیتے ہیں اور میں نے دیکھا ہے اچھے تعلیم یافتہ بی اے اور ایم اے پاس اسی مرض کا شکار ہیں۔ وہ کہلاتے تو بی اے اور ایم اے ہیں مگر عقل کے لحاظ سے وہ پرائمری پاس بھی نہیں ہوتے۔ اس کی بڑی وجہ تو سُستی ہے اور جب سُستی کے باعث کوئی کام نہ کیا تو پھر قیاس کرتے ہیں بہانہ سازی سے کام لیتے ہیں اور بسا اوقات تو میں نے دیکھا ہے کہ کسی بات کے لئے جو ہدایات دی جاتی ہیں خود اپنے پاس سے ہی ان کا جواب بھی دے دیتے ہیں۔ نہ پیغام آگے پہنچاتے ہیں اور نہ اس کی بات سنتے ہیں بلکہ خود بخود ہی جواب دینا شروع کر دیتے ہیں۔

پس **مَیں خدام الاحمدیہ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم نے دنیا میں کوئی کام کرنا ہے تو قیاس کرنا چھوڑ دو۔ جب کوئی کام تمہارے سپرد کیا جائے تو اسے پورے وقت پر ادا کرو اور جب تک خود نہ دیکھ لو کہ وہ ہو گیا ہے مطمئن نہ ہو۔** گھر بیٹھے بیٹھے ہی یہ قیاس کر لینا کہ کام ہو گیا ہو گا اوّل درجہ کی نالائقی اور حماقت ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کام نہ کرنے کی وجہ سے ہندوستانیوں کے دماغ بھی ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے اور یہ حالت ہے کہ کسی کو پیغام کچھ دو اور وہ آگے پہنچائیں گے کچھ اور، دماغ بات سنتے اور سمجھتے ہی نہیں۔ اس لئے **خدام الاحمدیہ یہ بھی مشق کریں کہ جو پیغام دیا جائے اسے صحیح طور پر پہنچا سکیں۔** فوجوں میں یہ دستور ہے کہ اس کی مشق کرائی جاتی ہے جب کسی کو کوئی افسر پیغام دے تو دینے کے بعد پوچھتا ہے میں نے کیا کہا اور پھر وہ شخص اسے دُہراتا ہے۔

پچھلی جنگ میں ایک تجربہ کیا گیا کہ کس طرح بات دُور تک پہنچتے پہنچتے کیا بن جاتی ہے۔ فرانس کے جنگی محاذ پر شہزادہ ویلز جو بعد میں ایڈورڈ ہشتم کے نام سے تخت نشین ہو کر ریٹائر ہو چکے ہیں گئے تو ایک بڑی بھاری پریڈ ہوئی جس میں یہ تجربہ دکھایا گیا کہ پیغام پہنچانے میں لوگ کیسی کیسی غلطیاں کرتے ہیں۔ جرنیل نے پہلے سپاہی کو پیغام دیا کہ آگے پہنچا دو کہ شہزادہ ویلز آئے ہیں اور آخری افسر کو جو اطلاع اس طرح ملی وہ یہ تھی کہ دو پیسے مل گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہوئی کہ ایک سے دوسرے اور تیسرے تک بات کے پہنچنے میں کچھ تو لب ولہجہ کی تبدیلی سے فرق پڑا اور کچھ یہ کہ سننے والے نے قیاس کر لیا۔ یہ تو تجربہ کرنے کے لئے پیغام بھیجا گیا تھا لیکن اگر واقعی یہ پیغام پہنچانا مقصود ہوتا تو کس قدر نقصان ہوتا۔

پس **کام میں قیاس کرنا چھوڑ دو۔ دیکھو جب کوئی بچہ اپنی ماں سے جُدا ہو جاتا ہے تو کس طرح اس کے دل میں مختلف وساوس اُٹھتے ہیں۔ وہ یہی قیاس نہیں کر لیتی کہ وہ آرام سے بیٹھا ہو گا بلکہ سوچتی ہے کہ کہیں بھینس کا پاؤں اس پر نہ آ گیا ہو، گھوڑے نے اسے دولتی نہ ماردی ہو، گدھے نے لات نہ ماردی ہو، سیڑھی سے گِر کر اس کا سر نہ پھَٹ گیا ہو، کوئی اسے اُٹھا کر نہ لے گیا ہو اور یہ ایک طبعی بات ہے۔ جب تک یہ وساوس اس کے دل میں پیدا نہ ہوں وہ اپنے بچہ کی پوری پوری نگرانی کر ہی نہیں سکتی۔ پس تم بھی کام کی اسی طرح نگرانی کرو۔ کام سے محبت کا علم ہی اُسی وقت ہو سکتا ہے جب وساوس پیدا ہونے لگیں۔** بڑی سے بڑی تعلیم یافتہ ماں کو دیکھ لو بچہ کا سوال آتے ہی فوراً اس کے دل میں وساوس پیدا ہونے لگیں گے۔ یہ دراصل کامل محبت کا نتیجہ ہے۔ وہ دنیا بھر کے معاملات کے متعلق قیاسات کر لے گی لیکن بچہ کا سوال سامنے آتے ہی اس کے دل میں وساوس پیدا ہونے لگیں گے اور یہ کامل محبت کا نتیجہ ہے۔ پس اس قسم کی احتیاط بہت اچھی بات ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل بعض اوقات کوئی بات کہہ دیتے مگر پھر خیال ہوتا کہ وہ شاید مجھے بُری لگی ہے مجھ سے پوچھتے تو مَیں انکار کرتا۔ مگر آپ فرماتے میاں! مجھے خیال تھا کہ شاید بُری لگی ہو۔ عشق است و ہزار بدگمانی۔ مجھے چونکہ آپ سے بہت محبت ہے اِس لئے مجھے شُبہ رہتا ہے کہ کہیں ناراض تو نہیں ہو گئے۔

پس **یاد رکھو کہ اگر دل میں وسوسہ پیدا نہیں ہوتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ عشق نہیں ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کام کا عشق ہو اور دل میں وسوسے پیدا نہ ہوں اور رہ رہ کر یہ خیال نہ آئے کہ شاید کام نہ ہوا ہو۔** میری عمر میں بیسیوں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ میں نے اپنی اس طبیعت کی وجہ سے گھر بیٹھے بیٹھے بیسیوں کاموں کی اصلاح کرا دی۔ میں نے کسی کام کے لئے کہا اور ناظر متعلقہ نے اس کا آرڈر دے کر سمجھ لیا کہ ہو گیا اور جب میں نے دریافت کرایا تو کہہ دیا کہ ہو گیا ہے لیکن جب تحقیقات کرائی گئی تو معلوم ہوا نہیں ہوا اور میں نے اسے پھر کرایا۔

پس **ایک بات تو یہ یاد رکھو کہ جو کام تمہارے سپرد کیا جائے اس کے متعلق کبھی مطمئن نہ ہو جب تک خود تسلی نہ کر لو کہ وہ ہو گیا ہے۔ آنکھ سے نہ دیکھ لو یا اسے آنکھوں سے دیکھنے والا خود تمہارے سامنے بیان نہ کرے کہ وہ ہو گیا ہے۔**

(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔

انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ ہم جب مساجد بناتے ہیں یا اجتماعی عبادت کے لئے کوئی جگہ خریدتے ہیں تو یہی مقصد پیشِ نظر ہونا چاہئے کہ ہم نے مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی پیدائش کے مقصد کی بلندیوں پر جانا ہے۔

یہ لوگ یہ نہیں دیکھیں گے کہ آپ نے اس مسجد کے بنانے کے لئے کیا قربانیاں دیں؟ لوگ دیکھیں گے کہ آپ کی عملی حالت کیا ہے؟ آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کیسا ہے؟ آپ میں شامل ہو کر اُن لوگوں میں کیا انقلاب آ سکتا ہے؟

کوئی نئی چیز اگر ہم ان کو دے سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا طریق سکھا سکتے ہیں۔ ہم یہی ان کو بتا سکتے ہیں کہ اب زندہ مذہب صرف اسلام ہے۔ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح دعاؤں کو سنتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کس طرح کلام کرتا ہے؟ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہوگا۔ اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔

اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔

اب ایک نئی مسجد انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی بن جائے گی، اس سے تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے۔ ان راستوں پر ہر احمدی کو نگران بن کر کھڑا ہونا پڑے گا تاکہ جو اِن راستوں پر چلنے کے لئے آئے، جو اِن کی تلاش کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہر پرانا احمدی جو احمدیت کے بارے میں علم رکھتا ہے راہنمائی کے لئے موجود ہو۔

مسجد بیت الاحد کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف ہے، چھتا ہوا ہے۔ نماز کا ہال ہے جس میں بیک وقت پانچ سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ کمرے اور رہائشی کوارٹرز ہیں، تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں اخراجات سمیت اس کی خرید کی گئی ہے۔

تحریک جدید کے 80ویں سال کے آغاز کا اعلان

اس سال تحریکِ جدید میں جماعت کو اٹھہتر لاکھ انہتر ہزار ایک سو پاؤنڈ (78,69,100) کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے تقریباً ساڑھے چھ لاکھ پاؤنڈز زیادہ ہے۔

تحریک جدید میں مالی قربانی میں پاکستان اوّل، جرمنی دوم، امریکہ سوم اور برطانیہ چوتھے نمبر پر رہے۔

مختلف پہلوؤں سے مالی قربانی پیش کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا جائزہ۔

اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے جو کسی بھی صورت میں قربانی کر رہے ہیں اور تحریکِ جدید میں بھی جنہوں نے حصہ لیا، اُن کو بھی، اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اُن کو ایمان اور ایقان میں بھی بڑھاتا چلا جائے۔ اور یہ قربانیاں خالصۃً لِلّٰہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی فرماتا رہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8 نومبر 2013ء بمطابق 8 نبوت 1392 ہجری شمسی بمقام ناگویا، جاپان

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سات سال کے بعد مجھے جماعت احمدیہ جاپان سے یہاں آکر مخاطب ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ لیکن افرادِ جماعت کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ ہم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہماری تعداد میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے، ہماری مالی قربانیاں بھی بڑھی ہیں، ہم نے ایک نئی جگہ خرید لی ہے جو یہاں ضروریات کے لئے کئی سال کے لئے کافی ہے۔ ہم نے ایک نئی جگہ اس لئے خرید لی کہ ہمارے عبادتوں کے علاوہ دوسرے فنکشنز بھی وہاں ہو سکیں۔ یہ نیا مرکز جو آپ نے خریدا ہے اس کی تفصیلات بھی مَیں آگے بیان کروں گا لیکن یہاں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نئی وسیع جگہ جو آپ کی نمازوں کے لئے کافی ہے اور جو جماعت کی موجودہ تعداد ہے، اس کے لحاظ سے جلسوں کے لئے بھی کچھ عرصے کے لئے کافی ہوگی۔ دفاتر کے لئے بھی آپ کو جگہ مل جائے گی۔ گیسٹ ہاؤس ہے، مشن ہاؤس ہے اور دوسری سہولتیں ہیں اور جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں۔ اور مالی قربانیوں کا حق بھی ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔ آپ کی بیعت میں آ کر ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔ وقتی جذبات کے تحت بعض قربانیاں اور بعض عمل بے شک بعض اوقات نیکیوں کی طرف رغبت دلانے کا باعث بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اُن کو سمیٹنے والے بھی بن جاتے ہیں لیکن ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہمارے مقصد حقیقت میں تب حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم مستقل مزاجی سے اپنے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"مُنْعَم عَلَيْهِم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے کو قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تاکہ اس آخری زمانے میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر بطورِ گواہ ٹھہرے۔" (الحکم 31 مارچ 1905ء جلد 9 شمارہ نمبر 11 صفحہ 6 کالم 2)

پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لگائی ہے کہ ہم نے اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے حاصل کئے یا اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ڈرتے ہوئے ادا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ڈرتے رہے اور اپنی دعائیں پیش کرتے رہے۔ کسی قربانی پر فخر نہیں کیا بلکہ یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کئے تو ایسے کہ اپنی راتوں کو بھی عبادتوں سے زندہ رکھا اور اپنے دنوں کو بھی باوجود دنیاوی کاروباروں کے اور دھندوں کے یادِ خدا سے غافل نہیں ہونے دیا۔

پس یہ وہ مقصد ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی وہ مقصد ہے جس کے بارے میں قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم نے یہ مقصد پا لیا تو اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کر لیا۔ کیونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ ہم جب مساجد بناتے ہیں یا اجتماعی عبادت کے لئے کوئی جگہ خریدتے ہیں تو یہی مقصد پیشِ نظر ہونا چاہئے کہ ہم نے مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی پیدائش کے مقصد کی بلندیوں پر جانا ہے۔ دنیا میں تو جو مقاصد ہیں اُن کی بعض حدود ہیں۔ ایک خاص بلندی ہے جس کے بعد انسان خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے اُسے پا لیا ہے۔ یا اس دنیا میں ہی اس کے نتائج حاصل کر لئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کا مقصد تو ایسا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے قربت کے نئے سے نئے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور پھر مرنے کے بعد بھی اس دنیا کے عملوں کی اگلے جہان میں جزا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے لامحدود رحم اور فضل کے تحت ترقی ممکن ہے اور ہوتی چلی جاتی ہے اور ایسے انعامات کا انسان وارث بنتا ہے جو انسان کی سوچ سے بھی باہر ہیں۔ صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہ عَلَيْهِم نے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ترقی کی منازل طے کیں اور "رضی اللّٰہ عنہ" کا اعزاز پایا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کے افراد کو اسی طرح ترقی کی منازل طے کرتا دیکھنا چاہتا ہوں جس سے وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو حاصل کر کے پھر اس کے مدارج میں ترقی کرتے چلے جائیں ان کے درجے بلند ہوتے چلے جائیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جماعت میں ایسے لوگ ہوں جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر بطور گواہ ٹھہریں۔ کیا قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اس کی عظمت ہماری گواہی سے ہی ثابت ہوگی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، سب سے پیارے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اُن کی عظمت ہمارے کسی عمل کی مرہونِ منت ہے؟ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے عملوں میں ایک انقلاب قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چل کر ظاہر ہو۔ اور اس طرح ظاہر ہو کہ دنیا کہہ سکے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیوں میں یہ انقلاب قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر چل کر آیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی جو عبادت کرنے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے سے ہوتی ہے، اس کا حق ادا کرنے والے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی جو ہر قسم کے خُلق کی اعلیٰ مثال قائم کرنے سے ہوتی ہے اُس کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

پس جس طرح کہ مجھے جو رپورٹ دی گئی ہے اس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہمارے ایک جاپانی غیر مسلم وکیل دوست نے، آپ کی جو نئی جگہ خریدی گئی ہے جس کا نام "مسجد بیت الاحد" رکھا گیا ہے، ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اس کے مختلف مواقع پر جو بھی روکیں پیدا ہوتی رہیں ان میں انہوں نے بے لوث مدد کی۔ وہ اس وجہ سے کہ جماعت کے حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے کی گئی مختلف کوششوں جو زلزلوں اور سونامی کے دوران میں کی گئیں اُن کاموں کی اُن کی نظر میں بہت اہمیت تھی اور انہوں نے کہا کہ جماعت کے جاپان پر بہت احسانات ہیں جس کی وجہ سے مَیں یہ کام بلا معاوضہ کروں گا۔ بہرحال جماعت نے اگر کوئی کام کیا تو کسی احسان کی غرض کے لئے نہیں بلکہ اپنا فرض ادا کیا اور کرنا چاہئے جہاں بھی وہ کسی کو کسی مشکل میں دیکھیں۔ لیکن انہوں نے بہرحال اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور جماعت کی اس تھوڑی سی خدمت کو سراہتے ہوئے وہ جماعت کے قریب آئے۔ تو یہ حقوق العباد کی ادائیگی کا کام تو ہم نے کرتے رہنا ہے، چاہے کوئی ہمارے کام آئے یا نہ آئے۔ اور یہی حقوق العباد کا کام ہے جو جب ہم یہ بتائیں گے اور بتانا چاہئے کہ قرآن کریم کی تعلیم ہے اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہے اور ہمیں حکم ہے کہ مخلوق کی خدمت کرو۔ تو مزید اس تعارف میں وسعت پیدا ہوگی، مزید لوگ اِن جاپانی وکیل جیسے سامنے آئیں گے جو جماعت کی خدمات کو سراہیں گے، جن پر اسلام کی حقیقی تعلیم روشن ہوگی۔ اسلام کا تعارف بڑھے گا اسلامی تعلیم کی عظمت ان پر قائم ہوگی اور یوں تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے۔ یہ مسجد بیت الاحد جس کو انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے کہا جو معمولی قانونی تقاضے رہ گئے ہیں اُن کے پورا ہونے کے بعد مسجد کی شکل بھی دے دی جائے گی۔ تو اس سے جماعت کا مزید تعارف بڑھے گا۔ مزید قرآن کریم کی تعلیم کا تعارف کروانے کا موقع ملے گا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش بھی تھی اور آپ نے فرمایا بھی ہے کہ ان لوگوں کا اسلام کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے اس لئے کہ یہ لوگ نیک فطرت لگتے ہیں اس لئے اسلام کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے، اس لئے ان کے لئے اسلام کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے آپ نے فرمایا کہ اسلام کے تعارف پر مشتمل جاپانی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی جائے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 372-371۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو بہرحال اس کتاب پر بھی کام ہو رہا ہے۔

آپ لوگ جو یہاں رہنے والے ہیں، جن کی اکثریت پاکستانیوں اور پرانے احمدیوں پر مشتمل ہے، آپ کو اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر کرنی ہوگی کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ آپ کی طرف دیکھیں گے۔ آپ جب تبلیغ کریں گے، اسلام کا پیغام پہنچائیں گے تو لوگ آپ کی عملی حالتوں کی طرف دیکھیں گے کہ وہ کیا ہیں؟ یہ لوگ یہ نہیں دیکھیں گے کہ آپ نے اس مسجد کے بنانے کے لئے کیا قربانیاں دیں؟ لوگ دیکھیں گے کہ آپ کی عملی حالت کیا ہے؟ آپ کا خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کیسا ہے؟ آپ میں شامل ہو کر اُن لوگوں میں کیا انقلاب آ سکتا ہے؟ دنیاوی لحاظ سے تو یہ لوگ آپ سے بہت آگے ہیں۔ ظاہری اخلاق بھی ان کے بہت اعلیٰ ہیں۔ کوئی نئی چیز اگر ہم ان کو دے سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا طریق سکھا سکتے ہیں۔ ہم یہی ان کو بتا سکتے ہیں کہ اب زندہ مذہب صرف اسلام ہے۔ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح دعاؤں کو سنتا ہے؟ ہم یہ بتا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کس طرح کلام کرتا ہے؟ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے لئے ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہوگا۔ اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا ظاہری اخلاق تو ان میں

بہت ہیں۔ انسانی ہمدردی بھی ان میں ہے۔ احسان کا بدلہ احسان کر کے ادا کرنے کی اسلامی تعلیم پر بھی یہ عمل کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لئے فرمایا ہے کہ ان لوگوں میں جو توجہ پیدا ہوئی ہے، یہ کسی سعادت مندی کی وجہ سے ہے اس لئے ان کو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم سے آگاہ کرنا بہت ضروری ہے۔ پس اس سعادت سے جو ان لوگوں میں ہے، بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو اخلاق ان میں ہیں ان اخلاق سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں اسلام کا حُسن انہیں دکھانا ہوگا خدا تعالیٰ کا بندہ سے تعلق کا عملی نمونہ انہیں دکھانا ہوگا۔ اس کے لئے یہاں رہنے والے ہر احمدی کو قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو ہر وقت سامنے رکھنا ہوگا۔ پس اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو راہنمائی فرمائی ہے اس کی جگالی کرتے رہیں۔ ان میں سے بعض باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلی بات تو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ عَہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ جو تم نے عَہد کئے ہیں اُس کے بارے میں پوچھے گا۔ اور اس زمانے میں ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہدِ بیعت کیا ہے، اتنا کافی نہیں کہ ہم نے بیعت کر لی اور احمدی ہو گئے۔ جو پرانے احمدی ہیں وہ خلافت کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید کر لیں اور اتنا ہی کافی سمجھیں۔ عہدِ بیعت ایک مطالبہ کرتا ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس شرائطِ بیعت کی صورت میں ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اگر اس کا خلاصہ بیان کریں تو یہ ہے کہ ہر حالت میں دین، دنیا پر مقدم رہے گا۔ ہم ہمیشہ یہ کوشش کریں گے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”تم دیکھتے ہو کہ مَیں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لیے تا کہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔“ (ملفوظات جلد1 صفحہ 350۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ نے فرمایا کہ: اگر کوئی دنیاوی کام ہو تو اس کے لئے تم بڑی محنت کرتے ہو تب جا کر اس میں کامیابی حاصل ہوتی ہے لیکن دین کے لئے محنت کرنے کا درد نہیں ہے، وہ کوشش نہیں ہے جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ سامنے رہے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش رہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد5 صفحہ 329۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپ فرماتے ہیں، مجھے سوز وگداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی پاک تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ (الشعراء:4) یعنی تو شاید اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مؤمن ہوتے۔ فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رَٹ لئے جاویں، اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 352-351۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اپنے نفس کو کس طرح پاک کرنا ہے یہ جاننے کی کوشش کرو۔

آپ نے بیعت میں آنے کے بعد کی اصل غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اَور ہوں“۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 352۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی جو پہلے تھا، وہ نہیں رہا۔ پس یہ درد ہے جو ہمیں محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن لوگوں کے لئے کہے جو آپ کی صحبت سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ اگر ان کا معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق نہیں تھا اور کمیاں تھیں تو ہمارے زمانے میں تو یہ کمیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں اور ان کو دُور کرنے کے لئے ہمیں کوشش بھی کئی گنا بڑھ کر کرنی ہوگی۔ تبھی ہم آپ کے درد کو ہلکا کرنے والے بن سکیں گے۔ اب یہ جو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگوں کی یہ حالت دیکھ کے میری یہ حالت ہے کہ اپنے آپ کو ہلاک نہ کر لوں کہ کیوں نہیں مومن ہوتے؟ اس کا مطلب غیروں کے لئے تو بے شک یہ ہے کہ وہ ایمان کیوں نہیں لاتے لیکن یہاں آپ کو اپنوں کے لئے فکر ہے اور یہ فکر ہے کہ وہ مقام حاصل کیوں نہیں کرتے جو ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ قرآن کریم نے ایسے ماننے والوں کے لئے یہ فرمایا ہے کہ یہ تو کہو کہ ہم اسلام لائے، فرمانبرداری اختیار کی، نظامِ جماعت میں شامل ہو گئے، یہ مان لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یہ مانتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود اور مہدی موعود جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ آ گیا ہے۔ اور ہم نے اس کی بیعت کر لی ہے اور اُس میں شامل ہو گئے، لیکن ایمان ابھی کامل طور پر تم میں پیدا نہیں ہوا۔ ایمان کے لئے بہت سی شرائط ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً مومن سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ ہر دنیاوی چیز اور رشتے کو خدا تعالیٰ کے مقابل پر اہمیت نہ دینا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی شرط رکھی ہے۔ یعنی نیک عمل بھی ہوں اور موقع اور مناسبت کے لحاظ سے بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کو مدّنظر رکھتے ہوئے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جو حکم دیئے ہیں اُن میں عبادت کا حق ادا کرنے کے ساتھ جو انتہائی ضروری ہے فرمایا مومن وہ ہے جو اصلاح بین الناس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے آپس میں اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، فساد اور فتنے نہیں ڈالتے۔ ان کے مشورے دنیا کی بھلائی کے لئے ہیں، نقصان پہنچانے کے لئے نہیں۔ مومن وہ اعلیٰ قوم ہیں جو نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ مومن وہ ہیں جو امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ جو اپنے عہد کی پابندی کرنے والے ہیں۔ جو سچائی پر قائم رہنے والے ہیں۔ جو قولِ سدید کے اس قدر پابند ہیں کہ کوئی پیچ دار بات ان کے منہ سے نہیں نکلتی۔ اپنوں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دیتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کے جذبے سے سرشار ہیں۔ صحابہ نے ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا ایسا نمونہ دکھایا کہ اپنی دولت، گھر کا سامان، جائیداد غرض کہ ہر چیز ایک دوسرے کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

پھر مومن کی یہ نشانی ہے کہ حسنِ ظن رکھتے ہیں، ہر وقت بدظنیاں نہیں کر لیتے۔ سنی سنائی باتوں پر یقین کر کے ایک دوسرے کے خلاف دل میں کینے اور بغض نہیں بھر لیتے۔ اگر آپ لوگ، ہر ایک ہر فرد جماعت اس ایک بات پر ہی سو فیصد عمل کرنے لگ جائے تو یہاں ترقی کی رفتار بھی کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر یہاں جاپانی عورتوں سے جنہوں نے شادیاں کی ہیں ہر ایک بیویوں سے اسلامی تعلیم کے مطابق حسنِ سلوک کرنے لگ جائے تو یہ بات اُن کے سسرالی عزیزوں میں تبلیغ کا ذریعہ بن جائے گی۔

پھر مومن ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں اور صرفِ نظر کرنے والے ہیں۔ پھر مومن عاجزی دکھانے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرمایا ہے کہ:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)

عاجزی دکھاؤ گے ہر ایک سے کم تر اپنے آپ کو سمجھو گے تبھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے بن سکو گے۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہیں تو عاجزی شرط ہے۔ تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ عہدیدار بھی اپنے دائرے میں عاجزی اختیار کریں اور افرادِ جماعت بھی عاجزی اختیار کریں۔ غصہ کو دبانے والے ہوں۔ یہ ایک مومن کی نشانی ہے۔ اپنے عَہدوں کو پورا کریں جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ اور ہم نے اس زمانے میں جو عہدِ بیعت کیا ہے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسے پورا کرنے اور نبھانے کی ضرورت ہے اور یہ اس صورت میں ہوگا جب ہم ہر نیک عمل بجا لانے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو جماعت کا مقصد بیان فرمایا ہے اُس کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔

پس میں اس وقت زیادہ تفصیل میں تو یہ احکامات بیان نہیں کر سکتا، بے شمار احکامات ہیں۔ ہر ایک اپنے جائزے لے کہ کیا وہ قرآنی احکامات کے مطابق زندگی گزارنے والا ہے؟ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر آپ کی خواہش کو پورا کرنے والا ہے؟ کیا اس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو شعر میں نے پڑھا ہے۔ کہ ”بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں“ یہ حالت اگر ہم میں سے ہر ایک پر طاری ہوگی تو تبھی ہم دوسروں کو معاف کرنا بھی سیکھیں گے، بدظنیاں کرنے سے بھی بچیں گے اور جماعت کی ترقی کے لئے مفید وجود بنیں گے۔

پس ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد اور فکر کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہی باتیں ہیں جو تزکیہ نفس کا باعث بنتی ہیں۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے پیدا کریں۔ ایک دوسرے کے نقص اور خامیاں تلاش کرنے کی بجائے ایک دوسرے کی خوبیاں تلاش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ“۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 175۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ”تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت

میں سامعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 175۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اعلیٰ کام جس کی طرف توجہ دلائی، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو پھیلانے کے لئے سعی کرو، کوشش کرو۔

اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک جو دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔ اور یہ سب کچھ اُس وقت ہو سکتا ہے جب ہم کامل مومن بننے کی کوشش کریں تا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہر جگہ تک پہنچا سکیں۔ پس پھر مَیں کہتا ہوں کہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

جاپان کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے، اس میں اگر چند ایک بھی ایسے ہوں جو اپنے قول و فعل میں تضاد رکھتے ہوں تو جماعت میں یہ بات ہر ایک پر اثر انداز ہوتی ہے، خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں پر اس کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ وہ دین سے دُور ہٹ سکتے ہیں۔ جو جاپانی احمدیت کے قریب ہیں وہ بھی ایسی باتیں دیکھ کے دور ہٹ جائیں گے۔ جو جاپانی عورتیں یا مرد احمدی مرد یا عورت سے شادی کے بعد احمدیت کے قریب آئے ہیں، وہ بھی دُور چلے جائیں گے۔ پس یہ بہت فکر کا مقام ہے۔ سب سے پہلے اس کی ذمہ داری صدر جماعت اور مشنری انچارج کی ہے کہ وہ ایک باپ کا کردار ادا کرے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے عہدہ کے لحاظ سے بھی، اپنے علم کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی ذمہ داری اُسی کی ہے اور وہ اس کے لئے پوچھا جائے گا۔ لاعلمی ہو، بے علمی ہو، کم علمی ہو تو اور بات ہے لیکن جب سب کچھ ہو اور پھر اُس پر عمل نہ ہو تو زیادہ سوال جواب ہوتے ہیں۔ اور افرادِ جماعت میں سے بھی ہر ایک جو ہے وہ اپنے جائزے لے۔ پھر ہر جماعتی عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اپنے عہدوں کا حق ادا کر رہا ہے؟ کیا کہیں اس حق کے ادا نہ کرنے سے وہ جماعت میں بے چینی تو نہیں پیدا کر رہا؟ پھر ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں، اُن کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنی امانتوں اور عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس حد تک تم نے ادا کئے۔ اجلاسوں میں، جلسوں میں جو پروگرام ہیں، وہ جاپانی زبان میں ہونے چاہئیں۔ یہ بھی مجھے بعض شکوے پہنچتے ہیں کہ جو جاپانی چند ایک ہیں اُن کو سمجھ نہیں آتی کہ اجلاسوں میں کیا ہو رہا ہے۔ جن عورتوں کو یا مردوں کو جاپانی زبان اچھی طرح سمجھ نہیں آتی اُن کے لئے اردو میں ترجمہ کا انتظام ہو۔ نہ کہ اردو پروگرام ہوں اور جاپانی میں ترجمے ہوں۔ یہاں بات الٹ ہونی چاہئے۔ سارے اجلاسات جاپانی میں ہوں اور ترجمہ اردو میں ہو۔ جاپانی احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں کا حصہ بنائیں، ان سے تقریریں بھی کروائیں، ان کو نظام بھی سمجھائیں اور ان سے دوسری خدمات بھی لیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا، اب ایک نئی مسجد انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی بن جائے گی، اس سے تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے۔ ان راستوں پر ہر احمدی کو نگران بن کر کھڑا ہونا پڑے گا تا کہ جو اِن راستوں پر چلنے کے لئے آئے، جو اِن کی تلاش کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہر پرانا احمدی جو احمدیت کے بارے میں علم رکھتا ہے راہنمائی کے لئے موجود ہو۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، یہ کام نہیں ہو سکتا اگر ہر ایک کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہ ہو، اُس احد خدا کی عبادت کا حق نہ ہو جس کے نام پر یہ مسجد بنائی جا رہی ہے، اُس اَحد خدا کی غنیٰ کا اِدراک نہ ہو جس کا کسی سے رشتہ نہیں۔ اُس کے لئے معزز وہی ہے جو تقویٰ پر چلنے والا ہے، عبادتوں کا حق ادا کرنے والا ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہے، مخلوقِ خدا کی رہنمائی اور اُسے خدا تعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنے والا ہے۔ آپس میں ایسے مومن بن کر رہنے والا ہے جو رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ کی مثال ہوتے ہیں۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صرف عہدیداران کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف عہدیداروں کی غلطیاں نکالنے پر مصروف نہ ہو جائے بلکہ اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے والا بنائے، خدائے رحمان سے تعلق جوڑ کر عبدِ رحمان بنے۔ اور اس مسجد کا حق ادا کرنے کی تیاری کریں جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو ملنے والی ہے۔ اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ دلانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے، اپنی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اُس کے لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنے کی بھی ضرورت ہے، عاجزی کی بھی ضرورت ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ مسجد کے بارے میں کچھ تفصیل بتاؤں گا۔ جو تفصیل میرے سامنے آئی ہے، وہ اس وقت سامنے رکھتا ہوں۔ پرانا جو مشن ہاؤس 1981ء میں خریدا گیا تھا، اُس کی تفصیلات بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا مکان تھا۔ لیکن بہر حال مسجد بیت الاحد کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف ہے، چھتا ہوا ہے۔ نماز کا ہال ہے جس میں بیک وقت پانچ سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ کمرے اور رہائشی کوارٹرز ہیں، تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں اخراجات سمیت اس کی خرید کی گئی ہے۔

بہر حال جب آپ کو توجہ دلائی گئی کہ نیا مرکز خریدیں تو جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں، جماعت جاپان نے مالی قربانیاں کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ خرید لی۔ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اللہ کے فضل سے بڑی قربانی کی ہے، اس لحاظ سے بہت سے لوگوں نے بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ ادا کئے، عورتوں نے اپنے زیور ادا کئے اور بعض نے اپنے پاکستان میں گھر بیچ کر رقمیں ادا کیں یا کوئی جائیداد بیچ کر رقم ادا کی۔ بعض نے اپنے قیمتی اور عزیز زیور، پرانے بزرگوں سے ملے ہوئے زیور، بیچ کر مسجد کے لئے قیمت ادا کی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے کی آپ نے کوشش کی اور پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب مالی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ لوگوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

اب جیسا کہ مَیں نے کہا تھا مسجد کی جو رجسٹریشن ہے وہ آخری مراحل میں ہے، اگر پہلے ہو جاتی تو شاید یہ جمعہ وہیں ہوتا، لیکن انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے جلد مل جائے گی۔ اور کہتے ہیں کہ جن جاپانی وکیل کا میں نے ذکر کیا ہے، اگر وہ بھی فیس لیتے تو کم از کم بیس ہزار ڈالر فیس ہوتی۔ تو یہ بھی اُن کا بڑا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے۔

پس یہ مسجد کی جو کوشش ہے، یہ آپ نے چند مہینوں میں کی۔ ان کوائف سے ظاہر ہو گیا کہ جو مسجد کی جگہ ملی ہے یہ غیر معمولی طور پر ایک تو قربانیاں جو آپ نے کیں وہ تو کیں، اس کے ملنے کی جو تاریخ ہے وہ بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بغیر کسی سوچ کے اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ایک دم انتظام ہو گیا۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ جگہ ملنا آپ کی کوششوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ثمرہ ہے۔ اتنی وسیع جگہ آپ کو مل گئی ہے۔ ایسی جگہ ہے کہ میرے خیال میں چند ماہ پہلے تک تو آپ میں سے بعض تصور بھی نہیں کر سکتے ہوں گے کہ یہ جگہ مل سکتی ہے۔ پس یہ چیز ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنانے والی ہو۔

لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ فضل جو آج جماعت احمدیہ پر دنیا میں ہر جگہ ہو رہے ہیں، یہ دشمنانِ احمدیت کے اُن بلند بانگ دعووں کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ہے، اور جماعت احمدیہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی تائید کا فعلی اظہار ہے، جو دشمن نے خلافت ثانیہ میں کئے تھے کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور احمدیت کو نعوذ باللہ ختم کر دیں گے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 6 صفحہ 177)

اُس وقت حضرت مصلح موعود نے تحریکِ جدید کی بنیاد رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کا جواب تبلیغ اور دنیا میں پھیل جانا ہے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 1934ء الفضل قادیان جلد 22 نمبر 66 مؤرخہ 29 نومبر 1934 صفحہ 114-113)

چنانچہ احبابِ جماعت نے اُس وقت بھی مالی قربانیاں دیں اور دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام بھی پھیلنا شروع ہوا۔ مبلغین باہر گئے، مسجدیں بنیں اور انسانیت کی خدمت کے دوسرے کام بھی ہونے شروع ہوئے۔ ہسپتال بنے، سکول بنے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے والے جو تھے اُن کا تو پتہ نہیں نام و نشان بھی ہے کہ نہیں لیکن جماعت احمدیہ آج دنیا کے دو سو سے اوپر ممالک میں موجود ہے۔ ہر سال مسجدیں بھی بن رہی ہیں اور لاکھوں لوگ اسلام میں احمدیت کے ذریعہ شامل بھی ہو رہے ہیں۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے مسجد کی صورت میں آپ کو، جماعت احمدیہ جاپان کو بھی ایک انعام سے نوازا ہے جس کا بظاہر ملنے کا فوری طور پر کوئی امکان بھی نہیں تھا، جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں۔ پس ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے اس فضل پر جھکتے چلے جانے چاہئیں اور اس کا حقیقی حق جیسا کہ میں نے کہا یہی ہے کہ اپنے اندر ایک ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تحریکِ جدید کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کا اظہار جو ہو رہا ہے، اس کا ایک اور اظہار کرنے کا مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تحدیث بھی ضروری ہے۔ اتفاق سے تحریکِ جدید کا نیا

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

سال میرے اس دورہ کے دوران شروع ہورہا ہے۔ یایوں کہہ لیں کہ میرا یہ دورہ جو آسٹریلیا اور مشرقِ بعید کا دورہ ہے اس میں تحریکِ جدید کا گزشتہ سال ختم ہوا ہے جس میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بے شمار نظارے کئے ہیں۔ اس دورے کے دوران بھی وہ نظارے دیکھے ہیں جو یقیناً ہماری کوششوں کا نتیجہ نہیں تھے۔ اس کی تفصیل تو انشاء اللہ تعالیٰ کسی اور وقت بتاؤں گا۔ جیسا کہ میں نے کہا، اس وقت تحریکِ جدید کا سال ختم ہوا تو میں نے سوچا کہ اس کا اعلان، یعنی نئے سال کے آغاز کا اعلان بھی اس دورے کے دوران جاپان سے کردوں۔

پس اس وقت میں اس کے مختصر کوائف جو حسبِ روایت پیش کیا کرتا ہوں وہ کر کے تحریکِ جدید کے نئے سال کا جو اسّی واں سال شروع ہوا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ، اُس کا اعلان کرتا ہوں۔

ان کوائف کے مطابق جو رپورٹس آئی ہیں، بہت ساری رپورٹس نہیں بھی آتیں، اُن کے مطابق اس سال تحریکِ جدید میں جماعت کو اٹھہتر لاکھ انہتر ہزار ایک سو پاؤنڈ (78,69,100) کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی اور جو گزشتہ سال سے تقریباً ساڑھے چھ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اضافہ تو شاید زیادہ ہو، کیونکہ مقامی کرنسیوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے، لیکن پاؤنڈ کی قیمت کے مقابلے میں بہت سارے ممالک کی کرنسی کی قیمت کم ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ بظاہر کم نظر آتا ہے لیکن ملکوں کے لحاظ سے بہت بڑے بڑے اضافے ہوئے ہیں۔

پاکستان کی جو پوزیشن ہوتی ہے وہ تو قائم ہے ہی، اُس کے بعد پوزیشن کے لحاظ سے نمبر ایک جرمنی ہے، ویسے نمبر دو۔ لیکن پاکستان کے باہر ملکوں میں نمبر ایک جرمنی پھر امریکہ پھر برطانیہ پھر کینیڈا پھر انڈیا، انڈونیشیا، آسٹریلیا پھر عرب کی دو جماعتیں ہیں پھر گھانا اور سوئٹزرلینڈ۔ اور جرمنی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے لحاظ سے بھی بڑی چھلانگ لگائی ہے۔ انہوں نے تحریکِ جدید میں ہی ساڑھے تین لاکھ یورو سے زائد کا اضافہ کیا ہے۔ اور امریکہ سے تقریباً ایک لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ وصولی کی ہے۔ امریکہ نے برطانیہ سے پچھتّر ہزار پاؤنڈ زیادہ وصولی کی ہے۔ اور برطانیہ نے کینیڈا سے چار لاکھ پاؤنڈ زیادہ وصولی کی ہے اور اُس کے بعد جیسا کہ میں نے تفصیل بتائی، وہ ہے۔

جرمنی کے چندہ جات میں جب بھی اضافہ ہوتا ہے مجھے ہمیشہ امیر صاحب جرمنی اور عاملہ کے یہ فکر والے الفاظ سامنے آجاتے ہیں کہ جب میں نے یہ پابندی لگائی تھی کہ وہ احمدی جو کسی ایسی جگہ کام کر رہے ہوں جہاں حرام کام ہوتے ہیں، شراب بیچی جاتی ہے یا سؤر کا کاروبار ہوتا ہے، اُن سے چندہ نہیں لینا، تو اُن کی فکر یہ ہوتی تھی کہ ہمارے چندوں میں کمی آجائے گی۔ اور پہلے سال ہی جب انہوں نے فکر کا اظہار کیا تو اُن کے چندوں میں کئی لاکھ کا اضافہ ہوا اور کوئی کمی نہیں آئی۔ اور اس سال پھر انہوں نے صرف تحریکِ جدید میں ہی ساڑھے تین لاکھ یورو کا زائد چندہ ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے، پھر آسٹریلیا ہے، پھر جاپان ہے۔ جاپان کی بھی چوتھی پوزیشن فی کس ادائیگی میں ہے۔ یعنی کہیں نہ کہیں نمبر آیا ہے۔ برطانیہ پھر جرمنی پھر ناروے، فرانس، بیلجیم، کینیڈا۔

اور مقامی کرنسی کے لحاظ سے جو اضافہ ہوا ہے سب سے زیادہ، گھانا میں ہوا ہے، پھر جرمنی میں پھر آسٹریلیا میں پھر پاکستان پھر برطانیہ پھر کینیڈا پھر انڈیا پھر امریکہ۔

اور میں نے کہا تھا اس سال چندہ ادا کرنے والوں کی طرف زیادہ توجہ دیں، شاملین کو زیادہ سے زیادہ کریں تو سوا دو لاکھ نئے چندہ دہندگان شامل ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعداد گیارہ لاکھ چونتیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔

افریقہ کے ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا سب سے آگے ہے، پھر نائیجیریا، ماریشس، بورکینا فاسو، تنزانیہ، گیمبیا، بینن، کینیا، سیرالیون اور یوگنڈا۔

شاملین میں سب سے زیادہ کوشش سیرالیون نے کی ہے، اُس کے بعد پھر مالی ہے، بورکینا فاسو ہے، گیمبیا ہے، بینن ہے، سینیگال، لائبیریا، یوگنڈا، تنزانیہ۔

دفترِ اوّل کے مجاہدین کی تعداد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو چھبیس زندہ ہیں۔ باقی سب کے کھاتے چل رہے ہیں۔

تحریکِ جدید کی مالی قربانی میں پاکستان کی جو تین بڑی جماعتیں ہیں، اُن میں اول لاہور ہے، دوم ربوہ ہے، سوم کراچی۔ اور اس کے علاوہ دس بڑی جماعتیں جو ہیں، اسلام آباد، راولپنڈی، ملتان، کوئٹہ، شیخوپورہ، پشاور، حیدرآباد، بہاولنگر، اوکاڑہ، نوابشاہ۔

قربانی پیش کرنے والے اضلاع جو ہیں اُن میں سیالکوٹ، سرگودھا، عمرکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، بدین، نارووال، سانگھڑ، ننکانہ صاحب شامل ہیں اور رحیم یار خان اور ٹوبہ ٹیک سنگھ برابر ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی جماعتیں نوائس نمبر ایک پہ، روڈرمارک، کولن، ہائیڈل برگ، کوبلنز، ڈرائش، مہدی آباد، وائن گارٹن، وزن برگ، نِڈا۔ اور وصولی کے لحاظ سے لوکل امارتیں اُن کی ہیں: ڈارم شٹَڈ، ہمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گراؤ، ویزبادن، مورفیلڈن والڈارف، آفن باخ، مَن ہائم، ریڈشٹڈ اور ڈیٹسن باخ۔

امریکہ کی جو وصولی کے لحاظ سے جماعتیں ہیں: لاس اینجلس، اِن لینڈ امپائر، سلیکون ویلی، ڈیٹرائٹ، ہیرس برگ، لاس اینجلس ایسٹ، کولمبس، سیٹل، لاس اینجلس ویسٹ، سلورسکرین اور فیون ایکس۔

برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں۔ مسجد فضل، ویسٹ ہل، نیومولڈن، ووسٹر پارک، رینز پارک، برمنگھم سینٹرل، مسجد ویسٹ، بیت الفتوح، تھارٹن ہیتھ اور چیم۔

اور مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کے پانچ ریجن ہیں: لنڈن، نارتھ ایسٹ، مڈلینڈ ساؤتھ اور مڈل سیکس۔

کینیڈا کی جماعتیں ہیں: پیس ولیج، کیلگری، وان، وینکوور، ایڈمنٹن، ڈرہم، آٹوا، سسکاٹون، لائٹ منسٹر۔

انڈیا کی دس جماعتیں ہیں، کیرولائی (کیرالہ)، کالی کٹ (کیرالہ)، حیدرآباد، آندھرا پردیش، کنانور ٹاؤن (کیرالہ)، ونگاڈی (کیرالہ)، قادیان (پنجاب)، کولکتہ (بنگال)، یادگیر (کرناٹک)، چنائی، تامل ناڈو، موتھوٹم (کیرالہ)۔

کیرالہ کی جماعتیں ماشاء اللہ کافی ایکٹو (active) ہیں۔ اور بھارت کے پہلے دس صوبہ جات میں کیرالہ، آندھرا پردیش، جموں کشمیر، کرناٹک، بنگال، اڑیسہ، پنجاب، یو۔ پی، مہاراشٹرا، دہلی۔

اس سال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ سے بھی اور انڈیا سے بھی دوسری جگہوں سے بھی مالی قربانی کے غیر معمولی نمونوں کے واقعات آئے ہیں، وقت نہیں ہے کہ اُن کی تفصیل بیان کی جائے۔ بہرحال کسی وقت بیان کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس سال جماعت کبابیر نے بھی لکھا ہے، جب پتہ لگا کہ جاپان سے تحریکِ جدید کا اعلان ہونا ہے تو ہماری جماعت نے گزشتہ سال کے مقابلے میں اپنی قربانی بڑھا کر پیش کی۔ یہ عرب ممالک میں سب سے بڑی جماعت ہے۔ اپنے لحاظ سے انہوں نے دوگنی تقریباً بیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی دی ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کے جو کسی بھی صورت میں قربانی کر رہے ہیں اور تحریکِ جدید میں بھی جنہوں نے حصہ لیا، اُن کو بھی، اُن کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور اُن کو ایمان اور ایقان میں بھی بڑھاتا چلا جائے۔ اور یہ قربانیاں خالصۃً لِلّٰہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی فرماتا رہے۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
• Asylum & Immigration
• New Point Based System
• Settlement Applications (ILR)
• Post Study Work Visa
• Nationality & Travel Documents
• Human Rights Applications
• High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

صبر کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم خوف، جوع، نقصان مال و جان و پھل کے ذریعے تمہارے اندرونی صفات کو ظاہر کریں گے اور صابروں کو بشارت دے جن کا یہ حال ہے کہ جب انہیں مصیبت پہنچے تو وہ حال و قال سے کہتے ہیں ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لَوٹ کر جانے والے ہیں۔

صبر کی مختصر حقیقت یہ ہے کہ انسان ہر ایک نیکی اور نیک بات پر جمارہے۔ بدی سے رُکا رہے۔ گویا صبر تمام نیکیوں کا جامع ہے۔ مشکل کے وقت بدی سے بچنا یہی تو صبر ہے۔ شہوت میں عفت۔ غضب کے وقت حِلم۔ حرص کے مقابل میں قناعت، وقار، استقلال، ہمّت، عزم پر کار فرما رہنا۔ شرع و عقلِ سلیم کی مخالفت نہ کرنی۔ یہ سب صبر ہے"۔

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 274)

بقیہ: حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب۔ از صفحہ نمبر 2

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام

جماعت مالی کے ایک مخلص داعی الی اللہ جالا کولیابی بیان کرتے ہیں کہ جیجینی شہر کا بڑا امام جماعت کا سخت مخالف ہے۔ اس نے کہا کہ میں احمدیت کو یہاں سے ختم کردوں گا۔ احمدیت اور میں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ اس نے اپنی ایک بیٹی کی شادی ایک مولوی سے کی اور اسے کہا کہ تم یہاں چلّہ کرو کہ احمدیت اس شہر سے ختم ہو جائے۔ اس مولوی نے چلّہ کیا۔ چلّہ کے دوران وہ سخت بیمار ہوا اور اس کی ایک آنکھ ختم ہوگئی۔ اور اس پر الزام لگائے گئے کہ دھوکہ باز اور چور ہے اور ان الزاموں کو دیکھ کر یہ مولوی جو احمدیت کو اس شہر سے نکالنے کی دعا کر رہا تھا خود شہر چھوڑ کر چلا گیا اور جماعت احمدیہ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ترقی کر رہی ہے۔

لائبیریا سے حاجی اسماعیل کونے صاحب لوکل مبلغ Teh Town کہتے ہیں کہ پاکستان سے تبلیغی جماعت کے چند مولوی لائبیریا پہنچے اور ان کے علاقہ میں بھی آئے اور جماعت کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ انہوں نے ہمارے لوکل مبلغ سے کہا کہ تم بہت اچھے سلجھے ہوئے نوجوان ہو اور دینی علم بھی رکھتے ہو۔ یہ لوگ کافر ہیں۔ ہم نے ان کو پاکستان سے نکال دیا ہے تم ان کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ۔ حاجی اسمٰعیل نے جواب دیا کہ مَیں اس لیے اچھا ہوں کہ بفضلہٖ تعالیٰ مَیں احمدی ہوں اور دینی علم بھی مَیں نے جماعت سے ہی سیکھا ہے۔ اگر آپ لوگ بھی اچھا بننا چاہتے ہیں تو احمدی ہو جائیں۔ رہی یہ بات کہ آپ نے احمدیوں کو پاکستان سے نکال دیا ہے اور اب آپ لوگ ان کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں آئے ہیں تو یہ بات یاد رکھیں کہ آپ کے باپ دادا احمدیت کو ختم کرنے کی حسرت لیے اس دنیا سے گزر گئے لیکن احمدیت ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اب آپ اسے کیا مٹائیں گے؟ تو وہ لوگ لاجواب ہوگئے اور نامراد ہو کر اس علاقہ سے چلے گئے۔

پھر ایک دوسرے علاقہ میں پہنچے اور لوگوں کو جماعت کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ ہمارے یہاں کے معلم حسن جینیکا صاحب نے ان سے بھرے مجمع میں پوچھا کہ آپ احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ احمدی کلمہ طیبہ پر ایمان نہیں لاتے۔ اس پر معلم نے کہا کہ جس جگہ آپ کھڑے ہیں یہ احمدیہ مسجد ہے۔ اور یہ سامنے نمایاں طور پر کلمہ طیبہ لکھا ہے۔ کیا یہ آپ کو نظر نہیں آرہا؟ آپ کونسا اسلام سکھانے آئے ہیں؟ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوئے اور اس علاقہ سے جہاں ان کا تین دن قیام کا پروگرام تھا، پہلے دن ہی رخصت ہو گئے۔ تو وہاں افریقہ کے لوگ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ اَن پڑھ ہیں ان کے اندر نورِ فراست ہے مگر اِن پڑھے لکھے لوگوں میں یہ نورِ فراست بالکل نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کو، آمد کو پہچان سکیں۔

نومبائعین بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر بڑی ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

نظامِ وصیت

نظامِ وصیت میں بھی اللہ کے فضل سے وصیتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ 2004ء میں جب مَیں نے بتایا تھا کہ 38 ہزار وصیتیں ہیں۔ تو اس کے بعد سے اللہ کے فضل سے اب تک آخری مسل 71,700 کی ہو چکی ہے۔

امیر صاحب بینن کہتے ہیں کہ 1967ء میں ملک کے دارالحکومت پورتو نووو میں بینن کے دو علماء موجود تھے۔ یہ دونوں آپس میں بہت گہرے دوست بھی تھے۔ ان میں سے ایک عالم الحاج بصیرو صاحب نے قبولِ احمدیت کا اعزاز پایا اور وہ بینن کے پہلے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ جبکہ دوسرے عالم قبولِ احمدیت سے محروم رہے اور وہ پورتو نووو کی سینٹرل مسجد کے امام مقرر ہوئے۔ بعد میں مخالفت کے کئی دور آئے جن میں جماعت احمدیہ ترقی کرتی رہی۔ یہ غیر احمدی عالم اس وقت آل بینن ائمہ ایسوسی ایشن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں اور پورتو نوو سینٹرل مسجد کے امام بھی ہیں۔ اس سال عیدالاضحیٰ سے ایک دن قبل مجلس عاملہ کا دس رکنی وفد امام صاحب کے گھر ان کی ملاقات کے لیے گیا تو اس وقت ان کے گھر میں ان کے بیٹے اور دیگر علماء کرام بھی موجود تھے۔ امام صاحب نے بڑا پرتپاک استقبال کیا اور یہ ملاقات قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ نئے امیر آئے ہیں اور مجھے ملنے آئے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے۔ مَیں آج آپ سے ایک بات کہتا ہوں۔ میں عمر کے آخری حصہ میں ہوں لیکن میں اپنی اولاد اور ان سب کے سامنے اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ہی اصلی اور سچی مسلمان جماعت ہے۔ آپ سو فیصد قرآن اور حدیث پر عمل کر رہے ہیں۔ تمام پڑھے لکھے اور عقل مند لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس وجہ سے تمام حکومتیں آپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اس موقع پر ہمارا آپ سے مقابلہ سیاسی مقابلہ ہے۔ اگر ہم مخالفت چھوڑ دیں تو سارے لوگ احمدی ہو جائیں۔

چنانچہ امام صاحب کے گھر میں مجلس عاملہ کے افراد نے جذبات میں آ کر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ امام صاحب نے بات جاری رکھی۔ کہنے لگے کہ جب احمدیت بینن میں آئی تھی اور ہمارے سوال و جواب شروع ہوئے تھے تو اس کے بعد مجھے جامعہ ازہر جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں کے اساتذہ سے بھی مجھے احمدیت کے بارہ میں تحقیق کا موقعہ ملا۔ سب کا یہی جواب تھا کہ احمدیت سچی جماعت ہے اور اگر عرب ممالک آپ کا راستہ چھوڑ دیں اور مخالفت چھوڑ دیں۔ یعنی عرب علماء کی مخالفت اگر ختم ہو جائے تو سارے عرب جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ ایک مرتبہ پھر فضا نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھی۔ انہوں نے پھر بات جاری رکھی اور کہا کہ آپ کو میں بار بار کہتا ہوں کہ آپ ہمت نہ ہاریں۔ فتح آپ کی ہے۔ ہم لوگ تو روٹی کے لیے لڑ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور جماعت کی مالی قربانی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی رپورٹیں وقتاً فوقتاً جماعت کے سامنے پیش ہوتی رہتی ہیں۔ ہر لحاظ سے مالی قربانی میں بھی جماعت آگے سے آگے بڑھ رہی ہے۔

ابھی آج ہی مجھے سعودی عرب سے ایک خط ملا ہے۔ سعید صاحب وہاں رہتے ہیں۔ مجھے یاد آ گیا ہے کہ انہوں نے پہلے بھی مجھے خط لکھا تھا کہ میری بیٹی نے خواب دیکھی تھی۔ اور اس کا جواب میں نے دیا کہ خواب بڑی مبارک ہے۔ تین چار باتیں اس میں لکھی تھیں۔ ان کو جواب میں نے یہی دیا تھا کہ خواب بڑی اچھی ہے اور مبارک ہے۔ تو کہتے ہیں کہ میری بیٹی جس نے خواب دیکھی تھی اس نے مجھے فون کیا کہ میں نے جو خواب میں دیکھا تھا کہ ریت کے بہت بڑے بڑے ٹیلے ہیں اور ان میں اچانک ایک دروازہ نمودار ہو جاتا ہے جو بہت خوب صورت ہے۔ تو بیٹی نے فون کیا کہ جب یہ بینر لگا ہوا دیکھا، یہ نظارہ جو اس دفعہ پیچھے کا بنایا گیا ہے (حضور انور نے جلسہ کے سٹیج کا جو بیک گراؤنڈ بنایا گیا تھا اس کی طرف اشارہ فرمایا۔ ناقل) تو یہ بعینہٖ بالکل وہی چیز تھی کہ ریت کے ٹیلے ہیں اور اس پر ایک گیٹ بنا ہوا ہے۔ وہی اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس لحاظ سے بھی امید ہے کہ انشاء اللہ اب ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب میں احمدیت پھیلے گی اور چاہے اب یہ مُلّاں روٹی کے لئے لڑیں یا نہ لڑیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ عرب میں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت نے نفوذ کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد تمام مسلمان دنیا کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لے لینا ہے۔

اس خواب کے آخر میں یہ کہتی ہیں کہ انہوں نے حج کیا تھا اور حج کے فوراً بعد یہ دیکھا تھا اور یہ بھی کہ ایک ریت کے ٹیلے اور پہاڑی پر بیٹھی ہے۔ اور ریت اٹھا کر یوں ہاتھ سے پکڑ کر چھوڑتی ہے اور تین دفعہ کہتی ہے To Allah belong the Heavens and Earth and we belong to Him. کہ تمام زمین و آسمان اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم بھی اللہ کے ہیں۔ تو کہتی ہے تین دفعہ مَیں نے یہ دیکھا کہ اس طرح کے نظارے ہیں اور اس طرح بیٹھی ہوئی ہوں۔ اور تحدیثِ نعمت کے طور پر انہوں نے کہا کہ مَیں لکھ رہا ہوں۔

اس وقت ہمارے مراکش سے ایک غیر از جماعت مہمان دوست محمد عبدالقدوس صاحب بھی ہیں جنہوں نے یہ تبصرہ کیا ہے۔ پتہ نہیں مَیں نے پڑھا ہے کہ نہیں۔ وہ یہاں جلسہ پہ بھی آئے ہوئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’مَیں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کی تحتِ اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر ایک شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ مَیں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟‘‘

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 303)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام تمام دنیا تک پھیلتا ہوا دیکھیں اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آیا ہوا دیکھیں۔ اللہ کرے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

......☆......☆......☆......

بقیہ: دورہ آسٹریلیا از صفحہ 20

احمدیہ سینٹر میلبورن کا معائنہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ سینٹر میلبورن کی عمارت کا معائنہ فرمایا اور اس کے مختلف حصے دیکھے۔ حضور انور نے لائبریری کے معائنہ کے دوران فرمایا کہ کتب باقاعدہ ترتیب سے رکھیں اور قادیان میں جو نئی کتب شائع ہوئی ہیں وہ بھی منگوائیں اور اپنے تمام سیٹ مکمل کریں۔

حضور انور نے مرکزی کچن کا بھی معائنہ فرمایا اور نچلی منزل پر خواتین کے ہال کا بھی وزٹ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور اوپر کی منزل پر تشریف لائے اور مین ہال کے اردگرد مختلف دفاتر اور دیگر سہولیات کا معائنہ فرمایا۔ اوپر کی منزل میں مختلف دفاتر کے علاوہ کانفرنس روم اور MTA روم بھی ہے۔

معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہال کی تقسیم کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ یہ ہال بہت بڑا ہے۔ جہاں قریباً چار ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

صدر صاحب میلبورن مکرم صفدر جاوید صاحب نے بتایا کہ ہال کا ایک حصہ بطور مسجد مخصوص کیا گیا ہے اور باقاعدہ محراب بنایا گیا ہے اور مسجد کے لئے باقاعدہ حدّ بندی بھی کی گئی ہے۔ ہال کا درمیان والا حصہ جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے پروگرام، اجلاسات وغیرہ کے لئے ہے جس کے لئے باقاعدہ سٹیج بھی بنایا گیا ہے اور جو تیسرا حصہ ہے وہ پردہ لگا کر خواتین کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

آج جماعت احمدیہ میلبورن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ احباب جماعت کے اجتماعی کھانے کا پروگرام رکھا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب عشائیہ میں شمولیت فرمائی اور احباب نے اپنے آقا کی معیّت میں کھانا کھایا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق گروپ فوٹوز ہوئے۔ مجلس عاملہ میلبورن، خدام اور انصار کی عاملہ اور دوسرے مختلف شعبہ جات نے (جو حضور انور کے دورہ میلبورن کے دوران اپنے سپرد مختلف فرائض ادا کر رہے ہیں) گروپس کی صورت میں اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا اور یوں مجموعی طور پر قریباً پچیس گروپس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور یہاں موجود احباب میں سے ایک فرد بھی ایسا نہ تھا جو کسی نہ کسی گروپ میں شامل نہ ہوا ہو۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی شفقتوں سے حصہ پایا۔

تصاویر کا یہ پروگرام دس بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

14 اکتوبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ہال میلبورن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاں بھی قیام ہوتا ہے۔ قادیان، ربوہ، لندن اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے روزانہ دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور پھر دورہ کرنے والے ملک کی مقامی جماعتوں کے احباب کے خطوط اور دیگر معاملات پر مشتمل رپورٹس اس کے علاوہ ہوتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روز کے روز، ساتھ کے ساتھ یہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور اس ڈاک پر اپنے دست مبارک سے ہدایات ہیں دیتے اور ارشادات فرماتے ہیں۔ آج صبح بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

میلبورن سے سڈنی کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق میلبورن (Melbourne) سے واپس سڈنی (Sydney) کے لئے روانگی تھی۔

میلبورن کی مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین، جوان، بوڑھے صبح سے ہی احمدیہ سینٹر کے بیرونی احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ نوجوانوں کا ایک گروپ الوداعی

دعائیہ نظم پڑھ رہا تھا۔

دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت نے پُرجوش انداز میں نعرے لگائے۔ مرد احباب ایک طرف کھڑے تھے اور خواتین کچھ فاصلے پر کھڑی تھیں۔ حضور انور نے مرد احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور پھر خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے السلام علیکم کہا۔ ہر ایک ان الوداعی لمحات میں شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ میلبورن کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ حضور انور ایئرپورٹ پہنچنے کے بعد کچھ دیر کے لئے لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے اور آسٹریلین ایئرلائن Qantas Airways کی فلائٹ ٹھیک اپنے وقت پر بارہ بج کر پندرہ منٹ پر سڈنی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ 25 منٹ کے سفر کے بعد ایک بج کر 40 منٹ پر حضور انور کا جہاز سڈنی کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ جماعت آسٹریلیا کے دو نائب امراء مکرم خالد سیف اللہ صاحب اور مکرم محمد ناصر کاہلوں صاحب اور صدر خدام الاحمدیہ اپنے دیگر چند خدام کے ساتھ اسی جہاز پر سفر کر رہے تھے۔

ایئرپورٹ پر امیر صاحب آسٹریلیا کی نمائندگی میں مکرم محمد خلیل شیخ صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم رمضان شریف صاحب سیکرٹری امور خارجہ، مکرم امجد خان صاحب صدر انصار اللہ اور صدر لجنہ اماء اللہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔

دو بجے دوپہر ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر قریباً پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت المہدی سڈنی'' تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب و خواتین ایک بڑی تعداد میں اپنے آقا کے منتظر تھے۔ احباب نے نعرے بلند کئے اور اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ خواتین شرف دیدار سے فیضیاب ہوئیں۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت المہدی تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بج کر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں سڈنی کی ایک جماعت Black Town سے تعلق رکھنے والی 39 فیملیز کے 164 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ اس کے علاوہ ربوہ (پاکستان) سے چار ممبران پر مشتمل آنے والی فیملی نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

15 اکتوبر بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور بیرونی ممالک سے آنے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیڑھ بجے مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج کے اس سیشن میں 48 فیملیز کے 194 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان تمام افراد کا تعلق سڈنی کی جماعت بلیک ٹاؤن سے تھا۔ ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آسٹریلیا کے ابتدائی احمدی

آسٹریلیا کے ابتدائی احمدیوں میں مکرم حسن موسیٰ خان صاحبؓ اور آسٹریلین احمدی دوست مکرم محمد عبدالحق صاحبؓ کے علاوہ مکرم ملک محمد بخش صاحب مرحوم اور مکرم شادی خان صاحب مرحوم کا نام بھی ملتا ہے۔

1910ء کے سلسلہ احمدیہ کے مرکزی اخبارات میں آسٹریلیا میں مقیم ایک احمدی بزرگ محمد بخش صاحب کا ذکر ملتا ہے۔ آپ نے آسٹریلیا سے اپنی وصیت لکھ کر بھیجی تھی کہ ان کی جائیداد کا جو آسٹریلیا میں اور ہندوستان میں ہے، چہارم حصہ برائے اشاعت اسلام، صدر انجمن کے سپرد کیا جائے۔ ان کی یہ وصیت اخبار ''البدر'' 27 اپریل 1911ء صفحہ 2 پر شائع ہوئی۔

دوسرے بزرگ مکرم شادی خان صاحب ہیں۔ آپ بھی ان ابتدائی احمدیوں میں شامل ہیں جو بیسویں صدی کے آغاز میں آسٹریلیا تشریف لائے اور ان کو اور ان کی نسلوں کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ آسٹریلیا کا وہ پرانا خاندان ہے جس میں تقریباً ایک صدی سے احمدیت قائم ہے اور احمدیت کا نُور ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتا جا رہا ہے۔

مکرم شادی خان صاحب کے بیٹے مکرم عبدالغفار خان صاحب کو مسجد بیت الہدیٰ سڈنی کی جگہ خریدنے کے لئے غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔

مکرم شادی خان صاحب 1900ء میں پیدا ہوئے اور آسٹریلیا سے 1917ء میں اپنے وطن واپس لوٹے اور احمدیت قبول کی۔ جب آپ کے والد صاحب کو پتہ چلا تو وہ سخت ناراض ہوئے اور آپ کا بائیکاٹ کر دیا۔ جائداد سے بے دخل کر دیا اور تمام مراعات ختم کر دیں۔ لیکن آپ ان تمام مخالفانہ کوششوں کے مقابل پر ثابت قدم رہے اور کچھ عرصہ بعد آسٹریلیا واپس آ گئے۔ پھر آپ 1952ء تک آسٹریلیا سے اپنے وطن آتے جاتے رہے۔ 1952ء میں اپنے بچوں کو لے کر مستقل طور پر آسٹریلیا آ گئے۔

شادی خان صاحب مرحوم ایک مخلص احمدی تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ روزنامہ ''الفضل'' کے باقاعدہ خریدار تھے اور 1974ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ اپنا چندہ وصیت آئندہ دس سال کے لئے پہلے ہی ادا کر چکے تھے۔ دسمبر 1974ء میں آپ کی وفات ہوئی اور آپ کے جسد خاکی کو تدفین کے لئے پاکستان لے جایا گیا۔

سٹیٹ نیو ساؤتھ ویلز (NSW) میں جہاں سڈنی میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا مرکزی مشن اور مرکزی مسجد اور سینٹر ہے وہاں آباد ہونے والے آپ سب سے پہلے احمدی تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف سڈنی میں ہی اڑہائی ہزار سے زائد احمدی افراد آباد ہیں اور تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

......☆......☆......☆......

16 اکتوبر بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج عید الاضحیٰ کا دن تھا اور آج کا دن بھی آسٹریلیا کی سرزمین پر ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل دن تھا۔ اور یہ کسی بھی عید کا، خلیفۃ المسیح کا پہلا ایسا ''خطبہ عید'' تھا جو برّ اعظم آسٹریلیا سے، یعنی دنیا کے ایک کنارہ سے دوسرے کناروں تک MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ Live نشر ہو رہا تھا۔ اور حضور انور کا یہ خطبہ عید ساری دنیا میں بیک وقت، مختلف اوقات میں دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دنیا کے اس دور دراز کے ملک سے خلیفۃ المسیح کا کوئی ''خطبہ عید'' Live نشر ہوا ہو۔

نماز عید اور خطبہ عید الاضحیہ

دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الہدیٰ تشریف لائے اور نماز عید الاضحیٰ پڑھائی اور بعد ازاں خطبہ عید ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحج کی درج ذیل آیت (نمبر 38) کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ۔ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہماری زندگی کی ایک اور عید الاضحیٰ منانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ کہتے ہیں عید بار بار آنے والی چیز اور خوشی کا موقع۔ ''اَضْحِیَہ'' کے معنی 'خوب دن چڑھے' کے بھی ہیں اور 'قربانی کی بکری' کے بھی ہیں۔ بہرحال عام زبان میں ہم اس عید کو قربانی کی عید بھی کہتے ہیں۔ اس نام ''قربانی کی عید'' نے عموماً مسلمانوں میں یہ تصور پیدا کر دیا ہے کہ یہ خوشی کا موقع آیا ہے کہ جانوروں کو ذبح کرو اور خوشیاں مناؤ، گوشت کھاؤ۔ پس یہ عید ہو گئی۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اس عید پر مسلمان لاکھوں کی تعداد میں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں جانور ذبح کرتے ہیں۔ مکہ میں جو حج ہوتا ہے وہیں لاکھوں جانور ذبح ہو جاتے ہیں۔ اور بہت سے تیسری دنیا کے ایسے ملکوں میں جہاں مسلمان ہیں خاص طور پر برصغیر پاکستان، ہندوستان میں عید سے پہلے امیر طبقہ کی بڑا اور خوبصورت جانور خریدنے کی دوڑ لگی ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ میں نے اتنے لاکھ میں یہ بیل خریدا، کوئی کہتا ہے کہ میں نے اتنے ہزار میں یہ مینڈھا یا دُنبہ یا بکرا خریدا۔ پھر اُنہیں خوب سجایا جاتا ہے، اس لئے کہ یہ بھی حکم ہے کہ خوبصورت قربانی پیش کرو۔ تو ظاہری طور پر بھی اُس کو خوبصورت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ظاہر پر ہی زیادہ زور ہوتا ہے۔ ایسے ایسے لوگ قربانیاں کرتے ہیں جو عام زندگی میں نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے شاید سال میں عید کی نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی ہو گی۔ لیکن یہ بڑی بڑی قربانیاں بڑے ذوق اور شوق سے پیش کی جاتی ہیں اور پھر اس قربانی کے بعد بھول جاتے ہیں کہ ہمارے کوئی فرائض بھی ہیں، ہماری کوئی ذمہ داریاں بھی ہیں، ہماری زندگی کا کوئی مقصد بھی ہے۔ سارا دن دعوتیں اور غل غپاڑے ہوتے رہتے ہیں۔ اُس دن نمازیں بھی اکثر ادا نہیں کرتے اور بس یہی عید ہو گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک یہ عیدِ قربان ہے۔ بیشک ایک قربانی ادا کرنے کا حق ادا کرنے والے باپ اور بیٹے کی یاد میں ہر سال منایا جانے والا ایک اسلامی تہوار ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ صرف اس بات پر خوشی منانا کہ ہمارے بزرگوں نے چار ہزار سال پہلے قربانی پیش کی تھی، یا وہ بزرگ اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے قربانی کے لئے تیار ہو گئے تھے، یہ کافی نہیں ہے۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اُن فرستادوں کا فعل تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس فعل کو قبول بھی کیا۔ پھر اُن کی مسلسل قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے گھر کی بنیادوں کی نشاندہی فرما کر اُن پر دیواریں استوار کروا کر ایک اور عظیم انعام سے اُنہیں نوازا کہ اللہ تعالیٰ کے اس گھر کے ذریعہ اب تم دونوں کو، بلکہ تینوں، کیونکہ باپ، ماں اور بیٹا سب اس میں شامل تھے، آئندہ آنے والے لوگوں میں ہمیشہ یاد رکھے جانے کا انتظام کر دیا۔ اور پھر اس سے بھی عظیم انعام یہ دیا کہ اس گھر کی دیواریں استوار کرتے وقت ان دو بزرگوں نے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جو دعائیں کی تھیں کہ ہماری ذرّیت میں سے بھی ایک عظیم نبی مبعوث فرما، اُن دعاؤں کو بھی قبولیت کا شرف عطا فرما کر وہ عظیم نبی مبعوث فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا تھا اور پیارا ہے۔ جس کے آنے سے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی اہمیت مزید نکھر کر واضح ہو گئی۔ جس نے توحید کے قیام کرنے اور توحید کا قیام کروانے کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ان دونوں بزرگوں اور ان کی آل کو ہمیشہ کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے ذریعہ ہر نماز کے درود میں شامل فرما کر اُنہیں رہتی دنیا تک امتِ مسلمہ کی دعاؤں میں شامل کر لیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ اُن بزرگوں کی قربانیوں کا پھل تھا جو اُنہیں ملا اور ملتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ یہ انعام اُنہیں ایک مینڈھے کی قربانی کی وجہ سے ملا تھا اور ایک بکرے یا مینڈھے یا گائے کی قربانی سے تم بھی انعامات کے وارث بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ اُن کی قربانی کا گوشت اور خون اُن کو یا اُن کی آل کو یہ مقام دلا سکا نہ میرے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں اور اُس کی آل میں شامل لوگوں کو یہ مینڈھوں اور بکریوں اور گائیوں کی قربانی کچھ مقام

دلوا سکے گی۔ اگر درود میں شامل دعا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَی اٰلِ مُحَمَّدٍ اور اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کی دعا میں حصہ دار بننا ہے اور حقیقی عید منانے والا بننا ہے تو وہ تقویٰ پیدا کرو جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ وہ تقویٰ پیدا کرو جو آخری اور کامل شریعت لانے والے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے فرماتا ہے کہ تمہاری قربانیوں کی ظاہری شکل کوئی نتیجہ نہیں پیدا کرتی بلکہ وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے جس کے ساتھ قربانی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاد رکھو کہ تقویٰ کے بغیر نہ اس قربانی کی روح پیدا ہو سکتی ہے نہ ہی تقویٰ کے بغیر اس کا نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے جو حقیقی قربانی کا مقصد ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح طور پر فرما دیا کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتے۔ فرمایا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔ لیکن تمہارے دلوں کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ یہ قربانیاں تمہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں لیکن اُس صورت میں جب یہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا خالصۃً اُس کی بڑائی بیان کرنے سے، اُس کی عبادت کرنے سے، اسلام کی جو روح اور مغز ہے اُس کو حاصل کرنے سے، جو احکام اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں اُن پر عمل کرنے سے، قرآنِ کریم میں جو حکم ہیں اُن پر عمل کرنے سے، حاصل ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تم اس سوچ کے ساتھ یہ قربانی کر رہے ہو تو تمہیں بشارت ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔ احسان کرنے والوں میں شمار ہو گے۔ ہدایت پانے والوں میں شمار ہو گے۔ اُن انعامات کو حاصل کرنے والے بن جاؤ گے جو ایک حقیقی مسلمان کے لئے مقدر ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد ہے جیسا ایک حدیث میں آتا ہے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی یقیناً اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر نیت تقویٰ پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش ہے تو یہ قربانی قبول ہو گی۔ پھر اس قربانی کا خون بہانا بھی خدا تعالیٰ کی رضا کا باعث بنے گا۔ اُس کا گوشت تمہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو تو گوشت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں جب نیت نیک ہو، خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو اور قربانی کر کے اُس میں سے غریب بھائیوں کا حصہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کی نیت سے دیا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ جس نے ہمیں حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ جس نے بھوکوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا ہے، اس قربانی کے ظاہری چھلکے یا گوشت کا بھی ثواب دے دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان امیر ملکوں میں رہنے والے جن کو توفیق ہے وہ جماعتی نظام کے تحت یا اپنے طور پر پاکستان اور غریب ملکوں میں بھی قربانی کیا کریں تا کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ کیونکہ ایسے بھی ہیں جن کو مہینوں گوشت کھانے کو نہیں ملتا اور بعض دفعہ عید پر ہی کھا رہے ہوتے ہیں یا مہینے کے بعد کہیں کھاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس کی روح کا بھی ثواب دے رہا ہے اور اس کے چھلکے کا بھی ثواب دے رہا ہے۔ ظاہری طور پر بھی ثواب دے رہا ہے اور اس کی باطنی روح کا بھی ثواب دے رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ 'بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ'، تو کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اِس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُسے احسان کرنے والوں میں شمار کر رہا ہے۔ مُحسِن کا مطلب دوسروں کو فائدہ پہنچانے والا بھی ہے۔ محسن کا مطلب نیکیوں پر چلنے والا بھی ہے اور محسن کا مطلب صاحبِ علم بھی ہے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ اُنہیں جو علم رکھتے ہیں بشارت دے رہا ہے۔ اور وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ قربانی کی روح تقویٰ ہے، نہ کہ ظاہری قربانی۔ اور اس علم کی وجہ سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی بشارت پانے والے ہیں، ہدایت پانے والے ہیں اور اُس کے انعامات سے حصہ لینے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس عمل پر جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو اللہ تعالیٰ بندے کو نواز رہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے بندے کا نہیں۔ ہمیشہ ایک حقیقی مومن اپنے سامنے یہ چیز رکھتا ہے اور رکھنی چاہئے کہ تقویٰ کے بغیر کوئی نیکی، نیکی نہیں ہے۔ یہ صرف دکھاوا ہے اور دکھاوے کی نمازیں پڑھنے والوں کو بھی خدا تعالیٰ نے بڑی سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ فرمایا فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ کہ نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور عبادت کی انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتائی کہ عبادت کا مغز نماز ہے یعنی سب عبادتوں کی معراج نماز ہے۔ آپ نے اپنی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ پس وہ نمازیں جو اس روح کے ساتھ پڑھی جائیں جس کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تو یہ آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہیں، عبادت کا مغز بھی ہیں، مقصدِ پیدائش کو پورا کرنے والی بھی ہیں۔ لیکن دوسری طرف اگر اس کے بغیر ہیں اور حقوق العباد کی نفی کرتی ہیں۔ ایک طرف نمازیں ہیں اور دوسری طرف لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے تو یہ تقویٰ کے بغیر ہیں اور یہی پھر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس ہماری قربانیاں اور ہماری عبادتیں تقویٰ چاہتی ہیں، وہ معیار چاہتی ہیں یا اُن معیاروں کے حصول کی کوشش چاہتی ہیں جن کا اسوہ ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ کے بغیر نہ عبادتیں کام کی ہیں، نہ قربانیاں کام کی ہیں۔ ہمیں اپنے اندر اس روح کو پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام احکامات پر غور کر کے پھر اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس عید کو بھی ہمیں وہ عید بنانے کی کوشش کرنی چاہئے جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ اُن محسنین میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جن کو اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے، جن کی جھولیوں کو اپنے انعامات سے بھرتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ قربانی یا نیکی یا محسنین میں شمار ہونا ایک دن کا کام نہیں ہے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ یعنی اے میرے باپ! جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کچھ کر۔ تو صرف گردن پر چھری پھروانے پر رضا مندی دینا ہی نہیں تھا۔ اُس زمانے میں انسانی جانوں کی قربانی دی جاتی تھی یا لی جاتی تھی۔ اُس زمانے کے لحاظ سے یہ کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ اُس زمانے کے لوگ زیادہ سے زیادہ اس قربانی پر یہی کہتے کہ ابراہیم نے اپنے لاڈلے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے کہنے پر قربان کر دیا اور بس دنیا پھر بھول جاتی۔ لیکن اُن دونوں باپ بیٹے کو تقویٰ کا ادراک تھا۔ اس لئے خواب کے حوالے سے باپ نے جب بیٹے کا عندیہ لیا تو اُس تقویٰ کا حقیقی ادراک رکھنے والے بیٹے نے صرف یہ جواب نہیں دیا کہ اے ابا! میں تیار ہوں، تو میری گردن پر چھری پھیر دے۔ بلکہ جواب دیا یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کہ جس بات کا بھی تجھے میرے بارے میں حکم ہے وہ کر۔ چھری پھیرنے کا حکم ہے تو چھری پھیر دے۔ مجھ سے قربانیاں لیتے چلے جانے کا حکم ہے تو اُس کے لئے تیار ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا چھری پھروا کر جان دینے والوں کی مثالیں تو موجود ہیں۔ اُس زمانے میں وہ قربانی لی جاتی تھی۔ لیکن بیٹا یہ جواب دیتا ہے کہ میں تو خدا تعالیٰ کی خاطر قربانیوں کا سلسلہ جاری رکھنے کو بھی تیار ہوں۔ اور پھر گو باپ بیٹا اس کے لئے بخوشی تیار ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی یہی فرمایا کہ میں ایک وقتی قربانی نہیں مانگ رہا۔ میں تو مسلسل قربانیاں مانگ رہا ہوں۔ ایسی قربانیاں مانگ رہا ہوں جن کا تسلسل جاری رہے اور پھر واد غیر ذی ذرع میں یعنی بیابان جگہ پر یہ قربانیوں کا سلسلہ جاری ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانیوں کا ایک سلسلہ جاری ہو۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا مطمحِ نظر بنا لو۔ آج کی عید ہمارے اندر یہ اسماعیلی صفات پیدا کرنے آئی ہے۔ اور ان صفات کی معراج ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آتی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں خراجِ تحسین پیش کیا کہ فرمایا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ باقی جیسا کہ میں نے کہا ظاہری طور پر بھی اس قربانی کو کیا جاتا ہے۔ بھیڑیں بکریاں، گائیں، بھینسیں ذبح ہوتی ہیں۔ اور ہر اُس مسلمان کو یہ ظاہری قربانی کرنے کا بھی حکم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اسوۂ ہمارے سامنے جانوروں کی قربانی کا خود بھی پیش فرمایا۔ پس یہ اس کو ظاہری طور پر پورا کرنا ضروری ہے اور قرآنِ کریم کا بھی حکم ہے۔ لیکن یہ حکم بھی مشروط ہے۔ ہر مسلمان پر قربانی واجب نہیں ہے۔ صاحبِ توفیق پر ہی واجب ہے۔ لیکن تقویٰ پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے فرائض ادا کرنا، احکامات پر عمل کرنا ہر ایک پر فرض ہے چاہے وہ غریب ہے، چاہے وہ امیر ہے، چاہے وہ مرد ہے یا عورت ہے، یا جوان ہے یا بوڑھا ہے۔ نماز ہر ایک پر فرض ہے۔ پانچ وقت کی نماز اگر ادا نہیں کر رہے ہو تو یہ سال کے بعد عید کی قربانی کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ نیک اعمال کی بجا آوری ہے، دین کا علم حاصل کرنا ہے تا کہ اپنی تربیت بھی ہو، اپنے بچوں کی تربیت بھی ہو اور پھر تبلیغ کے راستے بھی کھلیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی بھی ہو۔ ان سب چیزوں کے لئے کسی جانور کی قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مقاصد تو مینڈھے کی قربانی کے بغیر بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مسلسل عمل ہی قربانی کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔ ایک مینڈھا یا ایک گائے کی قربانی یہ مقصد پورا نہیں کرتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جن کو دنبے کی قربانی کی یا مینڈھے کی قربانی کی توفیق نہیں جس سے وہ ظاہری رنگ میں بھی قربانی کا اظہار کر سکیں وہ اپنا وقت تبلیغِ اسلام کے لئے وقف کریں، پمفلٹ تقسیم کریں، اپنے رابطے بڑھائیں، اپنے ساتھیوں کو تبلیغ کریں، اپنے کام کاج کی جگہ پر بھی اور اپنے رویوں سے، اپنے نمونوں سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کریں۔ تو مسلسل عمل اور نیکیوں پر قائم ہونا یہی ایک قربانی ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا دنیا پر اظہار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہیں جو مسلسل قربانی دے رہے ہیں۔ جان کی قربانی کی ضرورت پڑتی ہے تو جان بھی قربان کر رہے ہیں۔ آپ میں سے بھی جو اب یہاں آئے ہیں بعض کے عزیزوں نے ایسی قربانیاں دی ہیں۔ اور پاکستان میں تو احمدی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس جان کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور کرتے ہیں اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ یقیناً یہ قربانیاں بھی ایک دن رنگ لائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ اور دشمن دنیا میں بھی اپنا دردناک انجام ضرور اور ضرور انشاء اللہ تعالیٰ دیکھے گا۔ لیکن بہر حال ایک مؤمن سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ ان قربانیوں کے لئے تیار رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا حقوق العباد کی ادائیگی بھی قربانی کا رنگ رکھتی ہے۔ ہم میں سے بہت سے ہیں جو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر یہ حقوق ادا کرتے ہیں۔ لیکن وہ بھی ہیں جو دوسروں کے جائز حقوق بھی غصب کر رہے ہیں۔ وہ لاکھ قربانیاں کرتے رہیں، لاکھ نمازیں پڑھتے رہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُسے تمہاری قربانیوں اور عبادتوں کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی بھی رنگ میں غریبوں کی خدمت ہے، حقوق کی ادائیگی ہے، بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک ہے، ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ سارے کام ہو رہے ہیں تو پھر ان حقوق کی ادائیگی بھی عبادتیں بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پا کر انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بن جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سب حاجتوں سے پاک ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ اُسے کسی گوشت کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی اُسے لاکھوں جانوروں کے خون بہانے کی کوئی ضرورت ہے یا اُس سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور نہ یہ خدا تعالیٰ کے نام پر خون بہانا کسی انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اُس نے بندوں پر احسان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ ہمیشہ کے انعامات کے وارث بننے کے لئے اپنی عیدوں کو دائمی کرنے کے لئے اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے کا احساس پیدا کرو اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دو۔ اس لئے بعض ظاہری قربانیاں بھی رکھی ہیں۔ اپنی گردنوں کو خدا تعالیٰ کے آگے قرآنِ شریف میں بیان فرمودہ حکم کے مطابق جھکا دو۔ اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بناؤ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''قانونِ قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ معرفتِ کاملہ کے بعد ملتا ہے اور خوف اور محبت اور قدر دانی کی جڑ معرفتِ کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفتِ کاملہ دی گئی اُس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی۔ اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی اُس کو ہر ایک گناہ سے جو بے باکی سے پیدا ہوتا ہے، نجات دی گئی۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا خوف بھی پیدا ہو گا اور محبت بھی پیدا ہو گی کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو بے باکی سے بچاتی ہیں۔ انسان بہت سارے گناہ کرتا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے کر رہا ہوتا ہے اور دل میں یہ خیال نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ ہر وقت مجھے دیکھ رہا ہے۔

فرماتے ہیں: ''پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجت مند اور نہ کسی کفارہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنی ہیں ''ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا''، یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانے پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ یعنی تمہاری قربانیوں کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون، بلکہ صرف یہ قربانی میرے تک پہنچتی ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لئے تقویٰ اختیار کرو۔''

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ تقویٰ ہی اپنے اندر پیدا کیا تھا جس کا بیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا کامل نمونہ دکھایا تھا۔ کامل معرفت اُنہیں حاصل ہوئی تھی اور پھر اس وجہ سے انہوں نے کامل عشق کے نمونے دکھائے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے کامل محبت کی وجہ سے وہ شراب کے نشہ پر بھی غالب آ گئے۔ یہ محبت شراب کے نشہ پر غالب آ گئی اور انہوں نے پہلے شراب کے مٹکے توڑے اور پھر پتا کیا کہ یہ حکم اُن کے لئے ہے یا دوسروں کے لئے یا اس حکم کی حقیقت کیا ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس روح کی تلاش کی ضرورت ہے اور جب یہ روح پیدا ہوگی تو یہ قربانیوں کے معراج کا حامل بنا کر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا دے گی۔ عید قربان کی روح دل میں یہ بات پھر اجاگر کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کا پیارا بناتی ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مقام ہر وقت اس بات کو سامنے رکھے بغیر نہیں مل سکتا کہ خدا تعالیٰ میرے ہر قول و فعل کو دیکھ رہا ہے۔ ہر عمل اگر اس سوچ کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہے کہ وہ میرے ہر کام کو دیکھ رہا ہے تو ہر دن ہی قربانی کے ثواب سے نوازنے والا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور محبت کی معرفت کی تلاش کریں۔ وہ حقیقی عید منانے کی کوشش کریں جو ہم پر جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے عہد کی حقیقت واضح کرے۔ ہماری ہر عید اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ اگر یہ سوچ ہو جائے تو پھر یہ عید سال کے بعد نہیں آئے گی۔ صرف جانوروں کی گردنوں پر چھریاں پھیرنے کی خوشی کے اظہار کے لئے نہیں ہوگی، صرف اس بات کے اظہار کے لئے نہیں ہوگی کہ میرے جانور سے اتنے کلو گوشت نکلا ہے بلکہ وہ حقیقی عید ہوگی جو ان سب ظاہری اظہاروں سے بالا ہیں۔ وہ عید ہوگی جو ہر روز آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر دن جو ہم پر چڑھے گا خدا تعالیٰ کی رضا کو لئے ہوئے چڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم یہ حقیقی عید منانے والے ہوں اور بار بار اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنتے چلے جانے والے ہوں اور یہ انعامات ہم پر ہی ختم نہ ہو جائیں بلکہ ہماری نسلیں تا قیامت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کرتی چلی جانے والی ہوں۔ اُس کے فضلوں کو حاصل کرتی چلی جانے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کو حاصل کرتی چلی جانے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ لیتی چلی جانے والی ہوں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں اُن سب شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا کریں۔ اُن کے عزیزوں کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو بھی صبر اور استقامت عطا فرمائے۔ پاکستان کے علاوہ بھی دنیا کی مختلف جگہوں پر اس وقت ہمارے جو اسیران ہیں اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے جو ہم پر جھوٹے مقدمے قائم کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سے بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مالی قربانیاں پیش کرنے والے ہیں، اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو جزا دے، اُن کے اموال و نفوس میں برکت دے۔ کسی بھی رنگ میں قربانیاں دینے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ دنیا میں جو واقفینِ زندگی ہیں اور خاص طور پر اُن علاقوں میں جہاں مخالفت کی آندھیاں چل رہی ہیں، ڈٹے ہوئے ہیں اور اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اُن کے لئے دعا کریں۔ پاکستان کی جماعت کے لئے بہت دعا کریں۔ جیسا کہ کئی دفعہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں وہاں حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں لیکن کسی نہ کسی انتہا پر پہنچ کر پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے سامان بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ سامان پیدا فرمائے۔ صرف پاکستان ہی نہیں دنیا کے اور ملک بھی ہیں جہاں مخالفت ہے۔ انڈونیشیا ہے، وہاں بھی بعض علاقوں میں بہت زیادہ مخالفت ہے۔ بعض لوگ احمدی ہونے کی وجہ سے عرصے سے بے گھر ہیں، اُن کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے سکون کے سامان پیدا فرمائے۔ ہر اُس جگہ پر جہاں جماعت کی مخالفت ہے، وہاں کے احمدی پریشان ہیں، اُن کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ سب کو بھی اور ایم ٹی اے کی وساطت سے ساری دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ عید ہمارے لئے بے انتہا برکتوں کے سامان لے کر آئے۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ پڑھا اور دعا کروائی۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کی بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور وہاں پر موجود احباب کو السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد خواتین کے ہال اور مارکیز میں تشریف لے گئے اور السلام علیکم کہا، خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ MTA کے سٹوڈیو میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ابھی عید کے خطبہ کے بعد حضورانور کا یہ مختصر وزٹ بھی Live نشر ہو رہا تھا۔

اپنی رہائشگاہ پر جانے سے قبل حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم امیر صاحب آسٹریلیا، نائب امراء، قافلہ کے ممبران، صدر خدام الاحمدیہ اور ڈیوٹی پر موجود خدام کو شرف مصافحہ سے نوازا اور خدا حافظ کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سڈنی کی جماعت کے علاوہ دوسری جماعتوں برزبن، میلبورن اور ایڈیلیڈ وغیرہ سے بھی بعض احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے حضورانور کی اقتدا میں نماز عید پڑھنے کے لئے سڈنی پہنچے تھے۔ اڑہائی ہزار سے زائد احباب نے اپنے آقا کی اقتدا میں نماز عید ادا کی اور سوائے چند ایک کے باقی سب کی حضورانور کی اقتدا میں ادا کی جانے والی یہ پہلی نماز عید تھی۔ ہر ایک اپنی اس سعادت پر خوش تھا۔ اور لوگ اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ آج تو ہماری کئی عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عید کو ہم سب کے لئے دائمی برکتوں کا موجب بنادے۔ آمین۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

گیسٹ ہاؤس کی تقریب سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق گیسٹ ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ یہ گیسٹ ہاؤس دو منازل پر مشتمل ہے اور مسجد بیت الہدیٰ کے بیرونی احاطہ کے ایک حصہ میں تعمیر کیا جا رہا ہے۔

چھ بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب کے لئے تشریف لائے۔ احباب جماعت مرد و خواتین پہلے سے ہی بڑی تعداد میں جمع تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم امتیاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ آسٹریلیا نے کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے دوسری اینٹ رکھی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی:

مکرم محمود احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، چوہدری خالد سیف اللہ خانصاحب (نائب امیر جماعت آسٹریلیا)، ناصر محمود کاہلوں صاحب (نائب امیر جماعت آسٹریلیا)، عزیز دین صاحب (آسٹریلیا کی پہلی مجلس عاملہ کے ممبر)، رانا محمد امجد خان صاحب (آسٹریلیا کی پہلی مجلس عاملہ کے ممبر)، محمد امجد خان صاحب (صدر مجلس انصاراللہ)، مسز انجم خان صاحبہ (صدر لجنہ آسٹریلیا)، اعجاز احمد رانا صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرم یوسف عباسی صاحب (صدر مجلس قضا بورڈ)، اظہر ریحان خان صاحب (پریذیڈنٹ احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن)، محمد سرور شاہ صاحب (نیشنل سیکرٹری ضیافت)، فیروز علی شاہ صاحب (نیشنل سیکرٹری جائداد)، محمد عثمان خان صاحب (نیشنل سیکرٹری مال)، محمد خلیل شیخ صاحب (نیشنل جنرل سیکرٹری)۔

دو واقفین نو بچوں عزیزم عبدل احمد اور عزیزہ Maheen اشفاق کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت ملی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور نے اس گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے تعلق میں نقشہ جات ملاحظہ فرمائے اور ساتھ ساتھ مختلف امور دریافت فرمائے۔ یہ وسیع و عریض گیسٹ ہاؤس دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کی تعمیراتی ٹیم نوجوان احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس پر مشتمل ہے۔

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے عزیزم سید صبیح احمد صاحب ابن ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب (واقف زندگی) کے گھر تشریف لے گئے۔ اور آٹھ بجے واپس تشریف لے آئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

17 اکتوبر بروز جمعرات 2013ء

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور بیرونی ممالک سے آنے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔ اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیڑھ بجے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

آسٹریلیا کے نیشنل ٹی وی کے نمائندہ کا حضورانور سے انٹرویو

آسٹریلیا کے نیشنل ٹی وی ABC (Newsline) کے نمائندے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے ہی سے حضورانور کی آمد کے منتظر تھے۔

"Newsline" آسٹریلیا کے ٹیلی ویژن کا ایک بڑا مشہور اور غیر معمولی اہمیت کا حامل پروگرام ہے۔ اس پروگرام کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ پروگرام دنیا کے 46 ممالک میں نشر ہوتا ہے اور دنیا کے مختلف ممالک کے صدران مملکت اور وزرائے اعظم جب آسٹریلیا کا وزٹ کرتے ہیں تو اُن کے انٹرویوز اس پروگرام میں نشر ہوتے ہیں اور یہ پروگرام دنیا بھر میں دیکھا جاتا ہے اور اس کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔

چھ بج کر پانچ منٹ پر انٹرویو شروع ہوا۔

❁...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضورانور کے آسٹریلیا میں آنے کا مقصد کیا ہے؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مَیں جس ملک میں بھی آتا ہوں، میرا آنے کا بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملوں اور ان کے مسائل سنوں اور ان کے حالات کا جائزہ لوں اور ان کی رہنمائی کروں۔ پھر اپنے خطبات اور خطابات کے ذریعہ ان کا روحانی معیار بلند کروں اور ان کو نیکیوں کے قیام کی طرف توجہ دلاؤں۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** آسٹریلیا میں ہماری کمیونٹی زیادہ بڑی نہیں ہے۔ تعداد چار ہزار سے زائد ہے اور مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ یہاں آنے والے زیادہ تر پاکستان سے ہیں اور انہوں نے پاکستان سے اس لئے ہجرت کی ہے کہ وہاں انہیں ظلموں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہیں، تمام سِول حقوق سے محروم ہیں۔ اس وجہ سے یہ لوگ باہر نکل رہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ دوسری قوموں سے بھی یہاں احمدی احباب آئے ہیں لیکن پاکستان سے آنے والوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔

❁...... **جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے اور کیا اختلاف ہے؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اِسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا تو اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا۔ ایک ریفارمر آئے گا اور اس کا ٹائٹل مسیح اور مہدی کا ہوگا۔ اور وہ صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کرے گا اور اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پیش کرے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مسیحؑ کی آمد ثانی اِس ریفارمر کے آنے کے ساتھ پوری ہوگی اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان کی صورت میں یہ ریفارمر آچکا ہے جب کہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ ابھی نہیں آیا۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آنے والے کی پیشگوئی فرمائی تھی تو ساتھ بہت سی نشانیاں بتائی تھیں کہ اُس کی صداقت کے یہ یہ نشان ہوں گے۔ چنانچہ ایک بہت بڑا نشان یہ تھا کہ جب وہ مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ

Apartment for SALE

A three bed & attendant room apartment facing Margala for SALE in **'F - 11'** Islamabad (Pakistan). The apartment is fully air conditioned, has an area of 3000sq ft & is rented to a European for one year.

Please contact:

Tel: +44(0)2088773697, 07725833858

Post:1 Shire place London SW18 3BP

کرے گا تو اس کی سچائی کے لئے رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو مقررہ تاریخوں میں گرہن لگے گا۔ چنانچہ آپؑ کے دعویٰ کے بعد یہ نشان پورا ہو چکا اور آپؑ کی صداقت کے لئے گواہ ٹھہرا۔ اب خدا تعالیٰ آپؑ کی مدد کر رہا ہے اور احمدیہ جماعت دن رات بڑھ رہی ہے اور ساری دنیا میں پھیل چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ نئی شریعت والا نبی نہیں آسکتا لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔

دوسرے مسلمان یہ بھی کہتے ہیں کہ جب عیسیٰ نازل ہوں گے تو وہ نبی ہوں گے۔ اگر عیسیٰؑ کے بطور نبی نازل ہونے سے نبوّت کی مہر نہیں ٹوٹتی تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت سے نئی شریعت کے بغیر نبی آنے سے نبوّت کی مہر کس طرح ٹوٹ سکتی ہے؟

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** 1974 میں ہمیں پاکستان گورنمنٹ نے ''فار دی پرپز آف لاء اینڈ کانسٹی ٹیوشن'' (For the purpose of Law and Constitution) غیر مسلم قرار دیا۔ جب کہ دنیا کی کوئی پولیٹیکل پارٹی، کوئی حکومت کسی کے مذہب کے بارہ میں فیصلہ نہیں کرسکتی۔ ہر انسان اپنے مذہب کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہے کہ اس کا کون سا مذہب ہے اور کونسا عقیدہ ہے۔

❁...... **انڈونیشیا میں جماعت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ انڈونیشین حکومت تو کسی کے مذہب میں دخل نہیں دیتی۔ لیکن ہر حکومت کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے ملک کے شہریوں کو خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب، فرقہ سے ہو، تحفّظ فراہم کرے اور ہر ایک کے ساتھ انصاف اور عدل کا سلوک کرے اور سب کے حقوق ادا کرنے کے لئے ایک ہی پیمانہ ہو۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** ہر جگہ امن کے قیام کی کوشش کرتے ہیں۔ انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے ذریعہ معاشرہ میں امن کے قیام کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' (Love for all, Hatred for none) ہے۔ ہمیں ہر جگہ خواہ ریلیجیئس گروپس ہوں یا پولیٹیکل گروپس ہوں یا کوئی آرگنائزیشن ہو، عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور پسند کیا جاتا ہے اور ہر ایک ہمیں قبول کرتا ہے کیونکہ ہم پُرامن لوگ ہیں اور معاشرہ میں ہر جگہ امن، رواداری، ہم آہنگی اور بھائی چارہ، اخوّت محبت کے قیام کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

❁...... **سیریا کے موجودہ حالات کے حوالہ سے سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا** کہ دونوں پارٹیز، حکومت اور مخالف فریق، اپنے پرابلم اور معاملات حل کرنے میں افہام و تفہیم سے کام لیں۔ امن اور رواداری اور مہذّبانہ طریق اختیار کریں۔ اگر پہلے ہی حکومت کی طرف سے رعایا کے حقوق ادا ہو رہے ہوتے تو پھر عوام کی طرف سے یہ مسائل نہ اٹھتے۔ اگر وہاں عوام کو، رعایا کو ان کے حقوق نہیں دیئے جا رہے اور حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے تو پھر ہمسایہ مسلمان ممالک کا کام ہے کہ وہ مدد کریں اور لوگوں کو اُن کے حقوق دلوائیں اور امن کے قیام کی کوشش کریں۔

❁...... **ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ** انڈونیشیا میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جو ہمیں اپنے حقوق سے روکتا ہو۔ لیکن بعض علاقوں میں مقامی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے بعض ایسے حالات پیدا کئے گئے ہیں جو ہمیں فرائض کی بجا آوری میں روکتے ہیں اور ہمارے حقوق میں روک بنتے ہیں۔ لیکن پاکستان کی صورتحال اس سے بالکل مختلف ہے۔ وہاں حکومت کی طرف سے قانون بنا کر ہمارے حقوق سلب کئے گئے ہیں اور ہم اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل نہیں کرسکتے۔ آزادانہ اپنے مذہب اسلام کی پریکٹس نہیں کرسکتے لیکن ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وقت آئے گا کہ ہم ساری دنیا میں آزادانہ طور پر کام کرسکیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

انٹرویو کا یہ پروگرام چھ بج کر 25 منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 158 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والوں میں سڈنی کی دو جماعتوں بلیک ٹاؤن اور Mount سے آنے والی فیملیز کے علاوہ اسلام آباد (پاکستان) سے آنے والی ایک فیملی نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ان سبھی احباب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور ہر ایک نے اپنے حق میں دعائیں لیں۔ بیماروں نے اپنی کامل صحت کے لئے دعائیں لیں اور مسائل اور تکالیف اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے لوگوں نے ان امور سے نجات پانے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ طلباء اور طالبات نے اپنے امتحانوں اور تعلیم میں اعلیٰ کامیابی کے حصول کے لئے پیارے آقا سے دعائیں پائیں۔ غرض ہر کوئی بے انتہا فیض اور برکتیں حاصل کرتے ہوئے باہر آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 ستمبر 2013ء بروز منگل کو نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرم ثمر احمد صاحب (ابن مکرم شجاع نور شیخ صاحب مرحوم۔ گرین فورڈ۔ یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ 31 اگست 2013 کو بعارضہ کینسر 27 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ خدام الاحمدیہ کے سرگرم رکن تھے اور جلسہ سالانہ پر بہت محنت سے ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ اس سال بوجہ بیماری ڈیوٹی نہ دے سکے اور عین جلسہ کے دنوں میں ہی وفات پاگئے۔ مرحوم نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار، فدائی اور مخلص جوان تھے۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا منور احمد خان صاحب۔ چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر) 9 اگست 2013ء کو 63 سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نظام جماعت کا بے حد احترام کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مربیان اور معلمین کرام اور دیگر جماعتی مہمانوں کی بڑے شوق اور دلی خوشی سے خدمت کیا کرتی تھیں۔ دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم رانا نیر احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کی والدہ تھیں۔

(2) مکرمہ انور بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد المجید مانگٹ صاحب۔ مانگٹ اونچا) 7 اگست 2013 کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے دادا مکرم میاں اللہ دتہ صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ نمازوں کی پابند، صابرہ و شاکرہ، غریب پرور خاتون تھیں۔ کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ آپ مربیان کی عزت و احترام کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سیف اللہ مجید صاحب مربی سلسلہ فجی کی والدہ تھیں۔

(3) مکرمہ امۃ الوحید اکبر صاحبہ (اہلیہ مکرم میجر عبد الاکبر صاحب مرحوم آف پشاور) 15 اگست 2013 کو مختصر علالت کے بعد 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم خان شمس الدین خان صاحب کی بیٹی اور حضرت حافظ حاجی نور محمد صاحب کی پوتی تھیں۔ آپ ایک کامیاب داعیہ الی اللہ تھیں۔ بہت سی خواتین نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ آپ کو پشاور میں نائب صدر لجنہ اماء اللہ اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(4) مکرم عنایت اللہ صابر صاحب (ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ) 19 اگست 2013ء کو 79 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 39 سال بطور انسپکٹر بیت المال خدمت بجالانے کے علاوہ اپنے محلّہ کی مجلس خدام الاحمدیہ میں مختلف حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنا ذاتی مکان وقف جدید کو بطور تحفہ پیش کردیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم منور احمد قمر صاحب (ابن مکرم محمد سلیمان صاحب آف راجن پور۔ ربوہ) گزشتہ دنوں ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو بچپن سے محنت کرنے کی عادت تھی۔ طالب علمی کے دور میں خود کما کر کالج کی فیس اور اپنے اخراجات پورے کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، مہمان نواز اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھنے والے نیک اور شریف النفس انسان تھے۔ راجن پور سے ربوہ منتقل ہونے سے پہلے آپ نے مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم جاوید اقبال صاحب (مبلغ سلسلہ) کے بھائی تھے۔

(6) مکرم ارشد علی گل صاحب (جرمنی) 21 اگست 2013ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو لوکل امارت اور اپنے حلقہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، بے حد محنتی، خاموش طبع، مہمان نواز، بہت صابر اور مخلص انسان تھے۔ آپ جماعتی ذمہ داریوں کو ہمیشہ اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم اعجاز احمد محمود صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب راجپوت۔ لاہور) 15 اپریل 2013 کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والے، بہت سی خوبیوں کے مالک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو گہرا دینی علم حاصل تھا اور بہت اچھے مقرر بھی تھے۔ خدمت خلق کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔

(8) مکرمہ آصفہ طیبہ ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم شمیم احمد قریشی صاحب۔ اسلام آباد) 26 مئی 2013ء کو 39 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ جماعت کی ایک فعال رکن تھیں اور اجلاسات میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ آپ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی، پردہ کی پابند، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے آنکھوں کا عطیہ دینے کی وصیت بھی کی ہوئی تھی۔

(9) مکرم ڈاکٹر حکیم ملک مبشر احمد ریحان صاحب (ربوہ) 9 جون 2013ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے 30 سال تحریک جدید میں بطور ڈرائیور خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو متعدد بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت کا موقعہ ملا۔ مرحوم ایک اچھے شکاری، سپورٹس مین، ماہر طبیب اور شاعر تھے۔ آپ کی کئی غزلیں اور ہومیوپیتھی طریق علاج پر مضامین الفضل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

(10) مکرم شمیم احمد محمود صاحب (لاہور) گزشتہ دنوں 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے فیصل آباد شہر کے حلقہ ڈی ٹائپ کالونی اور پھر لاہور کے جوہر ٹاؤن میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں آپ کو 22 دن اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی ملی۔ 1992ء میں جماعتی مخالفت کی وجہ سے نوائے وقت کی ملازمت سے فارغ کئے گئے۔ آپ کو 28 مئی 2010ء کے سانحہ میں ماڈل ٹاؤن کی مسجد میں گرنے کی وجہ سے کندھے پر چوٹ آئی تھی۔ نظام جماعت اور خلافت سے عشق کا تعلق تھا۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص اور فدائی انسان تھے۔

(11) مکرمہ منیرہ ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد انور صاحب۔ لاہور) 27 جون 2013 کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بکثرت نفلی روزے رکھنے والی، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے مسجد فنڈ کی تحریک پر اپنی سونے کی چوڑیاں پیش کرنے کی توفیق بھی پائی۔ آپ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب (نائب ناظر ضیافت ربوہ) کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(12) مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب (لاہور) 19 جون 2013ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ زندگی بھر ہمیشہ بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے۔ بہت نیک، فدائی اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

......☆☆☆......

جماعت احمدیہ بیلجیم کے 21 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

رپورٹ: میاں اعجاز احمد۔ افسر جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ بیلجیم کا 21واں جلسہ سالانہ 5 تا 7 جولائی بیت السلام برسلز میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے لیے مشن ہاؤس کے احاطہ میں مارکیز لگائی گئی تھیں۔ جلسہ گاہ مردانہ اور جلسہ گاہ مستورات کے علاوہ 2 بڑی مارکیز ضیافت کے لیے اور مختلف دفاتر کے لیے 14 چھوٹی مارکیز بھی لگائی گئیں۔ اس کے علاوہ ہیومینٹی فرسٹ کا خیمہ بھی لگایا گیا۔ اس تمام وقارعمل میں خدام و اطفال کے علاوہ انصار اور نومبائعین نے بھی بھرپور شرکت کی۔ جلسہ سے چند روز قبل سے ہی مختلف جماعتوں سے خدام اور اطفال تشریف لاتے رہے اور وقارعمل کرتے رہے۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے عرب اور دیگر نومبائعین کثرت سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن حضور انور کی منظوری سے خاص طور پر جلسہ سالانہ بیلجیم میں شامل ہوئے۔

مورخہ پانچ جولائی صبح نو بجے جلسہ کی رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ امسال بھی رجسٹریشن کارڈز کو کمپیوٹرائزڈ کر کے سکیننگ کی گئی جس سے رجسٹریشن کا کام نسبتاً آسان اور تیزی سے ہوا۔ اسی طرح رجسٹریشن کا یہ عمل لجنہ اماء اللہ کی طرف بھی جاری رہا۔ نماز جمعہ سے قبل امیر جماعت احمدیہ بیلجیم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کا جائزہ لیا۔

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا گیا۔

❁...... شام 4:00 بجے جلسہ کا باقاعدہ آغاز پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے لوائے احمدیت اور امیر صاحب جماعت نے بیلجیم کا قومی پرچم لہرایا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جلسہ کی افتتاحی تقریر میں مکرم امیر صاحب نے احباب کو توجہ دلائی کہ ہمیں احمدیت کی ترقی لئے سب سے پہلے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہوگا اور خلافت کی مکمل اطاعت کرنا ہوگی۔ اسی طرح آپ نے جلسہ سالانہ کے متعلق عمومی اور انتظامی ہدایات دیں۔ اس کے بعد مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ بیلجیم نے ''صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور غیروں کے اعتراف'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد ایک عرب دوست نے قصیدہ پیش کیا۔ سیشن کی آخری تقریر خاکسار میاں اعجاز احمد نے ''مساجد کی تعمیر اور مثالی قربانیوں کی ضرورت'' کے موضوع پر کی۔ دعا کے ساتھ سیشن کا اختتام ہوا۔

❁...... 6 جولائی کی صبح جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم حامد محمود شاہ صاحب سابق امیر جماعت بیلجیم نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم منیر احمد بھٹی صاحب نے ''عائلی مسائل اور ان کے اثرات''، اور دوسری تقریر مکرم ٹوم احمد صاحب نے فلامش زبان میں بعنوان ''خلیفۃ المسیح کی افراد جماعت سے توقعات'' کے موضوع پر کی۔ بعدازاں ہمارے عرب احمدی محمد الغزراوی نے قصیدہ پیش کیا اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

❁...... کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے حاضرین کی طرف سے کئے گئے دلچسپ علمی سوالات کے جوابات دیئے۔

❁...... جلسہ کے دوسرے روز فرنچ اور فلامش بولنے والوں کے ساتھ ایک تبلیغی پروگرام بھی ہوا۔ اس میں مکرم امام صاحب، مکرم مربی صاحب اور مکرم ٹوم احمد صاحب نے حاضرین کی طرف سے کئے گئے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ تبلیغی نشست میں کل حاضری 104 رہی جن میں نومبائعین کے علاوہ 17 زیر تبلیغ مہمان شامل تھے۔ اس دوران مستورات کا اپنا الگ جلسہ کا پروگرام بھی جاری رہا۔

❁...... 7 رجولائی کی صبح پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے کی۔ سیشن کی پہلی تقریر مکرم این اے شمیم احمد کی تھی جس کا عنوان تھا ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بطور مربی''۔ دوسری تقریر مکرم منور احمد راجپوت بھٹی صاحب نے بعنوان ''عبودیت حضرت مسیح موعودؑ'' کی۔ اس کے بعد نئے احمدی ہونے والوں کے تأثرات ایک عرب احمدی مکرم محمد الغزراوی صاحب نے پیش کئے۔ سیشن کے دوران علاقہ کے پرانے مئیر بھی تشریف لائے اور اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ اب ہماری پارٹی اپوزیشن میں چلی گئی ہے لیکن میں ابھی بھی اس علاقے کا اعزازی Mayer ہوں۔ ہماری دوستی گزشتہ پچیس سال سے ہے۔ آپ کی جماعت محبت پھیلانے والی جماعت ہے اب آپ پوری طرح اس معاشرہ کا حصہ بن چکے ہیں۔

❁...... اختتامی اجلاس سے قبل بنگلہ ڈیسک کی ایک میٹنگ جلسہ گاہ میں امام صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں مکرم امیر صاحب اور بنگلہ ڈیسک کے انچارج بھی شامل ہوئے۔ اس میں بیلجیم میں قائم بنگلہ ڈیسک کو مزید فعال کرنے اور تبلیغی اور تربیتی کاموں کو تیز کرنے کے لئے لائحہ عمل بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں مکرم امام صاحب نے بعض اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس پروگرام میں کل 50 بنگلہ احباب وخواتین نے شرکت کی۔

❁...... مکرم عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوئی جس کے بعد مکرم احسان سکندر صاحب مربی انچارج سلسلہ احمدیہ بیلجیم نے فرنچ زبان میں تقریر کی اور اس کا اردو میں خلاصہ بھی پیش کیا گیا۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ''احمدی معاشرہ پر جدید ذرائع ابلاغ کے بُرے و اچھے اثرات''۔ اس سیشن کے دوران قریباً چار بجے علاقہ کے نئے مئیر اپنی کونسل کے چند ممبران کے ساتھ تشریف لائے اور تقریر کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم محمد اسماعیل خاں صاحب نے پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کے وہ پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اس پر وہ بہت خوش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے بارہ میں جتنا میں نے سنا ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ ماحول رہا ہے۔ میں ذاتی طور پر مختلف مذاہب کے لئے دل کھلا رکھتا ہوں۔ مَیں مختلف قومیتوں کے ساتھ دوستانہ اور مضبوط تعلقات رکھنے پر یقین رکھتا ہوں۔ آپ کی امن پسند اور پیار کی تعلیم نے مجھے بہت زیادہ اپنی طرف کھینچا ہے۔ آپ پہلے ہی ہمارے ساتھ مل کر وقارعمل کرتے ہیں اور دوسری سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ہم آئندہ بھی اس طرح کام کرتے رہیں گے۔ آپ کا ماٹو محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں اس کو میں اپنی ذات کے لئے بھی اپناتا ہوں۔

بعد ازاں مکرم عطاء المجیب راشد صاحب نے اختتامی تقریر میں خلافت کی برکات اور اطاعتِ خلافت کے موضوع پر قیمتی نصائح فرمائیں اور نہایت ایمان افروز واقعات جن کا تعلق اطاعتِ خلافت سے تھا بیان کئے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے تمام حاضرین، مہمانوں اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ امام صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ سالانہ کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

❁...... جلسہ کے ایام میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید کا بھی اہتمام رہا۔

❁...... جلسہ کے ایام میں ایک تصویری نمائش کا بندوبست بھی کیا گیا تھا۔ یہ نمائش خاص طور پر مہمانوں کی توجہ کا مرکز رہی۔ جلسہ کی ساری کارروائی کا براہ راست دو مقامی زبانوں کے علاوہ عربی میں بھی ترجمہ کیا گیا۔ جلسہ کے تینوں دن نومبائعین کی شمولیت بھرپور رہی۔ جلسہ سالانہ کی کل حاضری 1250 رہی۔ اور کل آٹھ ممالک کی نمائندگی رہی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ اور کارکنان کو جزائے خیر دے۔

◎

بُک ریویو

نام کتاب: "Hadrat Malik Saifur Rahman"

زبان: انگریزی

مصنف: ڈاکٹر کریم اللہ زیروی

تبصرہ: لطف الرحمٰن محمود۔ امریکہ

کتاب ملنے کا پتہ: KZ Publications,
14-21 Saddle River Road,
Fair Lawn, NJ07410, USA

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کو جماعت احمدیہ میں ایک جیّد عالم، ممتاز فقیہ اور بلند پایہ محقق اور مصنف کا مقام حاصل ہے۔ وہ ایک لمبے عرصہ تک سلسلہ احمدیہ کے مفتی کے منصب پر فائز رہے۔ اس کے علاوہ موصوف تقریباً 11 سال تک جامعہ احمدیہ ربوہ کے پرنسپل بھی رہے۔ آپ کے سینکڑوں شاگرد دنیا بھر میں مختلف امصار و دیار میں اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔ حضرت ملک صاحب کو 1936ء میں سلسلۂ احمدیہ سے وابستہ ہونے کی توفیق ملی۔ اس سے قبل آپ جماعت کے بدترین مخالف گروہ احرارِ اسلام کے سرگرم رُکن رہے۔ حیرانی ہے کہ وادیٔ سون سکیسر کا یہ سلیم الفطرت نقشبندی نوجوان کس طرح احرار جیسے مفسد اور شورش پسند گروہ کے چنگل میں آ گیا۔ مگر بسا اوقات قدرت بعض متلاشیان حق کو اپنے خاص مقاصد کے لئے نیک و بد اور پست و بالا ہر قسم کی منزلوں سے گزارتی ہے۔ اُس دَور میں مجلس احرار نے قادیان دارالامان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے قادیان میں جلسے منعقد کرنے کی ''کال'' دی تھی۔ محترم ملک صاحب نے اسی غرض سے قادیان کا سفر اختیار کیا۔ یہی آمدورفت آخر کار اُن کی جماعت سے وابستگی کا باعث بن گئی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی کایا پلٹ دی اور انہیں آسمانِ احمدیت کا روشن ستارہ بنا دیا۔ آج اُن کا شمار جماعت کے محبوب مشاہیر میں ہوتا ہے۔

ہمیں بھی ربوہ میں ایام طالب علمی کے دوران اور بعد میں درس و تدریس کے دور میں محترم ملک صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اُن کی دلنواز شخصیت کے حوالے سے ایک دراز قامت، پُروقار خلیق و متین اور متواضع و مُنکسر عالم باعمل بلکہ عالم بے بدل کا تاثر اب بھی ذہن پر مُرتسم ہے۔ حضرت ملک صاحب استادوں کے استاد تھے لیکن دوسرے علماء کی طرح ان کا جلسوں میں سامعین کو خطاب کرنا یاد نہیں۔ البتہ ان کے بلند پایہ علمی مضامین اور مقالات، جماعت کے اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے رہتے تھے جن سے اہل علم و دانش مستفید ہوتے رہتے۔ ہم تو تھے ہی ''طفلِ مکتب''۔ وہ دقیق نکات معرفت ہمارے سر کے اوپر سے ہی گزر جاتے!!

حضرت ملک صاحب کی شخصیت و سیرت پر ایک نئی کتاب حال ہی میں منظر عام پر آئی ہے۔ "Hadrat Malik Saifur Rahman"۔ انگریزی زبان میں ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی کی یہ تالیف 434 صفحات پر مشتمل ہے جسے KZ Publications امریکہ نے اِسی سال شائع کیا ہے۔ اس حوالے سے یہ کتاب جماعت کے لٹریچر میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔

حضرت ملک صاحب ایک مقبول نافع اور نادر علمی وجود تھے۔ ان کا حلقۂ فیض و اثر صرف دائرہ تلمذ تک محدود نہیں تھا بلکہ دیگر احباب اور اہل علم و دانش بھی استفادہ کرتے رہتے تھے۔ زیر نظر کتاب میں حضرت ملک صاحب کی سیرت کے مختلف گوشوں پر چالیس سے زائد حضرات و خواتین نے روشنی ڈالی ہے۔ لکھنے والوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وجود باجود بھی شامل ہے۔ حضورؒ کو محترم ملک صاحب سے نسبت تلمذ بھی تھی اور اُن کی غیر معمولی علمی شان کے حوالے سے ایک خاص قلبی تعلق بھی تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خطبہ جمعہ میں ذکر خیر کے علاوہ ماہنامہ خالد میں مضمون بھی رقم فرمایا اور ان کی یاد میں اشعار بھی کہے۔ حضورؒ نے حضرت ملک صاحب کی اہلیہ محترمہ اور صاحبزادی کے نام تعزیتی خطوط کے علاوہ ایک ایسا ہی مکتوب کینیڈا کے اُس وقت کے امیر محترم مولانا نسیم مہدی صاحب کے نام بھی تحریر فرمایا۔ یاد رہے کہ حضرت مولانا نے طویل علالت کے بعد کینیڈا ہی میں انتقال فرمایا تھا۔ تاریخی اہمیت کا حامل یہ خطبہ، خطوط اور دیگر مواد اس تالیف کی زینت ہیں۔ اس طرح یہ مواد کتابی شکل میں محفوظ ہو گیا ہے۔

متعدد حضرات و خواتین کے تأثرات اور بیانات کے علاوہ بہت سی قیمتی اور تاریخی تحریریں اور تصویریں بھی اس کتاب کا حصہ ہیں۔ محترم ملک صاحب کی بعض اپنی تحریروں کے تراجم بھی شامل اشاعت ہیں جس سے اس تالیف کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ کر کے آپ کو ایک منکسر و متواضع ممتاز خادم سلسلہ کی شخصیت و سیرت کے کئی محبت انگیز پہلوؤں سے آگہی ہوگی۔ نہ صرف یہ کہ آپ کے دل میں مرحوم بزرگ کے لئے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرنے کا جوش موجزن ہوگا بلکہ یہ دعا بھی لب پر آئے گی کہ ربّ کریم اپنے فضل و کرم سے جماعت کو ہمیشہ ایسے نافع بے لوث خدّام عطا فرماتا رہے جن کے علم و فضل کا بحرِ ذخّار ان کی دائمی مفارقت کے بعد بھی صدقہ جاریہ کے طور پر موج در موج رواں دواں رہے۔ (آمین)

ضمناً عرض ہے کہ حضرت ملک صاحب کی تصانیف اور مقالات و مضامین کی تفصیل زیر نظر کتاب میں موجود ہے بلکہ حضرت مرحوم کے غیر مطبوعہ تحقیقی و علمی مضامین و مقالات کی فہرست بھی دے دی گئی ہے۔ خدا کرے اُس غیر مطبوعہ مواد کی اشاعت بھی ممکن ہو سکے تا اُن علوم و معارف سے بھی اہل علم و دانش مستفید ہو سکیں۔ آمین

آسٹریلیا میں جُوئے سے متعلق نئے قانون کا نفاذ

(ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا)

آسٹریلیا ایک ایسا ملک ہے جہاں دنیا میں سب سے زیادہ جُوا کھیلا جاتا ہے۔ایک اندازہ کے مطابق اَسّی فی صد سے زائد آسٹریلین جوا کھیلتے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2009ء میں 70 فیصد آسٹریلین باشندوں نے لاٹری کا ٹکٹ لے کر، گھڑ دوڑ یا دیگر کھیلوں میں سٹہ بازی کر کے، جوئے کی مشینوں (جنہیں عرفِ عام میں POKIES کہا جاتا ہے) میں پیسہ ڈال کراور یا پھر باقاعدہ کسی جوئے خانہ (Casino) میں جا کر کسی نہ کسی حد تک جُوا کھیلا۔صرف سال 2008-09ء میں آسٹریلیا میں لوگوں نے لگ بھگ بیس بلین ڈالر جوئے میں اڑا دیئے جن میں سے بارہ بلین ڈالر جوئے کی مشینوں کی نذر ہوئے۔ایک اندازہ کے مطابق کم ازکم پانچ لاکھ آسٹریلوی ایسے ہیں جنہیں جوا کھیلنے کی ایسی لت پڑ چکی ہے جس سے چھٹکارا پانا ان کے بس کی بات نہیں رہی۔ایسی کیفیت کو اب ایک نفسیاتی مرض قرار دے دیا گیا ہے جسے Gambling Problem کہتے ہیں اور بتدریج اس کا باقاعدہ علاج کیا جاتا ہے کیونکہ اس مرض میں مبتلا شخص کا ہی نہیں بلکہ اس کے اہلِ خانہ ، رشتہ دار، دوست احباب، ہمسایوں، آجروں اور قرض دینے والوں (مثلاً بینک) کا بھی مال اور سکون برباد ہو رہا ہوتا ہے۔

جُوئے کی لت میں مبتلا ایک کثیر تعداد نو جوانوں اور خواتین کی ہے اور ان میں طلاق (جو کہ یہاں ویسے ہی عام ہے) کی شرح ''غیر جواری'' خواتین کی نسبت چھ گنا زیادہ ہے۔اسی طرح ان لوگوں میں شراب اور سگریٹ کا اندھا دھند استعمال، خودکشی اور دیگر جرائم بھی عام لوگوں کی نسبت کہیں زیادہ ہیں۔ ہر سال ایسی خبریں بھی سننے کو ملتی ہیں کہ جب کسی کا بڑا انعام نکلا اور پھر حصہ مانگنے پر اس نے اپنے جیون ساتھی ، دوست یا عزیز کو ہلاک کر دیا اور یا پھر خود ہی قتل ہو گیا۔

ان ہوشربا اعداد و شمار اور حقائق کو مدنظر رکھ کر آسٹریلوی پارلیمنٹ نے گزشتہ سال کے آخر میں ایک ایسے قانون کی منظوری دے دی ہے جس سے بتدریج جوا کھیلنے کی شرائط سخت سے سخت کی جاسکیں گی اور یوں ایک بڑی معاشرتی اور معاشی برائی پہ کسی حد تک قابو پایا جا سکے گا۔اس قانون سازی جسے National Gambling Reform Act 2012 کا نام دیا گیا ہے، کے محرّک اور رُوحِ رواں ایک ایسے آزاد ممبر آف پارلیمنٹ ہیں جو اس شرط پہ حزبِ اختلاف کی بجائے حکومت کا ساتھ دینے پہ آمادہ ہوئے تھے کہ حکومت جوئے کی لعنت پہ قابو پانے کے لئے مؤثر اقدامات کرے گی۔

یہاں پر یہ بیان کرنا بھی مناسب ہو گا کہ 2007ء میں شمالی آسٹریلیا کے اکثر شہروں اور ایسے علاقوں میں جہاں قدیم آسٹریلوی Aborigines آبادیاں ہیں،'' قومی المیہ'' یعنی National Emergency قرار دے کر شراب کے عام استعمال پہ بھی پابندی لگا دی گئی تھی۔

عصرِ حاضر میں جبکہ نام نہاد ترقی یافتہ مغربی ممالک کو مختلف معاشی اور معاشرتی برائیوں پہ قابو پانے کے لیے قانون سازی کی ضرورت کا احساس ہو رہا ہے، پُرحکمت اسلامی تعلیمات کی افادیت اور ان کو اپنانے کی ضرورت اور اہمیت روشن اور واضح تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔انسانیت کو فلاح کا پیغام دیتے ہوئے اسلام نے تو آج سے چودہ سو سال قبل شراب اور جوئے دونوں کو حرام قرار دے دیا تھا جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ر فروری 2010ء میں جوئے اور شراب کے بارہ میں فرمایا:

'' دونوں کاموں کے کرنے کا ایک نشہ، ایک چاٹ لگ جاتی ہے اور یوں بغاوت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے سزا کا بھی مستحق بن جاتا ہے۔تو دونوں چیزیں ہی ایسی ہیں جس میں انسان اپنے پاکیزہ مال کو بھی ضائع کر رہا ہوتا ہے اور نہ صرف یہ کہ پاکیزہ مال ضائع کر رہا ہوتا ہے بلکہ حرام مال جو ہے اس کو اپنے طیب مال میں شامل کر کے تمام مال کو ہی حرام بنا لیتا ہے۔ جُوا کھیلنے والا مال ضائع کر دیتا ہے۔شراب پینے والا جو ہے وہ شراب میں مال ضائع کر دیتا ہے۔اپنی صحت برباد کر لیتا ہے۔ قرآن کریم میں دوسری جگہ واضح طور پر مناہی کر کے بتایا کہ شراب، جوئے اور قرعہ اندازی کے تیر جو ہیں یہ سب شیطانی کام ہیں جو نیکیوں سے روکتے ہیں، اعلیٰ اخلاق سے روکتے ہیں۔ عبادات سے روکتے ہیں۔

سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا۔ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔ (المائدہ :91-93) کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جُوا اور بت (پرستی) اور تیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ یقیناً شیطان چاہتا ہے کہ نشے اور جوئے کے دوران تمہارے درمیان بغض اور عناد پیدا کر دے اور تمہیں ذکر الٰہی اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم باز آ جانے والے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور (برائی سے) بچتے رہو اور اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف پیغام پہنچانا ہے۔

آجکل ان ملکوں میں شراب جُوا تو عام ہے بلکہ اب تو ہر جگہ ہے۔ جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں لوگ جا کر پیتے ہیں۔ان ملکوں میں تو ہر جگہ نہ صرف یہ کہ عام ہے بلکہ کسی نہ کسی طریق سے اس کی تحریص بھی کروائی جاتی ہے۔ ہر سروس سٹیشن پر یا ہر بڑے سٹور پر جوئے کی مشینیں نظر آتی ہیں۔ کسی نہ کسی رنگ میں اس میں جُوا کھیلا جاتا ہے اور جہاں تک شرک کا سوال ہے اگر ظاہری بت نہ بھی ہوں تو نفس کے بہانوں کے بہت سے بت انسان نے تراش لئے ہیں۔ باوجود ایمان لانے کے بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جن کی انسان پرواہ نہیں کرتا۔ اور پھر یہ جو بت ہیں، بعض ایسے جو مخفی شرک ہیں یہ عبادات میں روک بنتے ہیں، نمازوں میں روک بنتے ہیں۔ نمازیں جو فحشاء کو دور کرنے والی ہیں ان کی ادائیگی میں روک بن جاتے ہیں۔ پھر تیروں سے قسمت نکالنا ہے اور آج کل اس کی ایک صورت لاٹری کا نظام بھی ہے اس میں بھی لوگ بے پرواہ ہیں۔ زیادہ تر پرواہ نہیں کرتے اور لاٹری کے ٹکٹ خرید لیتے ہیں۔ یہ چیز بھی حرام ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب شیطانی کام ہیں۔''

اس حوالہ سے آپ نے احمدی احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 ر اپریل 2010ء میں فرمایا:

'' خدا تعالیٰ نے جوئے کو بھی شراب کے ساتھ بیان فرما کر اثم کبیر فرمایا ہے۔ یہ برائیاں ...... ہر ایک کی تباہی کی بنیاد ہیں۔کیونکہ یہ دین سے دور لے جانے والی ہیں۔خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والی ہیں اور جب انسان خدا تعالیٰ سے دُور چلا گیا تو پھر اپنے اوپر ہلاکت سہیڑ لی۔''

فرمایا:'' **احمدیوں کو بڑا پھونک پھونک کر چلنے کی ضرورت** ہے اور نہ صرف اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچانا ہے بلکہ اپنی نسلوں کی، اپنے بچوں کی، خاص طور پر ان کی جو نوجوان ہیں، نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں، حفاظت کرنی ہے۔ان چیزوں کی، ان برائیوں کی اہمیت ان پر واضح کرنی ہے۔ جوئے کی **عادت کھیل کھیل میں پڑ جاتی ہے** اور پھر یہ ایک ایسا نشہ ہے کہ جو اس میں مزید مبتلا کرتا چلا جاتا ہے۔پھر انسان اس برائی میں دھنستا چلا جاتا ہے۔اِکّا دُکّا احمدیوں میں بھی بعض ایسے لوگ ہیں۔لیکن غیر احمدیوں میں تو بہت سے ایسے ہیں جو ان برائیوں میں ایسے پڑے ہیں کہ اس کو اب برائی سمجھتے ہی نہیں۔''

حضور انور نے اس سے قبل ایسی مثالیں بھی جماعت کے سامنے پیش کی تھیں جب قبول احمدیت کے بعد نہ صرف ایشیائی بلکہ سفید فام افراد نے بھی ان برائیوں کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔ چنانچہ خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ر اکتوبر 2003ء میں آپ نے فرمایا:

'' حضرت منشی برکت علی خاں صاحب صحابی حضرت اقدس شملہ میں ملازم تھے۔احمدی ہونے سے پہلے انہوں نے ایک لاٹری ڈالی ہوئی تھی۔ وہ لاٹری نکلی تو ساڑھے سات ہزار کی رقم ان کے حصے میں آئی۔ (اس زمانہ میں)۔انہوں نے حضور سے پوچھا تو حضورؑ نے اسے جُوا قرار دیا اور فرمایا اپنی ذات میں ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں۔حضرت منشی صاحب نے وہ ساری رقم غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دی۔ (اصحاب احمد جلد 3 صفحہ 33)

تو یہی آج کل یہاں یورپ میں رواج ہے، مغرب میں رواج ہے لاٹری کا کہ جو لوگ لاٹری ڈالتے ہیں اور ان کی رقمیں نکلتی ہیں وہ قطعاً ان کے لئے جائز نہیں بلکہ حرام ہیں۔اسی طرح جس طرح جوئے کی رقم حرام ہے، اول تو لینی نہیں چاہئے اور اگر غلطی سے نکل بھی آئی ہے تو پھر اپنے پر استعمال نہیں ہوسکتی''۔

فرمایا:'' ایک واقعہ...... انگلستان کا محترم بشیر آرچرڈ صاحب کا ہے جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں اور اس کے بعد اپنی زندگی وقف کی ...... ان کے قادیان کے پہلے دورہ کا سب سے پہلا ثمرہ ترکِ شراب نوشی تھا، شراب بہت پیا کرتے تھے۔فوری طور پر انہوں نے پہلے شراب ترک کی۔انہوں نے جوئے اور شراب نوشی سے توبہ کر لی اور ان دونوں چیزوں سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار کر لی۔''

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو اسلام کی حسین اور پُرحکمت تعلیمات کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیراہتمام چیرٹی واکس 2013ء

(رپورٹ: چوہدری افتخار احمد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)

جماعت احمدیہ گزشتہ ایک صدی سے خدمت کی ہر اس راہ کو اختیار کر رہی ہے جس کے ذریعہ مخلوق خدا کی تکالیف کو دور یا کم کیا جاسکے۔ اپنے محدود وسائل کے باوجود جماعت نے ہمیشہ مظلوموں اور کمزوروں کی خدمت کے لئے اعلیٰ نمونے دکھلائے۔ اجتماعی اور انفرادی ہر دو سطح پر جماعت نے خدمت کے اس جذبہ کو ہمیشہ جوان رکھا اور دوسروں کو بھی ان راستوں پر چلنے کی تلقین کی۔ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور بابرکت ارشاد پر مجلس انصاراللہ جرمنی کو ملک کے سات چھوٹے بڑے شہروں میں چیریٹی واک کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔مجلس انصاراللہ جرمنی نے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں حتی المقدور اُسی طرح کوشش کی ہے جس طرح کہ حضور کا ارشاد تھا۔

حضور انور نے فرمایا:'' انصار بھی چیریٹی واک کریں علیحدہ علیحدہ علاقوں میں بڑے اور چھوٹے چھوٹے شہروں میں کر سکتے ہیں۔''

حضور انور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس انصاراللہ جرمنی نے ملک کے سات مختلف مقامات پر نیز بڑے اور چھوٹے شہروں میں چیریٹی واکس کا انعقاد کیا۔جن میں بڑے شہروں Hamburg اور Mannheim کے علاوہ پانچ چھوٹے شہروں Gernsheim, Hattersheim, Neuss, Böblingen اور Marburg میں ان چیریٹی واکس کا انعقاد کیا گیا۔

حضور انور نے مزید فرمایا:'' بڑی عمر کے لوگ اور خصوصاً 80 سال کی عمر کے بزرگ اگر واک کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہو گا۔ان کو جیکٹس دیں اور جیکٹس کے اوپر چیریٹی واک کا لوگو ہو۔'' حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے تمام چیریٹی واکس میں 80 سال سے زائد عمر کے انصار نے خاص طور پر شمولیت اختیار کی۔ مجموعی طور پر ایسے بارہ انصار ان واکس میں شامل ہوئے۔شامل ہونے والوں میں سب سے معمر دوست 91 سالہ مکرم شرف صاحب تھے جنہوں نے Mannheim میں منعقد ہونے والی چیریٹی واک میں شرکت کی۔اسی طرح حضور انور کی ہدایت کے مطابق واک میں شامل ہونے والے تمام شرکاء کو جیکٹس مہیا کی گئیں جن پر حسب ارشاد چیریٹی کا لوگو موجود تھا۔ علاوہ ازیں Liebe für alle Hass für Keinen (محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں) بھی تحریر تھا۔

حضور اقدس کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ'' اگر یہاں چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس رواج کا تعارف کروائیں اور پھر چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کریں۔''، مجلس انصاراللہ نے اس طرف بھی خصوصی توجہ دی۔رقم اکٹھی کرنے کے لئے مجلس عاملہ نے تجویز کیا تھا کہ تمام انصار اپنے جرمن نیز دیگر اقوام کے واقف کار، ہمسائے، ساتھ کام کرنے والے ساتھی، ڈاکٹرز، میئرز، علاقائی سیاسی وسماجی نمائیندوں سے اس مد میں رقم اکٹھی کریں۔علاوہ ازیں احمدی کاروباری اور صاحبِ ثروت حضرات نیز دیگر احمدی احباب کو بھی اس میں شامل کر سکتے ہیں۔اور فیصلہ کیا گیا تھا کہ تمام رقوم جماعتی رسید بکس پر وصول کی جائیں گی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام زعماء نے بہت تعاون کیا اور مختلف اداروں سے اور کام کرنے والے ساتھیوں سے بھی وصولیاں کیں اور بہت سے زعماء نے انصار سے بھی اس مد میں رقم اکٹھی کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل ان چیریٹی واکس کے نتیجہ میں خدمت انسانیت کے لئے مبلغ ایک لاکھ یورو کی رقم اکٹھی ہو چکی ہے۔الحمدللہ علیٰ ذٰلک

حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ'' باقاعدہ ایک پروگرام کا انعقاد کر کے یہ رقم مختلف چیریٹیز کو دیں اس چیز کا تعارف تو کروائیں۔اور جو آمد ہے اس کا 80 فیصد لوکل چیریٹیز کو دیں اور باقی بیشک بیس فیصد ہیومینیٹی فرسٹ کو دے دیں۔ پریس اور میڈیا کو بھی Invite کریں۔'' انشاء اللہ جلد ہی ایک پروگرام منعقد کر کے حسب ارشاد یہ رقم مختلف چیریٹیز کو دی جائے گی۔ پریس اور میڈیا کو بھی اس موقع پر مدعو کیا جائے گا۔مجلس عاملہ انصاراللہ کے مشورہ سے چیریٹی واک کی آمد سے Welthungerhilfe اور SOS Kinderdorf کے علاوہ Humanity First کی تنظیموں کو رقم ادا کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔اس کے علاوہ ہر چیریٹی واک کے موقع پر شہر کے میئر کے مشورہ پر وہاں کی ایک مقامی تنظیم کو بھی امداد دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ان کو بھی کچھ رقم دی جائے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ان تمام چیریٹی واکس کے لئے 2 لاکھ سے زائد فلائیر تقسیم کئے گئے۔جس پر چیریٹی واک کرنے کا مقصد اور جن تنظیموں کے ذریعے بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے لئے رقم دینی تھی ان کے تعارف کے علاوہ جماعت کا بھی تعارف تھا۔اس کے علاوہ ایک ہزار سے زائد بڑے اشتہار بھی آویزاں کئے گئے۔ اس طرح واک سے پہلے اور بعد میں مختلف اخبارات میں کئی لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام اور تعارف پہنچا ہے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ جرمنی کی خدمت انسانیت کی اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائے اور ہمیں ہمیشہ حضور کی ہدایات اور ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دیتا رہے۔آمین۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر109)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اے دوستو اور اے عزیزو! یاد رکھو۔ ابتلاء پر ابتلاء آئیں گے، مصیبت پر مصیبت آئے گی تم جب تک چُور چُور ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے اپنے آپ کو نہ ڈال دو اور دشمن جب تک تمہیں کُچلنے کے لئے سارا زور نہ لگا لے اور اس کے مقابلہ میں تم ویسی ہی ثابت قدمی نہ دکھاؤ جیسی پہلے انبیاء کی جماعتیں دکھاتی رہی ہیں، اُس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے اور نہ یہ باتیں ٹل سکتی ہیں جو تمہیں پیش آ رہی ہیں۔

(حالاتِ حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات۔ انوار العلوم جلد13 صفحہ 528)

....

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ ستمبر 2013ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے خلاف منعقد کی جانے والی نفرت انگیز کانفرنسز کا خلاصہ پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ و امان میں رکھے اور جلد از جلد ان شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔ آمین

....

گزشتہ قسط میں ملک بھر میں منعقد کی جانے والی ختمِ نبوت کانفرنسز کے ضمن میں ربوہ کی 'مسلم کالونی' میں ہونے والی کانفرنس میں پاس کیے جانے والے ریزولیوشنز کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس کانفرنس کے شرکاء نے درج ذیل ریزولیوشنز بھی پاس کیے:

۔ 'اسلامی نظریاتی کونسل' کی سفارشات کے مطابق 'مرتد' کی سزا 'قتل' کو پاکستان میں باقاعدہ رائج کیا جائے۔

۔ ملک بھر کے خطیبوں، علماء اور مشائخ سے یہ اپیل کی گئی کہ مہینے میں ایک خطبہ جمعہ کو ختمِ نبوّت اور احمدیّت کی مخالفت کے لئے وقف کر دیں۔

۔ انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ احمدیہ مساجد میں لکھی ہوئی قرآنی آیات کو 'محفوظ' کیا جائے۔

۔ نیز یہ کہ دیگر ادارہ جات کی طرح سکولوں کے داخلہ فارم میں بھی مذہب کا خانہ رکھا جائے اور ہر بچے سے (ملّاں کی سوچ کی عکّاسی کرنے والے) نظریۂ ختمِ نبوّت کے اقرار اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب پر مشتمل ڈیکلیریشن کی تصدیق لی جائے۔

۔ نیز یہ کہ سکول کے نصاب میں (مُلّاں کی سوچ کی عکّاسی کرنے والے) نظریۂ ختمِ نبوّت کے متعلق اسباق شامل کیے جائیں۔

۔ احمدیوں کے اخبارات و رسائل کے ڈیکلیریشن منسوخ کیے جائیں۔

۔ کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اس لئے اس ملک میں کلی طور پر اسلامی شرعی نظام نافذ کیا جائے۔

ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف ریلیاں

اس سال ماہ ستمبر کے دوران احمدیوں کے خلاف نکالے جانے والی ریلیاں گزشتہ تمام سالوں سے زیادہ تھیں۔ کُل 71 ریلیوں کی رپورٹس ملی ہیں جبکہ غالب گمان ہے کہ ان کی کل تعداد ایک سو سے تجاوز کر گئی ہو۔ یہ کانفرنسز ملک کے بڑے بڑے شہروں کراچی، حیدر آباد، لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم اور پشاور کے علاوہ زیادہ تر صوبہ سندھ اور پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبات میں منعقد کی گئیں۔

وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے دفتر اور رہائشگاہ کے قرب میں منعقد ہونے والی کانفرنس

6/ستمبر کو پنجاب کے دارالحکومت لاہور کے گنجان آباد علاقے صدر، کینٹ میں وزیرِ اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی رہائشگاہ کے قریب ہی واقع مسجد جامع منظور الاسلامیہ اسی سلسلہ کی ایک کانفرنس کی میزبان بنی۔ اس کانفرنس میں تقاریر کرنے والوں میں جے یو آئی کے سیکرٹری اطلاعات عاصم مخدوم، انٹرنیشنل تحریکِ ختمِ نبوّت پنجاب کے صدر اسداللہ اشفاقی، صوبائی جنرل سکرٹری یونس حسن اور ادارہ پیغامِ رحمۃ للعالمین سے تعلق رکھنے والے عبدالحفیظ چوہدری شامل تھے۔ اس ریلی میں دیوبندی، بریلوی، اہلِ سنّت اور اہلِ حدیث کے مکاتب ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شرکت کی۔

اس کانفرنس کے خطیبوں نے طاقت کے بَل بوتے پر احمدیوں کی تمام تر سرگرمیوں کو ختم کر دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ مقررین نے کہا کہ احمدیوں کی مساجد اور سینٹرز کے نشان تک کو مٹا دیا جائے گا۔ اگر انتظامیہ ایسا نہیں کرے گی تو ختمِ نبوّت کے جیالے یہ کام کر ڈالیں گے۔ شعلہ بیان خطیبوں نے دھمکی آمیز طریق اختیار کرتے ہوئے کہا ''ہمیں قادیانیوں کے سینٹرز اور قادیانیوں کا اچھی طرح علم ہے۔ آپ لوگوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ ان کے ساتھ بنتی کیا ہے۔ تمام انتظامات مکمل ہیں۔'' تحریکِ ختمِ نبوّت کی تنظیم سے منسلک وکلاء نے ایک لائحہ عمل تیار کر لیا ہے جسے عنقریب عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ ملّاں نے احمدیوں کو حسبِ معمول 'واجب القتل' بھی قرار دیا۔

ملّاں عمر ممتاز نے اسی روز شام 3 بجے ایک جلوس بھی نکالا۔ اس نے ذوالفقار علی خان بھٹو کو نیشنل اسمبلی کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر خراجِ تحسین پیش کیا۔ نیز اس نے کہا کہ 'قادیانی واجب القتل ہیں اور انہیں اس ملک میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔'

اس ریلی میں احمدیوں کے خلاف نہایت غلیظ اور اخلاق سے گری ہوئی زبان استعمال کی گئی۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ International Humanist and Ethical Union نے پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم سے متعلق 2010ء میں شائع ہونے والی اپنی ایک رپورٹ میں UNHRC کو لکھا تھا کہ ''ہم اس وقت یونائیٹڈ نیشنز ہیومن رائٹس کونسل اور حکومت پاکستان کو متنبہ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ ماضی میں بعض گروپس کے خلاف نفرت انگیز باتیں پھیلانے میں اس وقت کی حکومت اور میڈیا کی سپورٹ ہی تھی جس کے نتیجہ میں نازیوں کی جانب سے یہودیوں کی نسل کشی اور روانڈا میں بڑے پیمانے پر معصوم لوگوں کے قتل جیسے سیاہ باب تاریخِ انسانی میں رقم ہوئے۔''

لاہور میں ہونے والے واقعات

لیاقت آباد؛ ستمبر2013ء: اس علاقے میں سیکیورٹی ایجنسیوں نے دہشتگردوں کے مختلف ٹھکانوں پر چھاپے مارے اور کم از کم چھ دہشتگردوں کو زیرِ حراست لے کر ان سے خودکش جیکٹس اور بڑی مقدار میں اسلحہ برآمد کر لیا۔ ان دہشتگردوں سے ملنے والی معلومات کی بناء پر اسی علاقے سے اگلے ہی روز مزید دو دہشتگردوں کو گرفتار کیا گیا۔ تفتیش کے دوران انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ احمدیوں کے 'غیر مسلم' قرار دیے جانے کی یاد میں مؤرخہ 7/ستمبر کو احمدیہ مسجد پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ ان دہشت گردوں کے مزید ساتھی ارد گرد موجود ہوں کیونکہ اس علاقہ کی اکثر آبادی کرائے پر حاصل کئے جانے والے مکانوں پر مشتمل ہے۔

مغلپورہ؛ ستمبر2013ء: بعض داڑھی بردار نوجوانوں کی جانب سے احمدیہ مسجد اور بعض احمدیوں کی نگرانی کی گئی۔ لگ بھگ 22 سال کی عمر کے ایک داڑھی والے نوجوان نے مسجد کے ارد گرد کئی چکر لگائے۔ ایک اور نوجوان احمدیہ مسجد کے پاس سے موٹر سائیکل پر گزر کے مسجد کے ایک کونے کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے پاس کالے رنگ کا ایک بیگ تھا جسے کھول کر وہ کچھ نکالنا چاہتا تھا کہ ڈیوٹی پر موجود دو خدام اس کے پاس پہنچے جس پر وہ وہاں سے فرار ہو گیا۔ یہی نوجوان وہاں کے صدر جماعت کی دکان کے قریب بھی دیکھا گیا۔

ایک اور شخص تین دفعہ خطبۂ جمعہ کے دوران احمدیہ مسجد کے باہر غبارے بیچنے کے بہانے کھڑا ہوتا رہا۔ جب اسے اندازہ ہوا کہ اس کی نگرانی ہو رہی ہے تو وہ دوبارہ وہاں نظر نہ آیا۔

یہ تمام کارروائیاں لوکل احمدیوں کے لئے تشویش کا باعث ہیں کیونکہ ماضی میں وہ مخالفین کے ہاتھوں کافی تکلیف کا سامنا کر چکے ہیں۔

ردِّ 'قادیانیت' کانفرنس

جامعہ نعیمیہ میں منعقد ہونے والی اینٹی احمدیہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف جہاد ان کا مذہبی فریضہ ہے۔ کانفرنس کے شرکاء نے جن میں بڑی تعداد اس ادارے کے طلباء کی ہی تھی یہ عہد کیا کہ وہ قلمی، لسانی، مالی اور طاقت غرضیکہ ہر ممکنہ طریق سے احمدیوں کے خلاف جہاد میں شامل ہوں گے۔

ایک ملّاں غلام حسین کیانی نے کہا کہ احمدیوں کو اس شہر سے نکال باہر کر دینا چاہیے۔ کیونکہ ''ان کی موجودگی شہر کی آلودگی کا باعث ہے... اور ان کی برائے نام عبادتگاہیں دراصل مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا گڑھ ہیں۔''

اس نے مزید کہا کہ اسے یہ 'امتیاز' حاصل ہے کہ اس نے گڑھی شاہو میں موجود احمدیہ مسجد دارالذکر سے کلمہ مٹانے کو یقینی بنایا۔

ایڈووکیٹ بدیع الزمان نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ احمدیوں سے کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا درست نہیں۔ ''احمدیوں کے برتنوں میں کھانا یا انہیں اپنے برتنوں میں کھانے کی اجازت دینا ایک 'گناہ' ہے''۔ مزید یہ کہ ''احمدیوں سے دوستی کرنا اس سے بھی زیادہ بری بات ہے ......رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا ہے۔'' بدیع الزمان نے شرکاء سے کہا کہ وہ اس بات کا وعدہ کریں کہ جس طرح بَن پڑے احمدیوں کی مخالفت کریں گے اور ان کا جینا دُوبھر کر دیں گے۔

سٹیج سیکرٹری مولوی محمد اصغر نے شرکاء سے اپیل کی کہ وہ گستاخی رسول کے مرتکب احمدیوں کے خلاف عملی طور پر کچھ کر کے دکھائیں۔ اس نے کہا کہ ''اس حال میں کہ تمہارے شہر میں احمدی سکون سے رہتے ہوں تم چین سے کھانا کیسے کھا لیتے ہو!'' اس نے سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی سابق صدر عاصمہ جہانگیر کو بھی 'گستاخِ رسول' قرار دیا اور کہا کہ ''یہ سب کچھ کسی بھی قیمت پر روکنا ہوگا''۔ مزید برآں اس مولوی نے شرکائے کانفرنس کو 'شیزان' کی تیار کردہ مصنوعات استعمال کرنے سے گریز کرنے کا کہا کیونکہ ''یہ احمدیوں کی جانب سے تیار کی جاتی ہیں۔ اور ان چیزوں کے خریدنے سے ان کی مسلمانوں کے خلاف کارروائیوں کی معاونت ہوتی ہے۔''

محمد اصغر نے اس 'حقیقت' سے بھی پردہ اٹھایا کہ ''اس وقت 1200 احمدی اسرائیل کی دفاعی فورس میں شامل ہیں... وہ معصوم فلسطینی مسلمانوں پر تشدّد کرتے ہیں... مسلمانوں کو احمدیوں سے مصافحہ نہیں کرنا چاہیے۔''

جامعہ نعیمیہ کے مہتمم نے کہا کہ قانونی لحاظ سے احمدی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، نہ ہی اپنے عقیدے کی تبلیغ کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی عبادتگاہوں کو مسجد کا نام دے سکتے ہیں لیکن پھر بھی وہ ایسا کرتے آئے ہیں۔ حکومت کو ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنی چاہیے کیونکہ انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ نیز یہ کہ ''تمام مسلم مسالک اس بات پر متفق ہیں کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔''

اس کانفرنس میں احمدیوں کے خلاف نفرت انگیز نظمیں بھی پڑھی گئیں جس سے عوام میں احمدیوں کے خلاف جذبات کو ابھارا گیا۔

(جاری ہے)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً۔

انٹرنیٹ پر الفضل

انٹرنیٹ پر الفضل پڑھنے کے لئے براہ مہربانی درج ذیل ویب سائٹ استعمال کریں:

http://www.alislam.org/alfazl

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا شوقِ نماز

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2 جون 2010ء میں مکرم محمد افضل متین صاحب کے قلم سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے شوقِ نماز کی تصویرکشی کی گئی ہے۔

ایک خطبہ میں حضورؒ نے خود بیان فرمایا کہ مجھے وہ لمحہ بڑا پیارا لگتا ہے کہ ایک مرتبہ لندن میں نئے سال کے وقت جب سارے لوگ دنیا جہان کی بے حیائیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں، اس وقت اتفاق سے وہ رات مجھے بوسٹن سٹیشن پر آئی۔ جیسا کہ ہر احمدی کرتا ہے کہ اُس رات کے بارہ بجے نفل پڑھتے ہیں تو مجھے یہ خیال آیا اور میں بھی وہاں اخبار کے کاغذ بچھا کر دو نفل پڑھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ کوئی شخص میرے پاس آکر کھڑا ہوگیا ہے اور مجھے سسکیوں کی آواز آئی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ایک بوڑھا انگریز ہے جو بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا ہے۔ میں گھبرا گیا۔ میں نے کہا پتہ نہیں یہ سمجھا ہے کہ میں پاگل ہوگیا ہوں اس لئے بیچارہ میری ہمدردی میں رو رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں ہوا۔ میری قوم کو کچھ ہوگیا ہے، ساری قوم اس وقت نئے سال کی خوشی میں بے حیائی میں مصروف ہے اور ایک آدمی ایسا ہے جو اپنے ربّ کو یاد کر رہا ہے اس موازنہ نے میرے دل پر اس قدر اثر کیا ہے کہ میں برداشت نہیں کرسکا۔ چنانچہ وہ بار بار کہتا تھا:

God bless you, God bless you.۔

محترم سید محمود احمد شاہ صاحب تحریر کرتے ہیں: حضورؒ نے کبھی یہ سوچ کر مسجد میں جانے کا ارادہ ترک نہیں فرمایا کہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے جائیں گے تو نماز باجماعت نہیں ملے گی۔ آپؒ فرماتے تھے کہ کچھ حصہ تو ملے گا چاہے ایک رکعت یا ایک سجدہ ہی سہی، اصل اجر تو نیت کا ہے۔ اور حضورؒ جب ربوہ سے باہر کے کئی روزہ دورہ سے واپس آتے تو پہلا سوال ہی یہ ہوتا کہ آجکل مسجد مبارک میں نمازوں کے اوقات کیا ہیں اور یہ احتیاط اور تحقیق اس لئے ہوتی کہ نماز باجماعت سے محروم نہ رہ جائیں۔

محترم پیر افتخارالدین صاحب لکھتے ہیں کہ اسلام آباد کے ایک احمدی رانا رفیق احمد صاحب اپنے ایک دوست کو مجلس عرفان میں لے کر آئے جنہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ نمازیں تو مَیں پہلے سے پڑھتا ہوں لیکن جو آج آپ کے خلیفہ صاحب کے پیچھے پڑھی ہے اس کے دوران تو مجھے یہ محسوس ہوتا رہا جیسے میں فضا میں اوپر اوپر اٹھتا جا رہا ہوں اور خدا سے میرا تعلق قائم ہوگیا ہے۔ ایک سرور تھا جس میں میرا سارا وجود ڈوبا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

حضورؒ کی ہمشیرہ صاحبزادی محترمہ امۃ الباسط صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضورؒ کو نمازوں کا بچپن ہی سے بیحد شوق تھا۔ ہمیشہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔ کبھی کبھار جب دیر ہو جاتی اور مسجد میں نماز ہو چکی ہوتی تو میرے گھر آجاتے اور سب کو اکٹھا کرکے باجماعت نماز ادا کیا کرتے تھے۔

مکرم میجر محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ حضورؒ کی ہدایت تھی کہ سفر میں جائے نماز ساتھ رکھا کریں چنانچہ ہم ایک بڑی جائے نماز ساتھ رکھ لیتے اور جہاں کہیں بھی نماز کا وقت ہوتا وہیں نماز پڑھ لیتے۔ سفر میں نمازیں اکثر جمع ہوتیں اور حضور عموماً اوّل وقت میں نماز جمع کرنے کی کوشش کرتے۔ پٹرول پمپ پر، سروس اسٹیشن پر، سڑک پر، جہاں بھی نماز کا وقت ہوا نماز باجماعت پڑھی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: ’’میں نے ایک دفعہ باقاعدہ حساب لگا کر دیکھا تھا کہ گزشتہ تینوں خلفاء سے زیادہ باجماعت نمازیں مَیں نے پڑھائی ہیں اور یہ حسابی بات ہے اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ انتہائی بیماری کے وقت بھی بعض دفعہ نزلہ سے آواز نہیں آرہی ہوتی تھی مگر نماز باجماعت کی مجھے اتنی عادت بچپن سے تھی اور اس ذمہ داری کے بعد تو بہت زیادہ بڑھ گئی‘‘۔

محترم ڈاکٹر مسعودالحسن نوری صاحب لکھتے ہیں کہ حضورؒ ہسپتال میں بار بار یہی فرماتے تھے کہ میں کتنی دیر میں ہسپتال سے واپس جاؤں گا اور کب مسجد جاکر نمازیں پڑھا سکوں گا۔ بیماری میں کمزوری بھی تھی اور اس عمل کے بعد آرام ضروری تھا۔ لیکن آپؒ کی خواہش یہی تھی کہ آپ جلد سے جلد واپس جائیں اور نمازوں کی امامت کروائیں۔

حضورؒ کی صاحبزادی محترمہ فائزہ صاحبہ لکھتی ہیں: نماز تو خیر اُن کی روح کی غذا تھی ہی، کسی اَور کو بھی نماز پڑھتے دیکھ لیتے تو چہرہ خوشی سے چمکنے لگتا۔ اسی وجہ سے بچپن میں ہی یہ احساس ہم میں پیدا ہوگیا تھا کہ اگر ہم نماز پڑھ لیں تو باقی بچپن کی نادانیاں اور شرارتیں قابل معافی ہیں۔ باہر سے آکر پہلا سوال یہی کرتے کیا نماز پڑھ لی؟ اگر جواب ہاں میں ہوتا تو وہ دن ہمارا ہوتا...... ابا کا پیار ہمارے لئے چمکنے لگتا۔ میری شادی ہونے تک صبح کی نماز کے لئے آپ نے ہمیشہ خود مجھے اٹھایا۔ بعض دفعہ نیند کا غلبہ ہوتا اور دوبارہ سو جاتی تو حضورؒ پھر آتے اور دوبارہ اسی پیار اور نرمی سے اٹھاتے یہاں تک کہ ہم اٹھ کر نماز ادا کرلیتے۔

مکرم میاں لئیق احمد صاحب شہید

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 31 مئی 2010ء میں مکرمہ ن۔ لئیق صاحبہ نے اپنے خاوند محترم میاں لئیق احمد صاحب کا ذکرخیر کیا ہے جنہیں مئی 2009ء میں فیصل آباد میں شہید کردیا گیا تھا۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ 29 مئی 2009ء کی شب نو بجے میرا چھوٹا بیٹا گھر آیا۔ اچانک باہر زبردست فائرنگ کی آواز آنے لگی۔ بیٹے نے مجھ سے کہا: امی! ابو کو فون کریں کہ وہ ابھی گھر نہ آئیں کیونکہ جس راستہ سے آنا ہے وہ فائرنگ کی زَد میں ہے اور ابو میرے پیچھے ہی آرہے ہیں۔ فائرنگ کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ مَیں نے گیٹ قدرے کھول کر دیکھا تو تین مسلّح آدمی فائرنگ کرکے بھاگ رہے تھے۔ ان کے جانے کے بعد ایک ہمسایہ نے بتایا کہ میاں لئیق احمد صاحب کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ کافی لوگ جمع ہوگئے مگر اس ہمسایہ کے علاوہ کوئی ہمارا پرسان حال نہ تھا۔ اسی اثناء میں میرا بڑا بیٹا منیب اور دیگر خدام موقع پر پہنچ گئے۔ شدید زخمی حالت میں انہیں الائیڈ ہسپتال پہنچایا گیا۔ تب تک ہوش میں تھے اور زیرلب دعائیں کر رہے تھے۔ اگلے روز 30 مئی کو وہ شہید ہوگئے۔

محترم میاں لئیق احمد صاحب 13 جولائی 1957ء کو محترم میاں محمد یعقوب صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو نہایت خلیق، ملنسار اور تقویٰ شعار انسان تھے۔ احمدیت جسم و روح میں رچی بسی ہوئی تھی۔ سالہا سال تک حلقہ پیپلز کالونی میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے بڑی جانفشانی اور لگن سے خدمت کرتے رہے۔ ان کے دو بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔ میاں لئیق احمد کا چوتھا نمبر تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ بھی ایک نیک، خداترس اور دعاگو بزرگ ہیں۔ بیٹے کی قربانی پر کمال صبر کا نمونہ دکھلایا۔ وہ شریف النفس بیٹا جو والدہ سے ٹوٹ کر محبت کرنے والا اور خدمت گزار تھا، جب داغ مفارقت دے چلا تو والدہ کی زبان پر پُرسوز دعاؤں کے ساتھ یہ الفاظ بھی تھے کہ میں آج بیوہ ہوئی ہوں۔

25 سال کی عمر میں تھے کہ شادی ہوئی۔ رفاقت کے 27 سال میں مَیں نے یہی محسوس کیا کہ

جس قدر نزدیک سے دیکھا اسے
اتنی ہی اس سے محبت ہو گئی

وہ میرا رفیق حیات تو تھا ہی مگر وہ نرم خُو، ہمدرد، شیریں زبان اور دمساز و غمگسار بھی تھا۔ میری ضرورتوں کا اسے خود احساس تھا۔

راہ حق کا یہ مسافر بڑی خوبیوں کا مالک تھا۔ والدین کی تربیت نے شخصیت کو نکھار دیا ہوا تھا۔ دین سے گہرا لگاؤ تھا۔ عبادت گزار تھا، خود بھی نماز پڑھنے کا عادی اور اپنے بچوں کی نمازوں میں خوب نگرانی کرنے والے تھے۔ مالی قربانی میں بھی کشادہ دل تھے۔ یہ طریق ہمیشہ رہا کہ گھر کے خرچہ سے قبل چندہ جات ادا کرتے۔ جب جلسہ سالانہ یوکے پر جاتے تو بیٹے کو بھی اس کی تاکید کرتے۔ جماعتی ذمہ داریوں کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھانے والے تھے۔ سیکرٹری جائیداد تھے۔ احمدیہ قبرستان فیصل آباد شہر کے انتظامات آپ کے سپرد تھے۔ اس سلسلہ میں کوئی پلاننگ ہوتی۔ اخراجات کا سوال اٹھتا تو محترم امیر صاحب سے بڑی بشاشت سے عرض کرتے کہ آپ صرف اجازت دیں، اخراجات کی فکر نہ کریں۔ اپنے حلقہ کے نگران مقرر ہوئے تو مسجد کی تزئین و آرائش میں کوئی کمی نہ رہنے دی۔ اپنے فرائض کو بڑی حکمت و دانائی سے ادا کیا۔ خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ ذیلی تنظیموں کے تحت میڈیکل کیمپس کا انعقاد ان کے ذمہ تھا۔ ہر ماہ یہ کام روحانی لذّت سے کرتے۔ ادویات کے خرچہ میں بھی حصہ ڈالتے۔ اپنی گاڑی بھی وقف کی ہوئی تھی۔

غریب پروری کا طبیعت میں جوہر تھا۔ غریب بچیوں کی شادی پر خاموشی سے مدد کرتے۔ دوسرے ضرورتمندوں کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ رقم دیتے تو واپسی کا مطالبہ خود نہ کرتے۔ آپ کی شہادت کے بعد ایک غیرازجماعت شخص نے روتے ہوئے بتایا کہ ایک موقعہ اُس پر ایسا آیا کہ سگے بھائیوں نے بھی مدد کرنے سے انکار کردیا۔ میں بڑی پریشانی میں میاں صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے بلاحیل و حجت مجھے مطلوبہ رقم دیدی، یہ بھی نہ پوچھا کہ کب واپس کروگے؟ جب میں کافی عرصہ کے بعد رقم واپس کرنے آیا تو مسکراتے ہوئے کہا اگر ضرورت ہے تو رقم رکھ لیں۔

امانت و دیانت کا خیال رکھنے والے وجود تھے۔ ایک بار سربازار آپ کو پچاس ہزار روپے کی رقم ملی۔ ایک اَور قریبی آدمی بھی وہاں آگیا۔ اُس نے کہا: اسے نصف نصف بانٹ لیں یا کسی مسجد کو دے دیں۔ آپ نے کہا یہ رقم کسی کی امانت ہے، اللہ تعالیٰ ضرور اُسے بھیج دے گا۔ چنانچہ آپ نے دوسروں کو بھی اُس شخص کی تلاش کی تاکید کی اور خود بھی دعا میں لگ گئے کہ الٰہی! یہ جس کی امانت ہے اسے بھیج دے اور یہ مال میرے واسطے کسی فتنہ کا سبب نہ بنے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی سن لی اور کچھ دیر میں ایک شخص شدید گھبرایا ہوا وہاں آگیا۔ آپ نے نشانیاں دریافت کرکے گواہوں کی موجودگی میں اُس کی رقم اُسے لوٹا دی۔

مہمان نوازی کا وصف بھی آپ کی شخصیت و کردار کا نمایاں حصہ تھا۔ جماعتی تقریبات کے لئے اپنا گھر پیش کرنے میں دریغ نہ تھا۔ خاکسار حلقہ کی صدر تھی۔ ہر موقعہ پر راہنمائی کی۔ اگر گھر میں اجلاس ہوتا تو دکان سے فون کرکے تاکید کرتے کہ مہمانوں کا خیال رکھنا ہے۔ گھر آتے تو انتظام کا پوچھتے۔

اُمور خانہ داری میں میرا ہاتھ بٹانے میں عار محسوس نہ کرتے۔ میری دلداری تو ہمیشہ مطمح نظر رہا۔ میرے والد مکرم سعید احمد ناصر صاحب مرحوم (سابق قائد ضلع فیصل آباد) میری شادی سے قبل فوت ہوگئے تھے۔ اس لئے والد کی محبتوں اور چاہتوں سے محرومی کا مجھے احساس تھا۔ لیکن میاں صاحب کے گھرانہ میں جو پیار، محبت اور شفقت ملی اس نے تمام محرومیوں کو فراموش کرادیا۔ آپ ہر ایک سے حسن سلوک کرتے۔ محبت والفت سے پیش آتے اور اکرام کرتے۔ بچوں کو عید یا دیگر خوشی کی تقریبات میں تحائف دیتے۔ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت میں ہر امر کو ملحوظ رکھا۔ نمازوں کا پابند کیا۔ چندہ جات کی ادائیگی کی عملاً تربیت دی۔ آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

خلافت سے وفا اور اطاعت کا رشتہ تھا۔ خلفاء کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنا ان کا معمول تھا۔

مجھے فخر ہے کہ میں ایک شہید کی بیوی ہوں، آپ کی والدہ کا سرفخر سے بلند ہے کہ وہ ایک شہید کی ماں ہیں۔ خاندان کو فخر ہے کہ ان کے ایک سپوت نے راہ مولیٰ میں اپنی جان کی قربانی پیش کی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 21 مئی 2010ء میں شامل اشاعت مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

کریں شکر کیسی زباں سے خدایا
کہ تو نے ہمیں احمدی ہے بنایا
ہمیں مل گئی ہے مسیحا کی جنت
خلافت کی نعمت کو ہم نے ہے پایا
اطاعت سکھائی محبت سکھائی
خلافت نے ہم کو ہے جینا سکھایا
خدایا ہو مسرور کی عمر لمبی
رہے حشر تک اس کا ہم پہ یہ سایا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 6, 2013 – December 12, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 6, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55 Yassarnal Quran
01:20 Huzoor's Tour Of Burkina Faso: Documenting Huzoor's tour to Burkina Faso, recoded on April 3, 2004.
02:20 Chef's Corner
02:50 Japanese service
03:05 Tarjamatul Quran Class: Class no. 178
04:20 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 379
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00 Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Burkina Faso, Africa in 2004.
08:10 Rah-E-Huda
10:00 Indonesian Service
11:00 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:40 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
11:50 Ghazwat-e-Nabi: A series of discussions about the Holy wars that took place in the days of early Islam.
13:00 Live Friday Sermon
14:15 Yassarnal Quran
14:40 Shottor Shondhane: Repeat of Bengali discussion programme.
15:45 Islami Mahino ka Ta'aruf
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Live Al Hiwar Ul Mubashir: An Arabic discussion programme.
20:30 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-E-Huda

Saturday December 7, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:35 Yassarnal Quran
01:05 Huzoor's Tour Of West Africa
02:10 Friday Sermon: Recorded on December 6, 2013.
03:20 Rah-E-Huda
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 380
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel: An English Programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:05 Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 31, 2010 from Ladies Jalsa Gah.
08:00 International Jama'at News
08:30 Story Time: A children's Programme teaching various aspects of religion and moral values to younger audience.
09:00 Question And Answer Session: Part 1, recorded on December 8, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on December 6, 2013.
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau: Recorded on December 7, 2013.
16:00 Live Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:30 Al-Tarteel
18:05 World News
18:30 Live Al Hiwar Ul Mubashir
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-E-Huda
22:35 Story Time: An Islamic based story time program for children. Teaching various aspects of religion and moral values to younger audience.
23:00 Friday Sermon [R]

Sunday December 8, 2013

00:10 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Al-Tarteel
01:25 Gulshan-e-Waqfe Nau
02:25 Story Time
02:50 Friday Sermon
04:00 From Democracy To Extremism
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 383
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau: Recorded on April 24, 2011.
08:10 Faith Matters
09:15 Question And Answer Session: Recorded on May 3, 1985.
10:05 Indonesian Service
11:10 Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on April 13, 2012.
12:10 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:35 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on December 6, 2013.
14:05 Bengali Reply to Allegation
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
16:15 Ashab-e-Ahmad
16:55 Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts presented.
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Live Al Hiwar Ul Mubashir: An Arabic discussion programme.
20:40 Food For Thought
21:15 MTA Variety
22:00 Friday Sermon
23:10 Question And Answer Session [R]

Monday December 9, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:30 Yassarnal Quran
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau
02:10 Food For Thought
02:45 Friday Sermon: Recorded on November 29, 2013.
03:50 Real Talk: A talk show discussing social issues affecting today's youth.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 384
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Al-Tarteel
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau: Recorded on December 7, 2013.
08:00 International Jama'at News
08:35 Historic Facts: A discussion programme about the services of the Ahmadiyya Jama'at for Muslim Ummah and the Indo-Pak sub continent.
09:00 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on April 26, 1999.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on September 20, 2013.
10:55 Marvellous Marble: A documentary about the various types of marble found in India.
11:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon: Recorded on February 15, 2008.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Marvellous Marble
15:45 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00 Rah-E-Huda
17:30 Al-Tarteel
18:00 World News
18:25 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
19:25 Real Talk
20:30 Rah-e-Huda
22:05 Friday Sermon [R]
23:00 Marvellous Marble
23:40 Aadab-e-Zindagi

Tuesday December 10, 2013

00:20 World News
00:35 Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50 Al-Tarteel
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau
02:25 Kids Time
02:55 Friday Sermon: Recorded on February 15, 2008.
03:55 Historic Facts
04:25 Aadab-e-Zindagi
05:00 Liqa Maal Arab: Session no. 385
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Quran
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau: Recorded on December 8, 2013.
07:45 The Blessed Decade Of Khilafat-e-Khaamsa
08:35 Australian Service
09:00 Question And Answer Session: Recorded on May 3, 1985.
09:50 Hamari Taleem
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on December 6, 2013.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spanish Service
15:45 Career Planning
16:30 The Blessed Decade Of Khilafat-e-Khaamsa
17:15 Noor-e-Mustafwi
17:30 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:30 Gulshan-e-Waqfe Nau [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on December 6, 2013.
20:35 Hamari Taleem
21:00 From Democracy To Extremism
21:55 Australian Service
21:00 From Democracy To Extremism: A series of studio discussions, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
22:20 The Blessed Decade Of Khilafat-e-Khaamsa
23:15 Question And Answer Session [R]

Wednesday December 11, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau
02:05 Hamari Taleem
02:15 Noor-e-Mustafwi
02:30 The Blessed Decade Of Khilafat-e-Khaamsa
03:30 Australian Service
04:00 Career Planning
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 386
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana UK Address: Recorded on August 1, 2010.
08:30 Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
09:30 Question And Answer Session
10:20 Indonesian Service
11:20 Swahili Service
12:35 Tilawat
12:40 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: Recorded on February 8, 2008.
14:00 Shotter Shondane
15:05 Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
15:40 Signs for the Latter Days
16:45 Faith Matters
17:45 World News
18:30 Jalsa Salana UK Address [R]
19:30 Real Talk
20:35 Deeni-O-Fiqahi Masail
21:05 Signs for the Latter Days
22:10 Friday Sermon [R]
23:05 Intikhab-e-Sukhan

Thursday December 12, 2013

00:10 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:35 Al-Tarteel
01:05 Jalsa Salana UK Address
02:35 Deeni-O-Fiqahi Masail
03:10 Quranic Archeology
03:50 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 374
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Quran
07:00 Huzoor's Tours Of West Africa: Documenting Huzoor's visit to Burkina Faso.
07:55 Beacon of Truth:
09:00 Tarjamatul Quran Class: Class no. 179
10:05 Indonesian Service
11:10 Pushto Muzakarah
11:25 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Quran
12:55 Beacon of Truth
14:00 Friday Sermon: Recorded on December 6, 2013
15:05 Chef's Corner
15:35 Maseer-E-Shahindgan
16:05 Tarjamatul Quran Class [R]
17:25 Yassarnal Quran
18:00 World News
18:25 Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:10 Faith Matters
20:10 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
20:40 Tarjamatul Quran Class [R]
22:10 Chef's Corner
22:50 Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 29 November , 2013 | Issue No. 48

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تقریب آمین۔

کالجز اور یونیورسٹی کے طلباء و طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔

احمدیہ سینٹر میلبورن کا معائنہ۔ میلبورن سے سڈنی کے لئے روانگی۔ نماز عید اور خطبہ عید الاضحیہ۔

سڈنی میں گیسٹ ہاؤس کی تقریب سنگ بنیاد۔ آسٹریلیا کے نیشنل ٹی وی ABC کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

13 اکتوبر بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر 35 منٹ پر احمدیہ سینٹر میلبورن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور بیرونی ممالک سے آنے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 فیملیز کے 270 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

ملاقات کرنے والی ان فیملیز کا تعلق جماعت احمدیہ وکٹوریہ میلبورن سے تھا۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج بھی ملاقات کرنے والی فیملیز میں شہدائے احمدیت اور اسیران راہ مولیٰ کی فیملیز بھی شامل تھیں۔ اپنے پیارے آقا سے ملاقات ان سب کے لئے بے انتہا برکتوں اور تسکین قلب کا موجب بنی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے پیار اور شفقتوں سے حصہ پایا اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعائیں حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

بچوں میں عزیزم ہود احمد، ولید احمد، صمد سندھو، جاذب احمد خالد، نعمان احمد، ذیشان خالد، حارث ضیاء، زرغام رافع، عطاء الکریم اور عزیزم فارس احمد خالد۔

اور بچیوں میں عزیزہ ارسلہ ابراہیم اُپل، نیشہ عمر، عریبہ احمد، ماہم قدیر، فائزہ احمد، فریحہ احمد، کشمالہ شہباز، ادیبہ خالد، فاطمہ عثمان، باسمہ ورد، امۃ المصوّر خالد اور زوہا شیرین تالپور شامل تھیں۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم Ansar شریف نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم رحیم احمد نے پیش کی۔

بعد ازاں عزیزم محمد حامد احمد نے "Realistic Spin Guides" کے عنوان سے اپنی Presentation دی۔

موصوف نے ’’مقناطیسی زنجیر Magnon کی ٹرانسفر‘‘ کے موضوع پر اپنی ریسرچ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ Magnon مقناطیسی زنجیر کی Quanutum اکائی ہے۔ اگر اس زنجیر پر مقناطیسی Potential لگا دیں تو ہم اس ذرّہ کو قید کر سکتے ہیں اور اس Potential کو تبدیل کرنے سے اس Magnon کو منتقل (ٹرانسفر) کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہم اس کو کمیونیکیشن کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزم نیّر احمد نے "Identification and Characterisation of a Novel Cytokine IL-4 Receptor Antagonist For Allergy Treatment" کے عنوان پر اپنی Presentation دی۔

موصوف نے بتایا کہ قوّت مدافعت اگر کمزور ہو تو اُس سے Over Reaction ہو جاتا ہے۔ آسٹریلیا میں ہر پانچویں انسان کو الرجی کی تکلیف ہے۔ اس الرجی سے لوگوں کی صحت خراب ہوتی ہے اور حکومت کو 7.8 ارب ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ طبّی لحاظ سے الرجی کی وجہ سے IL-4 Cytokine اور IL-4 Receptor کا آپس میں رابطہ ہے۔

ریسرچ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر ہم ایسی دوائی بنائیں جو IL-4 Cytokine اور IL-4 Receptor کے درمیان رابطہ توڑ سکے تو ہم الرجی کا مؤثر علاج کر سکتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ ایک دلچسپ چیز نگاہ سے گزری ہے کہ جرمن سائنٹسٹ نے ہومیوپیتھی سے الرجی کا علاج ڈھونڈ لیا ہے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہومیوپیتھی بہت مؤثر ہے اور پندرہ منٹ میں فرق پڑ جاتا ہے۔

موصوف نے اپنی Presentation کے دوران Hygiene Hypothesis کے بارے میں بتایا کہ ہم جتنے صاف ماحول میں رہیں گے اتنا ہی آپ کا دفاعی نظام کمزور ہو جاتا ہے اور گندے ماحول میں رہنے والوں کا دفاعی نظام مضبوط ہوتا ہے۔

موصوف نے بتایا Phage Display Technology کی مدد سے اِس Peptide یا Antagonist کو ہم نے حاصل کیا ہے اور اُس کو پھر ہم نے الرجک سیل پر آزمایا اور اللہ کے فضل سے ہمیں بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے اور جس سے 1GE Antibodies کو کم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ الحمدللہ۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کیا اس میں ساری الرجیز کا علاج ہے؟ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ اس پر ابھی مزید ریسرچ ہو رہی ہے۔

کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس چھ بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔

کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نورالعین طاہر نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ Faiza محمود اور انگریزی ترجمہ عزیزہ مریم حنا نے پیش کیا۔

بعد ازاں Sindhu Hyder Bughio نے "Laboratory Medicine Professional Practice" کے عنوان پر Presentation دی۔

موصوفہ نے اس بارہ میں اپنے 40 ہفتوں کے کام کا تجربہ بیان کیا۔ ان چالیس ہفتوں میں سے پہلے تیس ہفتے میلبورن کی Monash میڈیکل سینٹر کی تجربہ گاہ میں تھے۔ Microbiology Laboratory میں کام کیا گیا۔ اور باقی دس ہفتے Monash سے باہر Cell کی افزائش کی تجربہ گاہ میں تھے۔

Microbiology لیبارٹری، تجربہ گاہ میں Bacterial Virus اور Fungus انفیکشن پر کام ہوتا ہے اور اس میں مختلف قسم کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ ان میں خون، پیشاب، پاخانہ، تھوک، دماغ میں پایا جانے والا پانی یعنی CSF اور Srin سے نمونہ لے کر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ ان نمونوں سے مختلف قسم کے Bacteria کی افزائش کی جاتی ہے تا کہ ان کے خلاف مؤثر Antibiotic استعمال کی جا سکے۔

پھر Cell کی افزائش میں مختلف Chromosomes کو مختلف بیماریوں کے اسباب جاننے کے لئے ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔

طالبات کی یہ کلاس سات بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج شام کے اس سیشن میں 12 فیملیز کے 39 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے آٹھ بجے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں